سنسنی، تجسس اور سسپنس سے بھرپور ایک اچھوتے ناول کا انتخاب

مفلسی کے مصائب کو بھگتنا صاحبِ کردار لوگوں کا ہی نصیب ہے... عام آدمی جلد ہی گھبرا کر جرم کی راہ اختیار کرتا ہے... اگر حصولِ زر کا موقع خود ہی جھولی میں آن گرے تو مجرمانہ ذہن خیر و شر کے متعلق سوچنے کی زحمت نہیں کرتا۔ اس کی عمر ہی کیا تھی... کم سن بچہ... اور قتل کی چھاپ اس پر چسپاں ہو گئی... تاہم وہ قتل کر کے بھی معصوم تھا۔ یہ دگر بات تھی کہ اس کی کمزور آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوتی رہی... وہ تنہا اور بے یار و مددگار تھا... اسے بھاگنا ہی تھا اور ہمت کر کے بھاگتے رہنا تھا... پولیس اس کے پیچھے تھی... کچھ اور لوگ بھی اس کے خون کے پیاسے تھے... جب اسے خبر ہوئی تو بہت دیر ہو چکی تھی... وہ حیران تھا کہ ان گنت لوگ آخر کیوں شکاری کتوں کے مانند اس کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں؟ اس کے بچنے کے امکانات صفر تھے... تاہم وہ بار بار موت کو جُل دیتا رہا... بالآخر... وہ تھک گیا، نڈھال ہو گیا... ایک بے وسیلہ، تنہا بچہ کب تک حالات کے جبر کا مقابلہ کرتا؟ کب تک...؟ کیا واقعی قسمت لڑنے والوں کا ساتھ دیتی ہے... جان گلسٹریپ کا سنسنی خیز اور معرکۃ الآرا ناول پڑھیے اور فیصلہ کیجیے...

مسافت گزیدہ

امجد رئیس

سنسنی تجسس اور سسپنس سے بھرپور ایک اچھوتے ناول کا انتخاب

مفلسی کے مصائب کو بھگتنا صاحبِ کردار لوگوں کا ہی نصیب ہے... عام آدمی جلد ہی گھبرا کر جرم کی راہ اختیار کرتا ہے... اگر حصولِ زر کا موقع خود ہی جھولی میں آن گرے تو مجرمانہ ذہن خیر و شر کے متعلق سوچنے کی زحمت نہیں کرتا۔ اس کی عمر ہی کیا تھی... کم سن بچہ... اور قتل کی چھاپ اس پر چسپاں ہو گئی... تاہم وہ قتل کر کے بھی معصوم تھا۔ یہ دگر بات تھی کہ اس کی کمزور آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوتی رہی... وہ تنہا اور بے یارومددگار تھا... اسے بھاگنا ہی تھا اور ہمت کر کے بھاگتے رہنا تھا... پولیس اس کے پیچھے تھی... کچھ اور لوگ بھی اس کے خون کے پیاسے تھے... جب اسے خبر ہوئی تو بہت دیر ہو چکی تھی... وہ حیران تھا کہ اَن گنت لوگ آخر کیوں شکاری کتوں کے مانند اس کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں؟ اس کے بچنے کے امکانات صفر تھے... تاہم وہ بار بار موت کو جُل دیتا رہا... بالآخر... وہ تھک گیا، نڈھال ہو گیا... ایک بے وسیلہ، تنہا بچہ کب تک حالات کے جبر کا مقابلہ کرتا؟ کب تک...؟ کیا واقعی قسمت لڑنے والوں کا ساتھ دیتی ہے... جان گلسٹریپ کا سنسنی خیز اور معرکۃ الآرا ناول پڑھیے اور فیصلہ کیجیے...

مسافت گزیدہ

امجد رئیس

وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ دہشت اور خوف سے اس کا بدن لرز رہا تھا۔ وہ ننگے پاؤں تھا۔ اسے پتا نہیں تھا کہ اسے کیا کرنا ہے؟ سوائے اس کے کہ بھاگنا ہے اور بھاگتے رہنا ہے۔ اس کے کچے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ JDC (JUVENILE DETENTION CENTRE) سے جتنا دور جا سکتا ہے، چلا جائے۔ منزل نامعلوم تھی لیکن بچے کا ذہن جے ڈی سینٹر سے بہت دور نکل جانے پر یکسو تھا۔ رات کا وقت تھا۔ اندھیرے کے باعث وہ کئی جگہ گرا۔ تاہم زخمی ہونے سے بچ گیا۔ وہ اپنے ذہن کی واحد ''کمانڈ'' پر عمل کر رہا تھا ''بھاگو... اور بس بھاگو...'' تیور ایسے تھے جیسے جہنم کی سیکڑوں بلائیں اس کے تعاقب میں ہوں... بھاگتے رہو... زیادہ سے زیادہ دور نکل جاؤ۔

☆☆☆

مائیکل کو چھوٹے سے ہال میں چند عورتیں اور مرد ایک جگہ کھڑے نظر آئے۔ لباس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ JDC کا عملہ ہے۔ مائیکل کئی برس پہلے یہاں آیا تھا۔ یہ سینٹر، متشدد یا بگڑے

ہوئے بچوں کی اصلاح کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ یہ تعین کرنا مشکل تھا کہ وہ اسکول تھا یا قید خانہ... یہ جگہ، بروک فیلڈ، ورجینیا کی ایک کاؤنٹی تھی۔

مائیکل نے دیکھا کے جے ڈی سینٹر کے عملے کی توجہ کا مرکز ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ تھا۔ جس پر ''کرائسز یونٹ'' کی پلیٹ آویزاں تھی۔

JDC میں چند آفیسرز پہلے سے اس کے منتظر تھے۔ مائیکل کمرے کے اندر دیکھ نہیں پایا تھا۔ تاہم وہ بہ آسانی سمجھ گیا کہ واردات اسی کمرے کے اندر ہوئی تھی۔

''لیوٹننٹ مائیکل پہنچ گئے ہیں۔'' یہ سنتے ہی مرد و زن کا مختصر ہجوم دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ اعلان کرنے والا پولیس اہلکار ہی تھا۔

مائیکل اس کی جانب دیکھ کر دوستانہ انداز میں مسکرایا۔

''ہیلو، آفیسر بورشو۔'' مائیکل نے اس کی وردی پر نام پڑھ لیا تھا۔

''ہیلو سر۔'' بورشو نے احترام سے جواب دیا۔

وہ باوقار انداز میں چلتا ہوا کرائسز یونٹ والے دروازے تک پہنچ گیا۔ کمرا زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن اندرونی منظر دیکھ کر مائیکل کے تاثرات میں ناقابلِ فہم تبدیلی در آئی۔ کمرے کا ہولناک منظر عام آدمی کو خوف زدہ کر دینے کے لیے کافی تھا۔

مقتول ایک سفید فام تھا۔ مائیکل نے اس کی عمر کا اندازہ 30 برس لگایا۔ اس کے بدن پر جے ڈی سینٹر کی وردی اس بات کی واضح علامت تھی کہ وہ وہاں پر بطور گارڈ ملازمت کرتا تھا۔ لاش کے قریب خون کا چھوٹا سا تالاب بن گیا تھا۔ مائیکل ساکت کھڑا تھا۔ اس کی حسیات، بصارت اور قوتِ شامہ میں سمٹ آئی تھیں۔ چھوٹے بچوں کا بستر نما ''کاٹ'' ایک جانب الٹا پڑا تھا۔ کمرے کا بیشتر حصہ خون آلود تھا۔ کسی بچے کے قدم کا نشان ایک جگہ لہو رنگ فرش پر پرنٹ ہوگیا تھا۔ نشان کا رخ اندر سے باہر دروازے کی جانب تھا۔ کمرا صاف ستھرا نہیں تھا۔ پسینے اور خون کی ملی جلی بو... پھر بھی مائیکل نے مدھم ہوتی شراب کی بو کو محسوس کر لیا تھا۔

مائیکل کا ذہن کمرے میں ہونے والی دیوانہ وار کشمکش کے تصور کی منظر کشی کر رہا تھا۔ پہلے سوال نے اس کے ذہن پر دستک دی کہ آخر بچے کی عمر کیا تھی؟ جو وہ ایک گارڈ سے بھڑ گیا۔

آلۂ قتل چھری تھی جو دستے تک گارڈ کے سینے میں پیوست تھی۔ یہ آخری وار تھا اور چھری کو سینے میں ہی چھوڑ دیا گیا تھا۔ چھری کے مزید زخم بھی نمایاں تھے۔ مائیکل نے جمتے ہوئے خون کو غور سے دیکھا اور اندازہ لگایا کہ واردات کو کم سے کم بھی دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔

چھری کہاں سے آئی؟ اور ڈیوٹی کے دوران گارڈ نشے میں کیوں تھا؟ اتنی دیر بعد بھی مائیکل نے شراب کی بو کو محسوس کر لیا تھا۔ یعنی وہ بری طرح نشے میں دھت تھا۔ مائیکل کی پیشانی پر ایک اور سلوٹ نمودار ہوئی۔

معاً اس کا تجزیاتی ذہن اور آنکھوں کی گردش تھم گئی، کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تھا۔ ''برا منظر ہے، مائیکل۔''

مائیکل پلٹا۔ وہ جیڈ ہیکنر تھا۔ وہ مائیکل کا ماتحت بھی تھا اور دوست بھی۔ دونوں اکیڈمی میں ہم جماعت رہے تھے۔

''ہاں، یہ ایک خوفناک منظر ہے۔'' مائیکل نے اتفاق کیا۔ ''تفصیل بتاؤ۔''

ہیکنر نے جیب سے نوٹ بک نکالی اور بولنا شروع کیا۔ ''مقتول کا نام رچرڈ ڈبلیو ہیرس۔ رکی کے نام سے مشہور تھا۔ عمر ستائیس سال۔ ساڑھے چار سال سے ملازم تھا۔ چائلڈ کیئر سپروائزر۔''

''سپروائزر یا گارڈ؟'' مائیکل نے ٹوکا۔

''ہاں، دونوں سمجھ لو۔'' ہیکنر نے کہا۔ ''مبینہ طور پر سات بجے رکی ہیرس کی بچے سے تکرار ہوئی اور اس نے بچے کو ''کرائسز یونٹ'' میں منتقل کر دیا۔

''بچے کا نام؟''

''ناتھن بیلی۔''

''عمر؟'' مائیکل نے فوراً استفسار کیا۔

''بارہ سال۔'' ہیکنر کا جواب سن کر مائیکل کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''کرائسز یونٹ کا مطلب؟'' مائیکل نے سوال کیا۔

''قید تنہائی سمجھ لو۔''

''صرف؟''

ہیکنر نے چونک کر اسے دیکھا۔ تاہم خاموش رہا۔

''چاقو کہاں سے آیا؟''

''کچن سے۔''

''کیمرا کیا کہتا ہے؟'' مائیکل نے کمرے کی چھت کے ایک کونے میں نصب سیکیورٹی کیمرے کی جانب اشارہ کیا۔

''وڈیو سسٹم ڈاؤن تھا۔ تحقیق باقی ہے۔''

''وجۂ قتل؟''

''نامعلوم۔ شاید لڑکا یہاں رہنا نہیں چاہتا تھا۔''

''اس وجہ سے اس نے ایک بندہ مار دیا؟'' مائیکل کی آواز میں مدھم سا طنز تھا۔ ہیکٹر نے خجالت محسوس کی۔

''واردات کو غالباً دو گھنٹے ہو گئے؟''

''ہاں، دو سے تین گھنٹے۔''

''ہمیں اطلاع دیر سے نہیں ملی؟''

''رات والا گارڈ نو بجے آتا ہے اور رکی ہیرس کی چھٹی ہوتی ہے۔ دوسرا گارڈ 9:10 پر آیا اور اس نے لاش 9:40 پر دریافت کی۔'' ہیکٹر نے جواب دیا۔

''گویا مفرور ہم سے دو گھنٹے آگے ہے۔'' مائیکل نے قاتل کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اس کی آواز بلند ہو گئی تھی اور نگاہ عملے کے افراد پر تھی۔

''تقریباً۔'' ہیکٹر نے ہامی بھری۔ ''میں نے پندرہ منٹ قبل قاتل کی تلاش کی ہدایات جاری کر دی تھیں۔'' ہیکٹر نے بھی آواز بلند کر لی۔ وہ مائیکل کے اندازِ تفتیش سے بخوبی آگاہ تھا۔

''تم کیونکر یقین سے ''مفرور'' کو ''قاتل'' کہہ رہے ہو؟'' مائیکل کی نگاہ بدستور اسٹاف پر تھی۔ بظاہر اس نے ایک بے تکا سوال کیا تھا اور اس کا ردِعمل تلاش کر رہا تھا۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ ایک بچہ کسی گارڈ کو قتل کر سکتا ہے وہ بھی ایک معمولی ہتھیار سے؟''

''تمام آثار و شواہد ناتھن نامی مفرور کے خلاف ہیں۔ چھری پر انگلیوں کے نشانات کی تصدیق کے بعد کیس کلوز ہو جانا چاہیے۔'' ہیکٹر نے کہا۔

''شاید ایسا نہ ہو۔'' مائیکل نے اطمینان سے کہا۔ ہیکٹر سمیت جس نے بھی سنا، حیرانی کا ردِعمل ظاہر کیا۔

''بہرحال ناتھن کو جلد از جلد پکڑنے کی کوشش کرو۔'' مائیکل نے شراب کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔

''تمام متوقع مقامات پر نفری تعینات کر دی گئی ہے۔'' ہیکٹر نے کہا۔ ''پیٹر اپنے کتوں کو لے کر پہنچنے والا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں ناتھن کو گرفت میں لینے کے لیے کوئی خاص جدوجہد کرنی پڑے گی۔''

''ٹھیک ہے۔'' مائیکل نے آواز دھیمی کر لی۔ ''میرے لیے یہیں پر انٹرویو کا بندوبست کرو، میں JDC کے اسٹاف سے فرداً فرداً بات کرنا چاہتا ہوں۔ نیز میڈیکل ایگزامنر کب تک پہنچ رہا ہے؟''

''بہت جلد۔''

''دوسرے گارڈ کی مصروفیات پر کسی کو تعینات کر دو۔ رکی ہیرس کے ملنے جلنے والوں کو کھنگالو۔ کیمرے کی فوٹیج حاصل کرو۔'' مائیکل بولتا رہا۔ ''ناتھن کے کمرے کے پڑوسیوں سے پوچھ تاچھ کرو۔ ناتھن کو یہاں کس نے؟ کب؟ اور کیوں بھیجا؟ اس کا سرپرست کون ہے؟ والدین یا کوئی اور؟ رکی ہیرس عادی شرابی تھا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد واضح ہو جائے گا۔ واردات کے وقت بھی وہ سخت نشے میں تھا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ناتھن دی کڈ کو فوراً گرفت میں لینا ہے۔'' مائیکل نے وقفہ لیا۔

''کوئی سوال؟''

''فی الحال نہیں۔''

☆☆☆

رات سرد نہ ہونے کے باوجود اس کا چھریرا بدن کانپ رہا تھا۔ ناتھن بیلی، اینٹوں سے بنی دیوار کے ساتھ موجود باڑھ کے عقب میں مختصر سی جگہ میں گھسا ہوا تھا۔ اس کے نارنجی رنگت والے لباس پر پشت کی جانب JDC لکھا تھا۔

ناتھن کو پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ جے ڈی سینٹر کی عمارت سے نکلتے ہی اس نے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ وہ ننگے پاؤں تھا تاہم وہ پوری رفتار سے دوڑ رہا تھا، خوف زدہ ہرن کی طرح۔ اس کے ذہن میں صرف دو باتیں تھیں۔ ایک تو دہشت اور دوسری چیز کہ اسے واپس کسی صورت جے ڈی سینٹر نہیں جانا۔

دائیں جانب اچانک دھماکا ہوا۔ کوئی اسے نشانہ بنا رہا تھا۔ ناتھن بری طرح بھڑک اٹھا۔ اس کی عقل نے کہا کہ کمین گاہ سے نکل بھاگے لیکن اندر گہرائی سے آواز آئی۔ ''دبکے رہو۔'' مختصر سی جائے پناہ میں سمٹتے ہوئے اس نے جھانکا۔ وہاں کوئی ہتھیار بند نہیں تھا۔ سڑک پر بچوں کا ایک گروہ فائر کریکر چلا رہا تھا۔

ناتھن کا ذہن ماضی کی طرف لوٹ گیا جب وہ اپنے باپ کے ساتھ گھر کے سامنے آتش بازی کا مظاہرہ کرتا تھا۔ ہزاروں عکس اور خیالات اس کے تصور میں گھوم گئے۔ زندگی نے اس کے ساتھ ٹھیک برتاؤ نہیں کیا۔ باپ اسے ''جہنم'' میں چھوڑ کر آسمانی جنت میں چلا گیا۔ وہ انکل مارک کے رحم و کرم پر رہ گیا۔ لوگ اسے کچرا سمجھ کر سلوک کرتے۔ اس کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کی ہر بات غلط تھی۔ محض اس لیے کہ وہ بچہ تھا۔ ''میرا قصور کیا ہے؟'' اس نے سوچا۔

معاً اس کی سوچ کا زاویہ مڑ گیا۔ اسے خیال آیا کہ وہ کیا کر آیا ہے۔ وہ پہلے بھی مشکلات کا شکار ہوا تھا لیکن کسی ایسے خوفناک سانحے سے اس کا کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اسے بھاگنا تھا لیکن وہ کہاں جائے؟

اس کا بدن پھر کانپنے لگا۔ اس کی سانس تیز چلنے لگی۔ ناتھن نے ایک گہرا سانس لیا اور دھیرے دھیرے باہر نکالا۔ اس کا پُرسکون رہنا ضروری تھا۔ اگر وہ بوکھلاہٹ اور سراسیمگی کا شکار رہا تو حماقتیں سرزد ہوں گی۔ اپنے بچاؤ کے لیے اسے ٹھنڈے دماغ سے درست قدم اٹھانا تھا۔

فوری طور پر اسے پانچ چیزوں کی ضرورت تھی ایک منصوبہ، دوسرے کھانا اور تیسری چیز نیند، چوتھی چیز محفوظ پناہ گاہ اور پانچویں JDC کے نارنجی لباس سے چھٹکارا۔ منصوبہ بنانے سے پہلے چاروں اشیا کے حصول کے لیے اسے کسی مکان میں داخل ہونا پڑے گا لیکن کیسے؟ اور اس میں کتنا خطرہ ہے؟

دروازے اور کھڑکیاں لاک ہوں گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس نے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیے۔ اس نے احتیاط سے اطراف میں موجود گھروں کا جائزہ لینا شروع کیا۔ تمام گھر خوب صورت اور روشن تھے۔ گاڑیاں آجا رہی تھیں اور لوگوں کی آوازیں بھی، ان آوازوں میں بچوں کا شور بھی شامل تھا۔

وہ سوچ میں پڑ گیا۔ پھر سڑک کے دوسری جانب اسے ایک گھر نظر آیا جس میں نہ روشنی تھی نہ اس کے سامنے کا منظر خوش نما تھا۔ لان کی گھاس کا ایک حصہ اسے نظر آ رہا تھا۔ گھاس کافی بڑھ چکی تھی۔ ڈرائیو وے پر کم از کم درجن کے قریب اخبارات کے رول پڑے تھے۔ ناتھن فوراً سمجھ گیا کہ گھر کئی روز سے یا شاید ہفتوں سے خالی پڑا ہے۔ کچھ نہیں تو ایک رات تو وہ آرام سے وہاں گزار سکتا ہے۔ وہ اطمینان سے بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

☆☆☆

میڈیا تک خبر پہنچ گئی تھی۔ JDC کا داخلی دروازہ رپورٹرز کی وجہ سے بلاک ہو گیا تھا جبکہ مزید کی آمد جاری تھی۔ چینل والے زیادہ پُرجوش تھے۔ یونیفارم میں جو بھی دکھائی دیتا، وہ سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے۔ ان کی کوشش تھی کہ گیارہ بجے والی خبروں کے لیے کوئی بڑی اسٹوری ہاتھ آجائے۔

مائیکل جہاں بیٹھا تھا، اس ڈیسک کے نام کی تختی پر ہیرالڈ پی جانسٹن، سپرنٹنڈنٹ لکھا تھا۔ جانسٹن نے خوش دلی کے ساتھ پولیس کو اپنا دفتر استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ ڈیسک کی دوسری جانب ہیکٹر بیٹھا اپنے پاس کوئی تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا۔ دوسروں کی موجودگی میں یا کام کے دوران میں وہ دوستانہ رویہ اختیار کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔

مائیکل، بریف نوٹس کی چھان بین کرتے ہوئے جزئیات کو ذہن نشین کر رہا تھا۔ اس نے ''رکی ہیرس'' کی فیملی کے بارے میں معلوم کیا۔

''یہاں نہیں ہے۔ مقتول ''مسوری'' سے آیا تھا۔'' ہیکٹر نے جواب دیا۔

''کتوں کا کیا بنا؟''

ہیکٹر نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ ''بوڑھے پیٹر کے ساتھ کوئی دشواری آن پڑی ہے، ہاؤنڈز کے ساتھ یہاں پہنچنے میں اسے چند گھنٹے لگ سکتے ہیں۔''

''بارش کی پیش گوئی ہے۔ مفرور کے کھوج تب تک تلف ہو جائیں گے۔ خیر چھوڑو۔'' مائیکل نے ایک نوٹ علیحدہ کر کے لہرایا۔ ''ناتھن کڈ پر، چوری کا الزام بھی ہے؟''

''ایسا ہی ہے۔''

''کمال ہے۔'' مائیکل نے تعجب کا اظہار کیا۔

''ناتھن یتیم ہے اور اپنے چچا کے پاس رہتا تھا؟''

''چچا کا نام؟''

''مارک بیلی۔''

''کیا تم اسے قاتل نہیں سمجھتے؟'' ہیکٹر نے استفسار کیا۔

''قاتل تو غالباً وہ ثابت ہو جائے گا۔'' مائیکل نے بائیں ہاتھ سے کان کو سہلایا۔ ''تاہم کچھ باتیں مجھے ہضم نہیں ہو رہی ہیں۔ میں نے جو الفاظ تمہیں لکھ کر دیے تھے ان میں ایک لفظ تھا TROUBLE تم کیا سمجھے؟''

''میرا اندازہ ہے کہ تمہارے خیال میں ہمیں مشکل صورت حال کا سامنا کرنا ہوگا۔'' ہیکٹر نے سوالیہ نظروں سے مائیکل کو دیکھا۔ ''اگر وضاحت ہو جائے تو؟''

''یہاں سے فارغ ہوتے ہی وضاحت کرتا ہوں۔'' مائیکل نے جواب دیا۔ ''فی الحال یوں سمجھو کہ ناتھن کو تحویل میں لینے میں جتنی دیر ہوگی، یہ کیس اتنا ہی پریشان کرے گا۔''

''ہم اس کے چچا سے ملاقات کریں گے۔ ترجیحات میں یہ ملاقات ضروری ہے۔''

''بالکل، بنیادی ضرورت ہے۔'' مائیکل نے کہا۔

☆☆☆

بریڈک کاؤنٹی کے جنوب مغربی کونے میں، بروک فیلڈ سے بارہ میل دور مارک بیلی اپنے مکان میں بوسیدہ صوفے پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں بوربن کی بوتل تھی جس میں تین انچ کے قریب سیال باقی تھا۔ نیم تاریک مکان میں فقط اسٹوو اور ٹی وی کی روشنی اعلان کر رہی تھی کہ مکان ویران نہیں ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ باقی ماندہ رقبے کو قصداً تاریکی کے سپرد کیا گیا ہے۔ مارک تنہائی چاہتا تھا۔ کم از کم آج کی رات وہ کسی سے ملاقات کے موڈ میں نہیں تھا۔ پردے گرا کر اس نے مدھم روشنی کو بھی باہر جانے سے روک دیا تھا۔

اس نے جس گند میں ہاتھ ڈال دیا تھا، اس سے جلد از جلد چھٹکارا پا کر وہ نئی زندگی کے آغاز کا منتظر تھا۔ بوربن کی بوتل اس کے احساسِ فتح مندی کو دوچند کر رہی تھی اور اب تین انچ بچی ہوئی الکوحل ختم کرنا دشوار ہو رہا تھا۔ یہ بوتل اس نے چار سال قبل خریدی تھی۔

آج کے لیے اس نے یہ بوتل سنبھال کے رکھی تھی۔ اب تک وہ قدرے پُرسکون تھا۔ اس کی نگاہ ٹی وی پر جمی تھی۔ بالآخر گیارہ بجے کی خبر میں ہیری کارتھر کا چہرہ نمودار ہوا۔

''جے ڈی سینٹر میں قتل، تفصیلات کچھ دیر بعد۔''

یہ نو الفاظ پانچ سکینڈ میں نشر ہو گئے۔ مارک کے نزدیک نو الفاظ اس کے لیے نئی زندگی کی ضمانت تھے۔ اس کا ذہن ماضی کی طرف چلا گیا۔ اپنے مرحوم بھائی اسٹیو کی جانب...

''معاف کرنا بھائی۔'' اس نے تصور میں بھائی کی روح سے معذرت کی۔ ''مجھے ایسا کرنا پڑا لیکن میں مجبور تھا۔ تم نے میرے لیے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ میرے لیے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ میں تم سے معذرت خواہ ہوں۔''

مارک نے غربت کی مجبوریوں اور کربناک پہلوؤں کو ہر زاویہ سے بھگتا تھا۔ مفلسی ایک بھیانک عفریت کی طرح تھی جب سوشل سروس والوں نے اس کے یتیم بھتیجے کو مارک کے در پر لا ڈالا تھا۔ مارک نے اس حادثے کو ایک ''موقع'' میں تبدیل کرنے کی ٹھان لی۔ وہ جتنے دن زندہ رہتا، مفلس زندگی کی بے رحم حقیقتوں کو بھگتنا پڑتا۔ اس کے لیے زندگی کی یہ قیمت ادا کرنا دشوار تر ہوتا جا رہا تھا۔ حالانکہ اس میں اس کی اپنی غلط کاریوں کا بھی قصور تھا۔

آج چار سال سے محفوظ کی ہوئی بوتل کے کھلنے کا دن تھا۔ نو الفاظ کی خبر نے تصدیق کر دی تھی کہ ناتھن بیلی کا کام ہو گیا ہے۔ ''ماضی کے بارے میں مت سوچو۔'' اس نے خود کو دلاسا دیا۔ ''تم اور کر بھی کیا سکتے تھے؟''

وہ بوتل ختم کرنے ہی والا تھا کہ اسکرین پر تفصیلات آنا شروع ہو گئیں۔

''بروک فیلڈ کے جے ڈی سینٹر میں اسٹاف ممبر کے بھیانک قتل نے قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکاروں کو ششدر کر دیا۔ رچرڈ ہیرس نامی چائلڈ کیئر سپروائزر، جس کی عمر 27 سال تھی، آج رات نو بجے کے لگ بھگ سینٹر کے ایک کمرے میں مردہ پایا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ قاتل ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو موقعِ واردات سے فرار ہونے میں کامیاب رہا۔ ملزم کی تلاش جاری ہے جو ابھی تک مفرور ہے۔''

مارک بیلی کو جو پہلا خیال آیا، وہ بوربن سے متعلق تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ زیادہ چڑھا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے جو کچھ سنا تھا وہ ناقابلِ یقین تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں، سر کو جھٹکا تاکہ ذہن صاف ہو جائے۔ وہ ٹی وی سے مزید قریب ہو گیا اور نشریات کے ہر لفظ پر دھیان دینے کی کوشش کرنے لگا۔

اسکرین پر اب جان اوگلی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ پس منظر میں جے ڈی سینٹر کی عمارت کا عکس تھا۔ اسپیکرز سے جان اوگلی کی آواز آنا شروع ہوئی۔ ادھر بوربن کی بوتل نے مارک کے ہاتھ سے پھسلنا شروع کر دیا۔ اس کی ہتھیلیوں کے ساتھ پیشانی بھی عرق آلود ہو گئی۔ وہ دانت پیستے ہوئے ناتھن کو گالیاں دے رہا تھا۔ بوتل اس نے ٹی وی پر کھینچ ماری۔ ہاتھ سے پھسلتی ہوئی بوتل ٹی وی کے بجائے دیوار سے جا ٹکرائی۔

یہ کیسے ہو گیا؟ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور سال خوردہ صوفے کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔

مارک کا غصہ اور بے یقینی ختم ہو گئی۔ اب وہ سسک رہا تھا۔ فریاد کر رہا تھا۔ ''ناتھن! تم نے ہیرس کو کام کرنے دینا تھا۔ یہ ہم دونوں کے لیے بہتر تھا۔ اوہ، ناتھن تم نے یہ کیا کر دیا؟ تم نے رکی کو کیسے مار دیا؟''

اس کے اوپر غنودگی چھا رہی تھی۔ آخری خیال اسے یہی آیا کہ سڑک چھاپ مارک بیلی تقدیر کے اس نئے وار سے اس بار بچ نہیں سکتا۔

☆☆☆

رات اپنے شباب کی طرف جارہی تھی۔ بیشتر مکانات نیم تاریک ہو چکے تھے۔ سڑک پر اِکا دُکا گاڑی وقفے سے گزر جاتی۔ سناٹا بڑھتا جارہا تھا۔

ناتھن کے متحرک ہونے کا وقت آ گیا۔ وہ کہنیوں کے بل اپنی پناہ گاہ سے نکل کر گھاس پر آیا۔ وہ بلی کی طرح گھات لگائے سڑک پر دیکھ رہا تھا۔ اس نے سڑک کے پار اپنے مطلوبہ مکان کے ہیولے کو تاڑا۔ فاصلے کی جمع تفریق کی۔ اسے قریباً پچاس گز طے کرنے تھے۔ اسے اسکول کی پچاس گز کی اسپرنٹ دوڑ یاد آ گئی۔ وہ اپنی کلاس میں تیز ترین تھا اور اسکول میں سات آٹھ سیکنڈ میں پچاس گز عبور کرلیتا تھا۔ ناتھن کے دونوں ہاتھ گھاس پر تھے، پنجوں کے بل ٹانگوں کی پوزیشن، ٹریک پر دوڑنے کی ابتدائی حالت میں تھی۔ وہ ساکت ہو گیا۔ اس نے اطراف کے گھروں اور کھڑکیوں کو دیکھا پھر سڑک پر دائیں بائیں نگاہ دوڑائی۔ اس نے تصور کیا کہ وہ میدان میں ہے، دماغ میں گنتی شروع کی ایک... دو... گو...

ناتھن یکلخت اٹھ کر بھاگا۔ چھٹے قدم پر وہ سڑک پر تھا۔ سڑک پار کرتے ہی اس نے گھاس پر لوٹ لگائی۔ قبل اس کے وہ دوبارہ اٹھتا' دفعتاً اس کی سابقہ پناہ گاہ کے قریب ایک مکان کی بتی روشن ہو گئی۔ ناتھن اپنی جگہ پر جم گیا۔ وہ نیم دراز حالت میں تھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ ایک آدمی مکان سے کچرے کا ڈبا لے کر ڈسٹ بن کی جانب جارہا تھا۔ اس نے سڑک کی دوسری جانب دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ اسی دوران ناتھن لڑھک کر عمارت کے سائے میں لیٹ گیا۔ تاہم وہ پوری طرح ایک کھلی جگہ پر پڑا تھا۔ کبھی کبھی چھپنے کے لیے بہترین جگہ کھلا رقبہ ہوتا ہے۔ اسے اپنے باپ کی پرانی بات یاد آئی۔ ناتھن نے آڑ میں جانے کے لیے حرکت کرنے کی حماقت نہیں کی۔ تاہم اس کی گھبراہٹ اپنی جگہ پر تھی۔

نامعلوم شخص کچرا پھینک کر واپس ہو گیا۔ فوراً ہی روشنی بھی غائب ہو گئی اور ناتھن کا رکا ہوا سانس پھیپھڑوں سے آزاد ہوا۔ اگلا مرحلہ مکان میں داخل ہونے کا تھا۔ اگلے تین منٹ میں اس نے خود کو مکان کے اندر پایا۔ اس کے لیے اسے عقبی فرنچ ڈور کا ایک شیشہ کہنی سے توڑنا پڑا۔ پھر اس نے ہاتھ ڈال کر دروازہ کھول لیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ اندر ایک ہی جگہ کھڑا رہا، جب اس کی نگاہ تاریکی سے ہم آہنگ ہو گئی تو اس نے محتاط انداز میں حرکت شروع کی۔ یہ ایک کافی بڑا مکان تھا۔

وہ جلد ہی کچن تک پہنچ گیا۔ اس کی پہلی منزل ریفریجریٹر تھا۔ اس کی بھوک نے کھل کر چیخنا شروع کر دیا تھا۔ فریج کھولتے ہی وہ جم سا گیا۔ فریج کی مدھم روشنی اس کے ہاتھوں پر پڑی۔ جن پر گھاس کی پتیاں، مٹی اور خون لگا تھا۔ رکی ہیرس کا خون۔ اس کی بھوک معاً غائب ہو گئی۔ اس کی جگہ واش روم کی طلب نے لے لی۔ فریج بند کر کے وہ واش روم کی تلاش میں نکلا۔ لاؤنج میں سیڑھیوں کے قریب اسے پہلا واش روم ملا۔ اندر آ کر دروازہ بند کرنے سے پہلے اس نے اندرونی سوئچ بورڈ کا جائزہ لیا پھر روشن دان کے لیے نگاہ دوڑائی۔ روشن دان نہیں تھا۔ دروازہ بند کر کے اس نے اس سوئچ کو دبایا، جو مرر کے اوپر ایک پتلی ٹیوب کو روشن کرنے کے لیے تھا۔ ٹیوب کے اوپر شیڈ تھا جو روشنی کو نیچے اور سامنے کی جانب محدود کرتا تھا۔ آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر وہ ڈر گیا۔ آنکھیں اندر چلی گئی تھیں اور ایک آنکھ کے قریب سوجن تھی۔ بھورے بال مٹی اور پسینے سے آلودہ ہو کر خاکی دکھائی دے رہے تھے۔

ناتھن نے فی الفور خون آلود لباس اتار پھینکا اور گرم شاور میں غسل کی تیاری کرنے لگا۔ گرم پانی اسے سکون بخش رہا تھا۔ اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ باپ کی ایک اور بات یاد آئی کہ ''مسکراہٹ اداس ترین شخص کے لیے بھی کچھ نہ کچھ مددگار ثابت ہوتی ہے۔'' اس وقت اس کے باپ کے گمان میں نہ تھا کہ اس کا بیٹا ایک دن اداسی اور پریشانی کی ایسی انتہائی حد کو چھوئے گا۔ وہ بھی کم عمری میں۔

''ڈیڈ! مجھے تمہاری ضرورت ہے۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''میں مصیبت میں ہوں۔ پلیز ڈیڈ میری مدد کرو۔ ڈیڈ... ڈ... ڈ...'' ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔ وہ چپکے چپکے رونے لگا پھر ہتھیلیاں آنکھوں پر رکھ لیں۔ سسکیوں اور آہوں کا سلسلہ طویل ہو گیا۔

باہر موسلا دھار بارش شروع ہو گئی تھی۔

☆☆☆

''ہیکٹر! مجھے بتاؤ اب تک ہم کیا کر پائے ہیں۔'' مائیکل نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلا دیں۔ صبح ہو گئی تھی۔

''تلاش اور روڈ بلاکس نے ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں دیا ہے۔'' ہیکٹر نے کہا۔ ''رات کی بارش نے کتّوں کو بھی ناکارہ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر ''کوپر'' چھٹی پر ہے۔ لاش کا پوسٹ مارٹم شاید کل دوپہر تک متوقع ہے۔ ہمارے محترم کاؤنٹی پروسیکیوٹر عزت مآب جے ڈینئل پیٹرولی کا انٹرویو تقریباً تمام

چینلز کے صبح کے ٹاک شوز میں چلا ہے۔"

مائیکل نے ایک کراہ کے ساتھ آنکھیں مسلیں۔ "مسٹر پیٹرولی کیا فرماتے ہیں؟"

"وہ لڑکے کو بالغ بتا رہے ہیں اور مقدمہ چلا کر تاحیات جیل میں سڑانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔" ہیکٹر گویا ہوا۔ "مزید یہ کہ رپورٹرز کے دباؤ پر موصوف نے اعتراف کیا کہ سزائے موت کا امکان اپنی جگہ پر ہے۔"

"خوب، یعنی وہ ایسا جج تلاش کرے گا جو ایک بارہ سال کے نابالغ بچے کو قتل کر رکھ دے۔" مائیکل نے پیٹرولی کے خلاف اپنے ناگوار لہجے کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

دیگر وکلاء کے برخلاف پیٹرولی نے کبھی اس بات کو چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ الیکشن میں یو ایس سینیٹر کا امیدوار ہے اور ورجینیا کی نمائندگی کرے گا۔ پیٹرولی دہرے معیار کا قائل تھا... اور انہی کیسز میں ہاتھ ڈالتا تھا جو نہ صرف اس کی شہرت میں اضافے کا باعث بنیں بلکہ اس کی جیت بھی یقینی ہو۔ اس کی انتخابی مہم کا مرکزی تھیم "منافقت" پر مبنی تھا۔ یعنی نوجوانوں میں گرتی ہوئی اخلاقی اقدار، جبکہ خود وہ شہرت اور جیت کا بھوکا تھا۔ اس کے لیے وہ کیس کی میرٹ کے بجائے اپنے مفادات پر نظر رکھتا تھا۔ الیکشن فقط چار ماہ کے فاصلے پر تھے، ناتھن کیس اس کی شہرت کو چار چاند لگانے کا بہترین موقع تھا۔ مائیکل کو پہلے ہی توقع تھی کہ... پیٹرولی اس واردات کو استعمال کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

"اور کچھ؟" مائیکل نے سوالیہ نظروں سے ہیکٹر کو دیکھا، جواب میں اس نے ناتھن کا ایک فوٹو اسے پکڑا دیا۔ مائیکل سیدھا ہو گیا، وہ دلچسپی سے فوٹو دیکھ رہا تھا۔

"یہ تو کسی زاویے سے قاتل نہیں دکھائی دیتا۔" اس نے تبصرہ کیا۔ لڑکا کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ چمکتے دانت اور نیلی روشن آنکھیں، بالوں کا رنگ سفیدی مائل بھورا تھا۔ وہ ایک خوب صورت فوٹو تھا۔ چہرے پر معصومیت کے ساتھ ذہانت کا امتزاج تھا۔ جے ڈی سینٹر کی فائل سے مائیکل کو جو تصویر ملی تھی یہ فوٹو اس کے بالکل برعکس تھا۔ مائیکل نے ایک گہری سانس لی۔ "کہاں سے حاصل کیا؟"

"ففتھ گریڈ کی ایئر بک سے۔"

"گڈ۔" مائیکل کی آواز میں ستائش کا عنصر تھا۔ "سب آ گئے ہیں؟"

"تقریباً۔" ہیکٹر نے جواب دیا۔ "اور منتظر ہیں۔"

دونوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کا رخ کانفرنس روم کی جانب تھا جہاں تینوں ڈویژن کے سربراہ موجود تھے۔

"مختصر نوٹس پر پہنچنے کا شکریہ۔" مائیکل سیدھا اصل موضوع کی طرف آیا۔ "جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رات JDC میں کیا ہوا اور یہ کہ ملزم ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو مفرور ہے۔" اسی دوران میں ہیکٹر نے مذکورہ تصویر کی کاپیاں تقسیم کر دیں۔

"میں آپ سب پر زور دوں گا کہ یہ کیس مجھے جلدی ختم کرنا ہے۔ لڑکا زیادہ دور نہیں جا سکتا۔ اسے آج ہی تحویل میں لینا ہے۔ اگرچہ یہ مقامی کیس ہے تاہم سارجنٹ ہیکٹر کے مشورے اور اب تک کی ناکامی کے بعد میں نے اسٹیٹ پولیس کی مدد لینے کا فیصلہ کیا ہے۔"

حاضرین نے تصویر کا جائزہ لیتے ہوئے تعاون کا یقین دلایا۔ مائیکل نے شکریہ کے ساتھ رخ پھیر لیا۔

☆☆☆

ناتھن کنگ سائز مسہری پر کمبل کے نیچے عریاں حالت میں بیدار ہوا۔ صبح کے نو بجنے والے تھے۔ ناتھن نے کروٹ لے کر سر تکیوں میں گھسیڑ دیا۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ مزید آرام کرے۔ رات ریفریجریٹر سے پیٹ بھرنے کے لیے اسے کئی معقول اشیا مل گئی تھیں۔ وہ دیر سے سویا تھا۔ کیبل پر اس کو پسندیدہ کارٹون دیکھنے کو مل گئے تھے۔ قسمت اب تک غیر معمولی انداز میں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

ماسٹر بیڈروم میں وسیع بستر کے بالمقابل دیوزاد ٹی وی اسکرین نصب تھا۔ اس نے تکیوں سے سر نکالا۔ ذہن بیدار تھا اور خیالات کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ ناتھن نے خود کو سمجھایا۔ بہت وقت ہے منصوبہ بندی کے لیے اور پریشان ہونے کے لیے بھی۔ اس نے بیڈ سائڈ سے ریموٹ اٹھا کر مدھم آواز کا خیال رکھتے ہوئے ٹی وی آن کیا۔ نیوز چینل پر اسی کی خوب صورت سی بڑے سائز میں تصویر اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ ناتھن کو طمانیت محسوس ہوئی۔ اس نے تصویر پہچان لی۔ اچھی تصویر ڈھونڈی ہے پولیس نے، اسے خوشی ہوئی۔

تصویر سمٹ کر اسکرین کے بالائی کونے میں چلی گئی اور ایک آدمی کا چہرہ سامنے آ گیا جس کے عقب میں JD سینٹر کی عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ ناتھن کا منہ بن گیا۔ خاص طور پر اسے آدمی کی آنکھوں کا کرخت تاثر پسند نہیں

آیا۔ اسکرین کے زیریں حصے میں رینگتی ہوئی سلائیڈز اور نظر آنے والے عکس کے کیپشن پر نظر دوڑانے کے بعد ناتھن کے علم میں آیا کہ یہ شخص کامن ویلتھ کا اٹارنی جے ڈی پیٹرولی تھا۔

''ہم مبالغے سے کام نہیں لے رہے ہیں اور تفتیش جاری ہے۔'' پیٹرولی نے سنجیدگی سے براہِ راست کیمرے کی آنکھ میں آنکھ ڈالی۔ ''تاہم یہ امر یقینی ہے کہ ناتھن بیلی نے مسٹر ہیریس کی جان لی ہے اور مفرور ہے۔ اس پر فردِ جرم، واردات کی سنگین نوعیت کے حساب سے عائد ہوگی۔''

''اس کے پکڑے جانے پر کیا اقدام ہوگا؟'' کسی رپورٹر کا سوال تھا۔

پیٹرولی نے بلاتوقف جواب دیا۔ ''میری منشا ہے کہ اس پر ایک بالغ فرد کی حیثیت سے مقدمہ چلے گا۔ بڑے لڑکوں کو بڑے جرم کی بڑی قیمت ادا کرنی چاہیے۔''

''یقیناً آپ سزائے موت کی سفارش نہیں کریں گے؟'' ایک اور سوال آیا۔

''پہلے اسے سلاخوں کے پیچھے لانا ہے پھر ٹرائل ہوگا۔ سزائے موت پر بات کرنا قبل از وقت ہوگا۔'' اٹارنی کی سرد مہری برقرار تھی۔

''سزائے موت۔'' ناتھن کا منہ کھل گیا۔ ''اس کا مطلب الیکٹرک چیئر۔'' وہ مکمل طور پر سکتے کی کیفیت میں آ گیا۔

منظر تبدیل ہوگیا۔ ایک ڈیسک پر اینکر مین ''جان اوگلی'' نظر آیا۔ جان، پولیس کی سرگرمیوں کو ٹریک کر رہا تھا۔

''بریڈک کاؤنٹی کی پولیس اب تک ملزم کو پکڑنے کے لیے جو کچھ کرتی رہی ہے، اس کی اطلاعات ہمارے پاس ہیں تاہم دیگر تفتیش کے بارے میں پولیس نے بہت کم معلومات فراہم کی ہیں۔''

منظر تبدیل ہوا۔ مائیکروفونز کی قطار کے سامنے دوسرا چہرہ نمایاں ہوا جس پر تھکن کے آثار تھے۔ یہ شخص بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کا مائیکل تھا۔ مائیکل کی تصویر کے ساتھ آواز جان اوگلی کی نشر ہو رہی تھی۔ ''ڈیٹیکٹو مائیکل نے صبح کے ابتدائی گھنٹے میں رپورٹرز کو بریف کیا تھا جس میں پولیس کے کریڈٹ پر کوئی اچھی خبر نہیں تھی۔''

ناتھن نے ٹی وی بند کر دیا۔ ناتھن کو محسوس ہوا کہ نیوز چینل نے اسے خوف زدہ کر دیا ہے... ساتھ ہی اسے کچھ فخر بھی محسوس ہوا کہ وہ اب تک متلاشی افراد کی پہنچ سے دور ہے۔ اسے پہلی مرتبہ یہ ادراک ہوا کہ اس نے ابتدائی مرحلے میں پولیس کو مات دے دی ہے۔

ناتھن نے بستر چھوڑ دیا۔ وہ ایک متمول گھرانے کے پُرآسائش گھر میں تھا۔ گھر میں متعدد کمرے تھے۔ بیشتر لاک تھے۔ بچوں کے کمرے کھلے تھے۔ وہ جس کمرے میں داخل ہوا وہ کسی چھوٹی لڑکی کا کمرا تھا۔ تیسرا کمرا اس کے مطلب کا تھا۔ اس کو اطمینان ہوا کہ اس کمرے کا رہائشی اس کا ہم عمر لڑکا تھا۔ اس نے اپنے پہننے کے لیے کپڑے منتخب کیے، اس نے بیلٹ تلاش کی۔ وہاں اتنی اشیا تھیں کہ اسے لگا کہ وہ شاپنگ کے لیے نکلا ہے۔ اس نے ''ری بوک'' کے جوتے منتخب کیے جو پرانے لیکن آرام دہ تھے۔ سائز بھی ٹھیک تھا۔ وہ تیار ہوکر ماسٹر بیڈ میں واپس آگیا۔ قدِآدم آئینے میں اپنے سراپا کا جائزہ لیا۔ اس کی اصل شخصیت واپس آرہی تھی۔ بال شیمپو کے بعد بکھر گئے تھے۔ آنکھ کا ورم کم ہو... رہا تھا۔ ناتھن کا اعتماد بحال ہونے لگا۔

اس نے منفی خیالات اور مصائب زدہ ماضی کو ذہن سے نکالا۔ اس بار اس نے ٹی وی کی جگہ کلاک ریڈیو آن کیا۔ پانچ سیکنڈ بعد اسے احساس ہوا کہ یہاں بھی ٹاک شو چل رہا تھا اور اسی کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔

☆☆☆

ڈیزی کارپینٹر دو جڑواں بچیوں کی ماں تھی۔ وہ ریڈیو پر نیوز ٹاک 990 پانچ سال سے چلا رہی تھی۔ نیوز ٹاک 990 ریڈیو کے چند گنے چنے ہٹ ٹاک شوز میں سے ایک تھا۔

ڈیزی نے اپنے پروگرام میں ہر وہ چیز پیش کی جو ریڈیو پر اس سے قبل فیل ہوچکی تھیں۔ اس کے مداحوں کا ایک وسیع حلقہ تھا۔ اس کے مداحوں کے مطابق ڈیزی کارپینٹر زندگی سے متعلق عام آدمی کا حقیقی نقطۂ نظر پیش کرتی تھی۔ وہ اپنے خیالات کو زبان پر لانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی اور اس کی آواز میں سچائی عیاں ہوتی جسے اس کے مداح اور سننے والے محسوس کر لیتے تھے۔

ناتھن ایک اجنبی گھر کی خواب گاہ میں ڈیزی کو سن چکا تھا۔ ڈیزی کا شو ''سنڈیکیٹ'' ہوکر وسیع تر ہوچکا تھا اور ملک کے طول و عرض میں سنا جاتا تھا۔

''اس کیس میں اٹارنی کہہ رہے ہیں۔'' وہ ناتھن کے حوالے سے بول رہی تھی۔ ''کہ بچے پر مقدمہ بالغ لڑکے کی حیثیت میں چلے گا۔''

☆☆☆

ناتھن بستر کے کنارے پر بیٹھا اجنبیوں کے فیصلے سن

رہا تھا۔ جبکہ وہ وہاں تھے ہی نہیں۔ ان کو نہیں پتا رُبی ہیرس کی دھمکیوں کے بارے میں۔ وہ محسوس نہیں کر سکتے کہ اس کے ہاتھ میرا گلا دبا رہے تھے۔ یہ لوگ کچھ نہیں جانتے۔ نہ ان کو اس کی پروا ہے۔ میں اس کو مارنے میں کامیاب نہ ہوتا تو وہ مجھے مار چکا ہوتا۔ یہ کیسی ناانصافی ہے۔ ناتھن کے ذہن میں خیالات کی آمدورفت جاری تھی۔ پولیس کو حقائق معلوم کرنے چاہئیں یا میں پولیس کے پاس جاؤں... کیا وہ میری بات کا یقین کریں گے؟

ٹی وی اور ریڈیو پر کی جانے والی باتیں، حقائق سے دور تھیں۔ اس کی بات کون سنے گا؟ تو وہ کیا کرے بھاگتا رہے؟ کب تک؟ کہاں تک؟ کانٹوں بھری مسافت کہاں ختم ہوگی؟ ایک دن وہ اسے پکڑ لیں گے۔ یہ ٹریک اینڈ فیلڈ کی ریس نہیں ہے۔ کیا وہ کچھ نہیں کر سکتا؟ ''میں کر سکتا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔ میں یکطرفہ ریکارڈ کو ٹھیک کر سکتا ہوں۔ ایک فون کال میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ کوئی گڑبڑ ہوئی تو وہ فون بند کر دے گا۔

اس نے چینل کے بجائے ریڈیو کو فون کرنے کا فیصلہ کیا۔ ناتھن کے ذہن میں پہلا نام ڈیزی کارپینٹر کا آیا۔

ناتھن نے کارڈلیس اٹھا کر بٹن آن کیا۔ اسٹیشن کا نمبر ملایا۔ دوسری جانب مصروف لائن کا سگنل آرہا تھا۔ اس نے پھر ملایا... پھر ملایا۔ نویں کوشش میں دوسری جانب گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔

''آپ ''کیٹ لائن'' پر آگئے ہیں۔ کیا بات کرنا چاہیں گے؟''

''میں ناتھن بیلی کے معاملے میں بات کروں گا۔''

''سب ہی کر رہے ہیں۔'' دوسری جانب سے آواز آئی۔ ''آر یو کڈ؟ بلی بچوں سے بات نہیں کرتی۔''

''بلی؟'' ناتھن الجھ گیا۔ پھر اسے کچھ یاد آیا۔ ''لیکن وہ مجھ سے بات کرے گی۔ آئی ایم ناتھن بیلی۔''

ڈیزی گیئر بدلنے والی تھی۔ ناتھن پر سوال جواب کرتے ہوئے اسے پینتالیس منٹ ہو گئے تھے۔ پروڈیوسر نے اس موضوع پر اِن پُٹ بند کر دی تھی۔ ''پریذیڈنٹ کس طرح خارجہ پالیسی کو ہینڈل کر رہے ہیں؟'' اس موضوع پر لب کشائی کے لیے ابھی اس نے منہ کھولا ہی تھا کہ ائرفون میں این رک زمورا کی ہیجانی آواز سنائی دی۔ ''تمہیں لائن نمبر چھ پر ایک کال اٹینڈ کرنی چاہیے۔''

ڈیزی دی کیٹ نے بھنا کر شعلہ بار آنکھوں سے پروڈیوسر کو گھورا۔ نگاہ پہچان کر بوکھلا گیا۔ اس نے ایک آدھ بار ہی ڈیزی کو عالمِ غضب میں دیکھا تھا۔ اس نے وضاحت پیش کرنے میں دیر نہیں کی۔ ''لائن چھ پر لڑکا ہے۔ ناتھن بیلی اور میرے اندازے کے مطابق وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔''

ڈیزی کے خیالات کی ٹرین ایک لمحے کے لیے مکمل طور پر رک گئی۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو اس کا شو ایک دھماکا کرنے کے بہت قریب ہے۔ ڈیزی کے چہرے کا رنگ بدل گیا، اس نے دوبارہ خود کو کمپوز کیا۔

''پیارے سامعین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لائن پر کوئی سلیبریٹی ہے۔'' اس نے میٹھی زبان میں سسپنس کا عنصر شامل رکھا اور مشکوک نظروں سے زمورا کو دیکھا۔ زمورا نے فوراً دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بلند کیا۔

''ناتھن بیلی، تم بات کر رہے ہو؟'' ڈیزی کی آواز نرم اور دوستانہ تھی۔

''یس میم۔'' دوسری جانب سے ایک بچکانا لیکن مستحکم آواز آئی۔

ڈیزی کو فخر تھا کہ چار سال میں اس کی صلاحیت نے غیر معمولی ترقی کی تھی۔ وہ آواز سن کر شخصیت کے عادات و خصائل بتا سکتی تھی۔ آواز کے ذریعے جھوٹ سچ کو الگ کرنا اس کے لیے معمولی بات تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ آواز ایک بوائے اسکاؤٹ اور لٹل لیگ بیس بال پلیئر کی ہے اور جو کوئی بھی ہے وہ دیانت دار ہے۔ اس نے فوراً ہی ناتھن کے بارے میں تصور میں مزید ریڈنگ کی۔

☆☆☆

مائیکل کم خوابی کے اثرات محسوس کر رہا تھا۔ فون کی گھنٹی بجی۔ پیشانی مسلتے ہوئے اس نے فون اٹھایا۔

''لیفٹیننٹ مائیکل۔''

''مائیکل! میں پیٹرولی بات کر رہا ہوں۔''

مائیکل کے منہ کا مزہ مزید خراب ہو گیا۔ ''صبح بخیر، تو آپ کیمروں کا سامنا کرنے کے لیے جلدی اٹھ گئے۔''

پیٹرولی واضح طور پر بدمزہ ہوا تاہم مزاج کے برخلاف اس نے جوابی حملہ کرنے کے بجائے مائیکل کا تبصرہ نظرانداز کر دیا۔

''ریڈیو آن کرو۔'' پیٹرولی بلند آواز میں بولا۔ اس کی آواز کی سنسنی مائیکل سے چھپی نہ رہی۔ ''بلی کو سنو، وہ بیلی کڈ سے بات کر رہی ہے۔ میں پھر فون کروں گا۔''

☆☆☆

ناتھن کی گھبراہٹ غائب ہو گئی وہ ماسٹر بیڈ میں ٹہلتے ہوئے کارڈلیس پر بات کر رہا تھا۔

''جو کچھ بھی ہوا، جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے میں معصوم ہوں۔'' اس نے مطالبہ کیا۔

''جو کچھ بھی ہوا، اس میں ایک انمول زندگی کا چراغ گل ہو گیا، کیا تم نہیں سمجھتے کہ کلنگ ایک غلط کام ہے؟''

''یقیناً میں اسے برا سمجھتا ہوں۔'' ناتھن نے جواب دیا۔ ''لیکن آپ کو نہیں پتا کہ درحقیقت وہاں کیا ہوا۔''

''کیا تم نے گارڈ کی جان نہیں لی؟'' ڈیزی کی آواز نرم تھی۔ وہ قتل یا قاتل، مقتول کے الفاظ استعمال نہیں کر رہی تھی۔

ناتھن کی آواز اونچی ہو گئی، اس میں فرسٹریشن کا عنصر داخل ہو گیا۔ ''ہاں، لیکن...''

ڈیزی نے بات کاٹ دی۔ ''کوئی لیکن ویکن نہیں، ناتھن! تم نے ایک انسانی جان لی ہے۔ آگے کیا بچتا ہے کہنے کے لیے... اس سے پہلے کہ کسی اور کو کسی قسم کا جانی نقصان پہنچے تمہیں واپس آجانا چاہیے۔''

ناتھن بستر کے کونے پر بیٹھ گیا۔ ''میں واپس نہیں جا سکتا۔'' اس کی آواز میں بھرپور مضبوطی تھی۔ فیصلہ کن۔ ''اگر میں واپس گیا تو وہ مجھے مار دیں گے... رکی ہیرس یہی چاہتا تھا... میں واپس جا کر ان کا ادھورا کام پورا نہیں کر سکتا... کیا میری زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہی؟'' لائن کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔

''میں سادہ الفاظ میں پوچھتی ہوں۔'' ڈیزی نے سلسلۂ تکلم کو جوڑا۔ ''کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ ہیرس نے تمہیں ختم کرنے کی کوشش کی تھی؟''

''یس میم۔''

''ٹھیک ہے ناتھن۔'' ڈیزی نے کہا۔ ''ہم اسے دوسرے الفاظ میں پھر سے دہراتے ہیں... تم کہنا چاہتے ہو کہ تم نے ذاتی دفاع میں ہیرس کو ہلاک کیا؟''

''یس، رائٹ۔ سوائے اس کے کہ وہ گارڈ نہیں سپروائزر کہلاتے ہیں۔'' ناتھن بولا۔ ''اور یہ کہ میں تو صرف خود کو بچا رہا تھا... لیکن حادثہ اس طرح ہو گیا...''

ڈیزی کو اپنی آواز سن کر حیرت ہوئی جس میں ہلکی سی ہمدردی جھلک رہی تھی۔ ناتھن کوئی عام بچہ نہیں تھا۔ اس میں کچھ خاص بات تھی۔ وہ اس کی تصویر پہلے ہی دیکھ چکی تھی اور تصور میں اس شخصیت کا پورا اسکیچ بنا رہی تھی۔

''کیا تم بتاؤ گے کہ درحقیقت گزشتہ رات کیا ہوا تھا؟''

''مشکل ہے کہاں سے شروع کروں۔'' وہ تکیوں کے سہارے لیٹ گیا۔ ''میں ایسی جگہ پر ایسے بچوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ میں ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند تھا اور JDC صحت مند بچوں کے لیے نہیں۔ وہ جیل ہے، دوسرے بچوں کے لیے تفریح یہ تھی کہ وہ میری چیزیں چرا لیتے اور مختلف طریقوں سے مجھے تنگ کرتے۔ شاید ان کو بھی پتا چل گیا تھا کہ میں ان جیسا نہیں ہوں۔ میں نے دفاع کی کوشش کی... لیکن میں اکیلا تھا۔''

''تم نے کسی کو بتایا کیوں نہیں؟'' ڈیزی نے مداخلت کی۔

ناتھن نے کڑواہٹ سے جواب دیا۔ ''ہاں میں نے پہلے ہی دن شکایت کی تھی۔ یہ میری ایک بڑی غلطی تھی۔ وہ رکی ہیرس تھا جسے میں نے بتایا۔'' ناتھن نے وقفہ لیا۔

''میں پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا جب ایک دن ہیرس میرے پاس آیا اور مجھے ساتھ چلنے کو کہا، میں سمجھ گیا کہ میں مصیبت میں پڑنے والا ہوں۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ کیسی مصیبت...'' ناتھن اپنی بات سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

پھر وہ اٹھارہ منٹ مزید بولتا رہا۔ ہزاروں لاکھوں لوگ جگہ جگہ... دور دور تک سن رہے تھے، ناتھن کے پاس الفاظ کی کمی تھی، پھر بھی ڈیزی نے صرف تین بار مداخلت کی، سمجھنے کے لیے کہ فلاں بات سے اس کا کیا مطلب ہے۔

ناتھن نے بات ختم کی تو اس وقت تک بارہ اشتہار چھوٹ چکے تھے لیکن ریڈیو شو اتنا غیر متوقع اور سنسنی خیز تھا کہ مشتہرین نے شکایت نہیں کی۔

ناتھن نے اٹھارہ منٹ میں جو انکشافات کیے، وہ کچھ اس طرح تھے۔ اس رات ہیرس، ناتھن کے پاس آیا اور اسے کان سے پکڑ کر اٹھایا۔ ''میرے ساتھ آؤ۔'' اس نے کہا۔ اس کی سانس میں شراب اور سگریٹ کی بو بسی ہوئی تھی۔ ''ایک رات ''کرائسز یونٹ'' میں، تمہیں سکھا دے گی کہ دیواروں پر نہیں لکھا جاتا۔''

ناتھن نے دونوں ہاتھوں سے رکی ہیرس کی کلائی پکڑ لی اور ایڑیاں اٹھا کر پنجوں کے بل مچلنے لگا کہ کہیں اس کا کان ہی نہ اکھڑ جائے۔ ''مجھے چھوڑ دو، پلیز۔'' اس نے فریاد کی۔ ''میں نے کچھ نہیں کیا۔'' رکی نے جواب نہیں دیا اور اسے کرائسز۔یونٹ تک لے آیا۔ بیلٹ سے چابیاں الگ کر کے ایک چابی اس نے دروازے کے لاک میں داخل کی۔ ناتھن سخت ہراساں تھا۔ یہ ایک چھوٹا کمرا تھا، ٹارچ سیل کی طرح... کمرا دوسرے کمروں سے الگ تھلگ

تھا۔ درحقیقت اسے سزا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ جہاں کپڑے، کھانا حتیٰ کہ روشنی بھی چھین لی جاتی تھی۔ اگرچہ اسے کم ہی استعمال کیا جاتا تھا تاہم بچوں میں اس کی دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ ناتھن خوف زدہ ہوگیا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ بلند آواز میں نومولود کی طرح رونے لگا۔ ''رکی، مجھے تکلیف ہورہی ہے۔''

''اگر تم نے مزید شور مچایا تو، تو تمہیں پتا چل جائے گا کہ اصل تکلیف کیا ہوتی ہے۔''

ناتھن نے دوبارہ ہاتھ پیر مارنے شروع کردیے۔ وہ اپنا بازو رکی ہیرس کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کررہا تھا۔ رکی نے اس کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اٹھالیا۔ ''تمہیں کمرے میں جانا پڑے گا۔ چاہے مجھے تمہاری ہڈیاں توڑنی پڑیں۔'' اس نے ناتھن کو اندر پھینک کر دروازہ لاک کردیا۔ اس کے منہ سے شراب کے بھبکے اٹھ رہے تھے۔

''جوتے اتار دو۔'' رکی نے حکم دیا۔ ''اور موزے بھی۔''

''لیکن یہاں ٹھنڈ ہے۔'' کنکریٹ کا فرش بھی سرد تھا۔

جواب میں رکی صرف گھورتا رہا اور ایک ہاتھ آگے کر دیا۔ ناتھن کاٹ (COT) کے ساتھ ٹیک لگا کر پھر رونے لگا اگرچہ اسے رونا پسند نہیں تھا۔ بہر حال اسے جوتے موزے اتارنے پڑے۔ اس نے وہ رکی کے حوالے کردیے۔ رچرڈ ہیرس دروازہ لاک کرکے فوراً ہی غائب ہوگیا۔

ناتھن نے ٹانگیں جوڑ کر گھٹنے اوپر کیے اور سر گھٹنوں میں ٹکا دیا۔ وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کررہا تھا۔ دس مہینے، صرف دس مہینے اور باقی ہیں پھر وہ اس قید خانے سے آزاد ہوجائے گا۔ آٹھ مہینے پہلے ہی گزر چکے تھے۔ باقی دس مہینے بھی وہ گزار لے گا۔ اس نے حوصلہ پکڑنے کی کوشش کی۔

☆☆☆

تالے میں گھومنے والی چابی نے اسے بیدار کیا۔ اس کے سیل کی بتی روشن تھی۔ چابی گھومنے کے بعد دروازہ ویسے ہی بند پڑا تھا۔ ناتھن نے اٹھ کر دوبارہ گھٹنے جوڑ لیے۔ وہ خود کو سمجھا رہا تھا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے لیکن خوف کی لہر اس کے انگ انگ میں راستہ بنارہی تھی۔ اس کا دل سینے میں ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ڈھول بج رہا ہو، کیا اسے دروازے کی جانب جانا چاہیے؟ کیا کوئی اندر آرہا ہے؟

ناتھن اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ دروازہ اندر کی جانب کھل رہا تھا۔ رکی ہیرس دروازے میں اکیلا کھڑا تھا۔ نشے میں دھت۔ ناتھن نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ ایک ہاتھ کمر کے پیچھے رکھے ہوئے کچھ چھپانے کی کوشش کررہا تھا۔

ناتھن کی کسی اندرونی حس نے کہا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ زندگی میں پہلی بار اسے شدت سے احساس ہوا کہ اس کی زندگی خطرے میں ہے۔ اس کے ذہن میں آیا کہ اسے لڑنا ہے۔ رکی کے چہرے پر لکھا تھا کہ فائٹ ہوگی۔ ناتھن کو زندگی کی جنگ لڑنا پڑے گی۔ رکی دھیرے سے اندر آیا اور مسکرایا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ یہ لڑائی یک طرفہ ہوگی۔

''تمہیں یہاں کبھی نہیں آنا چاہیے تھا، سمجھے۔'' وہ بولا۔ ''یہ جگہ تمہارے لیے نہیں ہے۔''

''جلد یا بدیر کوئی نہ کوئی تمہیں ماردے گا۔'' وہ پھر بولا۔

ناتھن کا ذہن برق رفتاری سے سوچ رہا تھا۔ اس کا خدشہ ٹھیک تھا۔ رکی ہیرس کی آنکھیں اب اس کے عزائم کا کھلا اظہار کررہی تھیں۔ ایک قدم بڑھا کر اس نے آدھا فاصلہ طے کرلیا۔ ناتھن اضطراری طور پر پیچھے ہو کر اینٹوں کی دیوار سے چپک گیا۔ وہ پھنس چکا تھا۔

''میں تمہیں زیادہ تکلیف نہیں دوں گا بچے۔'' رکی کی پُراسرار مسکراہٹ پھیل گئی۔ ناتھن نے سراسیمگی کے عالم میں بھاگنے کا راستہ ڈھونڈا۔ رکی نشے میں تھا اور ناتھن جھکائی دے کر نکل سکتا تھا۔ ایسا اس نے بہت دفعہ انکل مارک کے ساتھ کیا تھا۔ یا تو رکی کو خود پر پورا اعتماد تھا یا پھر نشے کی وجہ سے اس نے دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ یقیناً وہ بڑوں کی طرح سوچ رہا تھا کہ بچہ کہاں بھاگ سکتا ہے۔ ناتھن کا ذہن تیزی سے جمع تفریق کررہا تھا۔ یہ انکل مارک کا مکان نہیں تھا بلکہ ایک چھوٹا سا سیل نما کمرا تھا۔ اسے جھکائی یا جھکی دے کر نکلنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ پھر اسے رکی کے ہاتھ میں چھری بھی نظر آگئی۔ ناتھن کی دہشت بڑھ گئی اور بچاؤ کے امکانات بھی مزید محدود ہوگئے۔ اس نے چھری ناتھن کے چہرے کے سامنے لہرائی۔ ناتھن کے پاس یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس کا ذہن، جسم، آنکھیں اور تمام حسیات ایک نکتے پر مرکوز تھیں کہ جان کیونکر بچائی جائے۔ زندگی... پیاری زندگی...

ناتھن دیوار کے ساتھ لگا تھا۔ اس نے بلا جھجک پوری جان سے دائیں ٹانگ رکی کی رانوں کے درمیان ماری۔ اذیت سے رکی کی سانس رک سی گئی۔ وہ لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹا پھر گھٹنوں کے بل گرا۔ ناتھن نے اس کے جھکے ہوئے کندھوں پر سے جمپ لگا کر نکلنا چاہا لیکن اس کا اندازہ

تھوڑا غلط ہو گیا۔ دونوں گھٹنے رکی ہیرس کے سر سے ٹکرائے اور دونوں زمین بوس ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ قدموں پر کھڑا ہوتا، چھری قوس بناتی ہوئی اس کے سر پر سے آئی۔ یہ مہلک وار اضطراری طور پر اس نے کہنی اور کلائی کے درمیانی حصے پر روکا۔ وہ براہِ راست طاقتور وار کو نہیں روک سکتا تھا۔ چنانچہ ناتھن نے بازو تر چھا رکھا۔ رکی کی کلائی وہاں سے ٹکرا کر اچٹ گئی پھر بھی ناتھن کا بازو جھنجھنا اٹھا۔ قاتل دوسرا وار کرنے جا رہا تھا۔ اس اثنا میں ناتھن گھٹنوں کے بل اٹھ گیا اور جھپٹ کر رکی کی کلائی میں دانت گاڑ دیے۔ جتنی طاقت تھی اس نے جبڑوں میں منتقل کر دی۔ رکی کرب و اذیت سے بلبلایا اور دیوانہ وار ہاتھ کو جھٹکا تاہم دانت گہرائی تک اتر گئے تھے۔ الٹا چھری اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ بائیں ہاتھ سے اس نے ناتھن کے چہرے پر گھونسا مارا۔ ناتھن کاٹ (COT) سے ٹکرایا۔ کاٹ پہلو کے بل گر گیا۔

پورے پانچ سیکنڈ تک دونوں ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ ناتھن نے خون کی کلی کی، یہ رکی کا خون تھا۔ رکی نے دائیں کلائی بائیں ہاتھ سے جکڑی ہوئی تھی۔ دفعتاً دونوں کی نظریں ایک ساتھ زمین پر گری چھری کی طرف گئیں۔

دونوں جھپٹے۔ شراب اور کلائی کے گہرے زخم نے رکی کو متوقع کارکردگی کے مظاہرے سے روکا اور پھرتیلا ناتھن سبقت لے گیا۔ اس کی تو ویسے ہی جان پر بنی ہوئی تھی۔ ناتھن نے اندھا دھند چھری گھمائی۔ رکی بہت قریب پہنچ گیا تھا۔ چھری اس کے پیٹ میں جا گھسی۔ رکی نے آخری لمحے میں بچنے کی کوشش کی تاہم بہت دیر ہو گئی تھی۔ وہ پشت کے بل پختہ زمین پر گرا۔ سر بری طرح زمین سے ٹکرایا۔

''آئی ایم سوری۔'' ناتھن چیخا۔ ''اوہ گاڈ، رکی، آئی ایم سوری۔''

ناتھن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس نے کچھ نہیں کیا تو رکی مر جائے گا۔ اپنی سمجھ کے مطابق .... آنکھیں بند کر کے اس نے پہلے چھری پیٹ سے نکالی، چھری نکالتے ہی اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے غلطی کی ہے۔ پیٹ کے زخم سے خون کا فوارہ چھوٹا۔ اضطراراً ناتھن نے خون بند کرنے کے لیے زخم پر ہاتھ رکھا۔ وہ بھول گیا تھا کہ رکی ہیرس چھری سے اسے ذبح کرنے والا تھا۔ اچانک رکی کے دونوں ہاتھ بلند ہوئے اور اس نے ناتھن کا گلا جکڑ لیا۔

ناتھن کی سانس رکنے لگی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے رکی کی کلائیاں پکڑ کر گلا چھڑانا چاہا تب اسے پتا چلا کہ بچے اور بڑے کی طاقت میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ دو خونی زخم کھانے کے بعد بھی رکی نے اسے چوہے کی طرح دبوچ لیا تھا۔ اس کی آنکھیں قاتل کی آنکھیں تھیں۔ وہ خود مر رہا تھا لیکن ناتھن کو بھی ساتھ ہی مرنا تھا۔ قبل اس کے کہ ناتھن کے حواس ساتھ چھوڑ جاتے، اس نے ایک ہاتھ ہٹا کر چھری کو ڈھونڈا۔ دستہ ہاتھ میں آتے ہی اس نے بچی کھچی توانائی جمع کرتے ہوئے پوری یکسوئی کے ساتھ چھری کا تیز پھل رکی کے سینے میں اتار دیا۔

ناتھن ہوش میں نہیں تھا، اس نے اوپر تلے بار بار وار کیے اور پانچویں وار میں چھری رکی کے سینے میں چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے چکر آیا اور وہ لڑکھڑا کر دیوار سے ٹک گیا۔ چھوٹے سے کمرے میں ہر طرف خون ہی خون تھا۔ ایک منٹ بعد وہ حرکت کرنے کے قابل ہوا۔ وہ ایک بھیانک جرم کا مرتکب ہو چکا تھا۔

اس نے رکی کی بیلٹ سے چابیوں کا گچھا الگ کیا اور کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ بقیہ رکاوٹیں بھی اس نے چابیوں کی مدد سے عبور کیں۔ اب وہ عمارت سے باہر پچاس گز چوڑے گھاس کے قطعہ پر تھا جو پہاڑی کے دامن میں ختم ہو رہا تھا چابیاں اس نے جھاڑیوں میں پھینکیں اور دوڑ لگا دی۔ پہاڑی کے اوپر سے اس نے مڑ کر JDC کی عمارت کو دیکھا۔ کتنی دوستانہ اور پیار بھری جگہ تھی اور خوب صورت بھی۔ پودوں اور پھولوں سے آراستہ۔ مگر اندر نفرتوں کا باغ تھا۔ رکی جیسے افراد نے نفرتوں کے بیج بو کر ان کی آبیاری کی اور پروان چڑھایا تھا۔

''وہ کبھی نہیں آئے گا۔ وہ یہاں کبھی واپس نہیں آئے گا۔'' ناتھن کے دماغ میں یہی ایک خیال تھا۔

☆☆☆

نیوز ٹاک 990 کا عملہ تیزی سے شیڈول میں ردوبدل کر رہا تھا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ تیس منٹ بعد پھر فون کرے گا؟'' زمورا نے سوال کیا۔ ڈیزی نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔

''اس نے کہا ہے تو کرے گا، کیا تم میری صلاحیت پر شک کر رہے ہو؟''

''نہیں، نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ آواز پرکھنے میں تمہارا کوئی دوسرا مدِمقابل نہیں ہے۔'' زمورا جھینپ گیا۔ دراصل وہ بھی سب کی طرح ہیجان کا شکار ہو گیا تھا۔

دور و نزدیک ان گنت سامعین ڈیزی ڈی کیٹ کی آواز سننے کے لیے بے قرار تھے۔ ڈیزی پوری طرح تیار

تھی۔ 30 منٹ گزر گئے تھے۔ پروڈیوسر پر گھبراہٹ طاری ہونے لگی۔ تاہم ڈیزی پُرسکون تھی۔

32 منٹ بعد کال آئی۔ زمورا نے انگوٹھا اوپر کر کے لائن ڈیزی کو دی۔

''ناتھن۔''

''یس میم۔''

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' ڈیزی کی آواز میں سچی فکر تھی۔

''تقریباً، بس میری آنکھوں میں دُکھن ہے، ویسے میں ٹھیک ہوں۔''

''تمہارے خیال میں سپروائزر تمہیں کیوں مارنا چاہتا تھا؟'' ڈیزی کو اس کی ناقابلِ یقین کہانی پر پورا یقین تھا۔

''میرے خیال میں وہ پاگل ہو گیا تھا۔ اس نے خوب شراب پی رکھی تھی۔ بڑے لوگ پینے کے بعد عجیب ہو جاتے ہیں۔''

''کون بڑے؟'' ڈیزی نے پوچھا۔ ''کیا تمہارے والدین بھی...''

''نہیں، ہرگز نہیں۔ وہ بہت اچھے آدمی تھے۔ انہوں نے کبھی نہیں پی۔ نہ انہوں نے کسی کو مارا۔''

''تو کیا، کسی نے زندگی میں تمہاری پٹائی کی؟''

''میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا۔'' ناتھن نے ناگواری سے کہا۔

''کیوں نہیں؟ اس سے تمہیں مدد ملے گی۔ لوگ سمجھ سکیں گے کہ تم کن حالات سے گزر رہے ہو؟''

''نہیں، ایسا نہیں ہے۔'' ناتھن نے رک کر کہا۔ ''میں کچھ مختلف بتاؤں گا تو لوگ کہیں گے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ چھوٹوں کو ویسے بھی جھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ بڑے لوگ بچوں کو مارتے ہیں... بچے چیختے ہیں، روتے ہیں پھر چپ ہو جاتے ہیں۔ یہ سب ٹھیک ہے لیکن جب کوئی چھوٹا، بڑے کو جواباً مارتا ہے تو اسے جیل میں ڈال دیتے ہیں۔''

''تمہارا مطلب JDC سے ہے؟''

''یس میم۔''

''لیکن وہ جیل تو نہیں ہے۔''

''جیل کی طرح ہے۔ میں نے وہاں وقت گزارا ہے۔''

''تو کیا تم نے کسی کو جواباً مارا تھا؟''

لائن پر خاموشی تھی۔ ناتھن کو انکل مارک کے ساتھ مار پیٹ یاد آ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا، کیا وہ اس خاتون کو سب کچھ بتا دے؟ وہ ناتھن کو اچھی خاتون لگ رہی تھی۔

''ناتھن تم لائن پر ہو؟''

''جی۔'' اس نے جواب دیا۔

''ناتھن۔'' ڈیزی نے نرمی سے پکارا۔

''کیا یہ کال ٹریس کی جا سکتی ہے؟'' اس کی آواز آئی۔

''نہیں۔'' ڈیزی نے یقین دلایا۔ ''یہ ریڈیو اسٹیشن ہے۔ جب تک پہلی ترمیم موجود ہے کوئی ٹریس نہیں کر سکتا۔''

''کیا آپ کو یقین ہے؟''

ڈیزی نے زمورا کی جانب دیکھا۔

''شیور، آئی ایم شیور۔'' اس نے ایک معقول جواب دیا۔ وہ یکطرفہ شو نہیں کر سکتی تھی۔

''ڈیئر، میں نے کچھ پوچھا تھا؟''

ناتھن ماضی کی جانب لوٹ گیا۔ اس نے بھی ایک نارمل زندگی گزاری تھی۔ اس کے باپ نے اسے ایک اچھے گھر میں اچھی طرح پالا تھا۔ صرف وہ دونوں تھے اور اچھے پڑوسی تھے۔ کیا وہ لاکھوں لوگوں کو سنا دے کہ اس کے باپ کے انتقال کے صرف تین دن بعد انکل مارک نے اسے لیونگ روم میں ایک پنجرے جیسی جگہ میں قید کر دیا تھا۔ صرف اس کا مضحکہ اُڑانے کے لیے۔ وہ مدد کے لیے چلّا رہا تھا تو پہلی بار اسے انکل کے ہاتھوں بیلٹ کی مار کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ انکل کو خراب لوگوں کے ساتھ گھر میں آئے دن ہلّا گلّا پسند تھا۔ بہت ساری خراب باتیں تھیں۔

''نہیں، میں نے جواباً کسی کو نہیں مارا۔''

''لیکن تم نے ہیرس کو مارا؟''

''وہ مجھے جان سے مارنا چاہتا تھا۔ میں نے اپنی جان بچائی۔ اور... اور...'' ناتھن سسکنے لگا۔ ''آپ بھی مجھے سب کی طرح الزام دے رہی ہیں؟''

''نہیں، ہنی۔'' ڈیزی کا دل پگھل گیا۔ ''مجھے تمہاری بات پر یقین ہے اور میں جھوٹ نہیں بولتی۔'' ڈیزی نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''میں تمہاری اور بہت سے لوگوں کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن میں کسی غلط بات کی حمایت نہیں کر سکتی۔''

''یس میم۔'' ناتھن نے خود پر قابو پایا۔ اس خاتون میں اس کے باپ کی طرح کوئی بات تھی۔ ڈیزی کے لیے اس کی پسندیدگی پہلے سے بڑھ گئی۔

''تو مجھے ٹھیک بتاؤ کہ تم نے بارہ سال کی عمر میں کار چرائی تھی؟''

''جی، میں اس وقت گیارہ سال کا تھا۔''

''ناتھن! کیا یہ خراب بات نہیں تھی؟''

''جی یہ غلط کام تھا۔'' ناتھن نے اعتراف کیا اور ڈیزی کو خوشی ہوئی کہ وہ اس کی توقع کے مطابق متواتر سچ بول رہا تھا۔

''پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟''

ناتھن نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا اور انکل مارک کی تمام باتیں بتا دیں پھر کہا۔ ''اس دن میں نے ان کی شراب کی بوتل توڑ دی تھی اور بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے میرے پیچھے کتا چھوڑ دیا تھا۔ میں ڈر گیا تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا اور میں نے پڑوسی کی کار کے ذریعے جان چھڑائی۔ سب کہتے ہیں، میں نے کار چرائی۔ کوئی نہیں کہتا کہ میں نے کچھ دیر بعد کار چھوڑ دی تھی اور پڑوسیوں کو بتا دیا تھا۔ سب بڑے لوگ، بچوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں... آپ انکل کے پڑوسی سے پوچھ لیں۔''

ڈیزی کو نئے انکشافات پر دکھ ہوا۔ ''ڈیئر مجھے افسوس ہے لیکن میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ مجھ سمیت بہت سے لوگ تم کو جھوٹا نہیں سمجھتے۔'' ڈیزی نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

''نہیں صرف آپ میری بات کا یقین کرتی ہیں۔''

''جب میں اپنے سامعین سے باتیں کروں گی تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ سب لوگ تم کو جھوٹا نہیں سمجھیں گے۔''

''اوکے، میم۔''

''کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ تم نے انکل کی بوتل کیوں توڑی تھی؟'' ڈیزی نہایت احتیاط سے شو کو متوازی رکھتے ہوئے نہ صرف ناتھن کا نقطۂ نظر سامنے لا رہی تھی بلکہ رائے عامہ کو بھی تبدیل کر رہی تھی۔

''وہ اور ان کے عجیب دوست شراب پی کر خراب حرکتیں کرتے تھے۔'' ناتھن نے جواب دیا۔

''کیا تمہارے ساتھ کچھ خراب حرکت کرتے تھے؟'' ڈیزی نے بمشکل محتاط الفاظ چنے۔ وہ بچے سے براہِ راست اصل بات نہیں پوچھ سکتی تھی جبکہ بچہ جانتا تھا کہ لاکھوں لوگ سن رہے ہیں۔ اسے ناتھن کی ذہانت کا ادراک تھا۔ کچھ وقفے کے بعد ناتھن کی آواز آئی۔

''میم...م... یہ گندی بات ہے۔ میں اس پر بات نہیں کروں گا۔'' اس نے دوٹوک الفاظ میں کہا اور رونے لگا۔

ڈیزی سناٹے میں رہ گئی۔ اس کو اور سامعین کو جواب مل گیا تھا۔ چاہے اس کی اصل نوعیت کسی قسم کی بھی ہو۔

''دیکھو ہنی، تم بہت پیارے بچے ہو۔ میں نے تمہارا فوٹو دیکھا ہے، تم سے باتیں کی ہیں۔ تم بہادر بھی ہو۔ بہادر بچے روتے نہیں ہیں۔ پلیز ایسا مت کرو... تم اتنا بتا دو کہ کیا JDC تمہیں کار چوری کی وجہ سے بھیجا گیا تھا؟''

''یس میم۔'' وقفے کے بعد ناتھن کا مخصوص جواب آیا۔

''اب تم کیا کرو گے؟ کتنی مسافت طے کرو گے بھاگ بھاگ کر؟''

''کیا میں غلط کر رہا ہوں؟''

''دیکھو تم پکڑے جاؤ گے۔''

''اگر میں خود کو پولیس کے حوالے کر دوں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔'' ناتھن نے کہا۔

''تم کیوں سوچتے ہو ایسا؟''

''میں نے اٹارنی کو کہتے سنا تھا کہ وہ مجھے بڑا لڑکا سمجھتے ہیں اور سزائے موت دیں گے۔ وہ شخص اچھا نہیں ہے۔'' ناتھن نے کہا۔ ''پولیس اور لوگ بھی مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ ان میں اور رکی ہیرس میں کوئی فرق نہیں۔'' اس نے آخری فقرہ بلند آواز میں کہا۔

''ناتھن تم خوف زدہ ہو؟'' ڈیزی نے کہا۔

''یس میم، اسی لیے مجھے بھاگتے رہنا ہے۔''

''کیا تم مجھ پر شک کرتے ہو؟''

''نو، یو آر گڈ، میم۔''

''شکریہ، کیا تم میرا ایک کام کرو گے؟''

''یس میم۔''

''تم مجھ سے دوبارہ بات کرو گے؟'' ڈیزی نے محسوس کیا کہ اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی ہے۔

''یس میم۔'' ناتھن نے آہستہ سے کہا اور لائن ڈیڈ ہو گئی۔

ڈیزی نے زمورا کو دیکھا۔ وہ بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ڈیزی نے دل سے ناتھن کے لیے دعا کی۔

☆☆☆

پیٹرولی نے تیس منٹ کے وقفے سے دوسرے شو کے بعد پھر مائیکل سے رابطہ کیا۔ ''لڑکا عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے اعترافِ جرم کر لیا ہے۔ بس یہ کافی ہے۔'' پیٹرولی بھڑکا ہوا تھا۔ ڈیزی دی کیٹ کے پروگرام نے اس کے عزائم میں روڑے

اٹکانے شروع کردیے تھے۔
مائیکل کچھ دیر تک محتاط انداز میں اس کے ساتھ بحث کرتا رہا پھر اکتا کر گفتگو کا سلسلہ ختم کردیا۔

☆☆☆

شناسا آواز نے مائیکل کو خیالات کے بھنور سے نکال لیا۔ اس نے سر اٹھا کر ہیکٹر کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔ ''اپنے دوست پیٹرولی سے بات کررہے تھے؟''
''ٹھیک سمجھے ہو۔'' مائیکل نے کہا۔ ''ناتھن بیلی کے اچانک ریڈیو پر نمودار ہونے سے وہ بدحواسی میں مبتلا ہوگیا ہے۔'' پھر اس نے دفعتاً موضوع بدل دیا اور سوال کیا۔ ''کام کا کیا ہوا؟ کوئی اچھی خبر؟''
''اچھی کہو یا بری، بہرحال دلچسپ خبر ہے۔'' ہیکٹر نے بتایا۔ ''اول یہ کہ بچے کے چچا سے ملاقات نہیں ہوسکی، فون پر اور براہِ راست بھی کوشش کی گئی۔ لگتا ہے وہ ملنا نہیں چاہتا۔''
''کیا وہ ناتھن کی روپوشی میں مدد کررہا ہے؟''
''ممکن نہیں ہے۔ دونوں میں کوئی انسیت نہیں ہے۔'' ہیکٹر نے نوٹ بک نکالی۔ ''یہ مواد JDC کی فائلوں سے لیا ہے۔ دیرینہ سیڈ اسٹوری، ابتدائی دس سال ناتھن بیلی کی اس کے باپ نے پرورش کی۔ جب وہ نومولود تھا تو اس کی ماں کا انتقال ہوگیا۔ باپ وکیل تھا اور خاصا خوش حال تھا۔ وہ دو سال قبل کار کے حادثے میں ہلاک ہوگیا۔ ناتھن کی ذمے داری کون اٹھائے گا؟ اس کا تعین کرنے کا باپ کو موقع ہی نہیں ملا۔ اس طرح بچہ مارک بیلی کی تحویل میں آگیا۔ مارک کے ذہن میں ہوگا کہ وہ ٹرسٹ فنڈ کی مدد سے ناتھن کی ضروریات پوری کرے گا لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔ ممکن ہے کہ خود اس کی نظر بھی ناتھن کے باپ کے کئی ملین ڈالرز پر ہو۔ تاہم سب رقم رئیل اسٹیٹ میں انویسٹ تھی۔ ناتھن کا باپ وکالت اور سرمایہ کاری دونوں میں اچھی ساکھ رکھتا تھا۔ خوش حال ہونے کے باوجود اور ضرورت کے برخلاف اس نے دوسری شادی نہیں کی۔ اسے ناتھن بیلی سے پیار تھا۔ جس کی پرورش اور تربیت خود اس نے کی۔ پراپرٹی میں پھنسی رقم کئی گنا بڑھ کر مناسب وقت پر ناتھن کو ہی ملنی تھی۔'' ہیکٹر نے بات جاری رکھی۔ ''یہ کہنا بے معنی ہوگا کہ مارک بیلی اس صورتِ حال سے ناخوش تھا جبکہ اسے پیسے کی ضرورت بھی تھی۔ نتیجتاً اس نے ناتھن کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ مارک فرسٹریشن کا شکار تھا۔ مارک کے خلاف ناتھن کے دل میں نفرت بڑھنے لگی۔

ریڈیو پر اس نے جو کچھ کہا وہ سچ معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی متعدد باتوں کی تصدیق بھی کی جاسکتی ہے۔ مثلاً پوسٹ مارٹم کے بعد رکی ہیرس کے بارے میں یہ بات ثابت ہوجائے گی کہ اس نے شراب پی رکھی تھی...
''سوشل سروس والے اس دوران چھ مرتبہ مارک کے گھر آئے تھے۔ بالآخر ایک برس قبل ناتھن نے کار چرائی، جس کے بارے میں اس نے ''کیٹ'' (بلی) کے شو میں بتایا اور ہم اس کے الفاظ کی تصدیق کرلیں گے۔ وہ اپنے چچا کے چنگل سے نکلنا چاہتا تھا۔''
''کیسے کہتے ہو؟'' مائیکل نے پہلی بار مداخلت کی۔
''JDC میں ناتھن کی نوٹ بکس میں کہیں کہیں اس بات کے اشارے ہیں جن کو ریڈیو پروگرام سے بھی تقویت ملتی ہے۔ کار چوری کے بعد مارک نے کورٹ میں ناتھن پر مختلف الزام لگائے۔ تاہم کار چوری کے علاوہ کچھ بھی ثابت نہ ہوسکا۔ یہ ایک اچھی پیش رفت ہے۔''
''وہ کیا؟'' مائیکل تصور میں اصل کہانی کی کڑیاں جوڑ رہا تھا۔
''ہمیں وڈیو ٹیپ مل گئی ہے۔'' ہیکٹر نے انکشاف کیا۔ ''میں سمجھا تھا کہ کیمرا ٹوٹ گیا ہے یا توڑا گیا ہے۔ جو کچھ بھی حقیقت ہے، ہم مکمل نہیں تو کچھ نہ کچھ ٹیپ پر دیکھ سکتے ہیں۔''
مائیکل سنبھل گیا۔ ''بہت اچھا کام کیا ہے تم نے مختصر وقت میں۔'' اس نے ہیکٹر کی کاوش کو سراہا۔ ''چلو دیکھتے ہیں۔'' وہ دونوں کانفرنس روم میں آگئے۔ کانفرنس روم مائیکل کے آفس سے ملحق تھا۔
''وہاں متعدد کیمرے ہیں۔'' ہیکٹر نے کہا۔ ''یہ کیمرا ''کرائسز یونٹ'' کے باہر تھا۔ تاہم کارکردگی اچھی نہیں ہے۔''
مائیکل نے اسکرین کے بالائی دائیں کونے سے ایک ہیولا نکلتے دیکھا۔ جو ننگے پاؤں تھا۔ ٹیپ بلیک اینڈ وائٹ تھی۔ بیرونی رقبے میں روشنی کا معقول انتظام نہیں تھا۔ قد، حلیہ اور پیروں سے مائیکل نے باآسانی ناتھن کو پہچان لیا۔ ہیولے کی حرکات سے خوف عیاں تھا۔ وہ عجلت اور گھبراہٹ کا مظاہرہ کررہا تھا۔ اس کا لباس، ڈھیلا ڈھالا تھا جس پر دھبے بلیک اینڈ وائٹ فلم کی وجہ سے روشنائی کے نشانات معلوم ہورہے تھے۔ تاہم دونوں دوست جانتے تھے کہ یہ رکی کے خون کے نشانات ہیں۔
''یہاں رک جاؤ۔'' مائیکل نے ہیکٹر سے کہا۔ ''بیلی

نے ریڈیو پر کہا تھا کہ اس کے جوتے موزے اتروائے گئے تھے، کیا یہ معمول کی کارروائی تھی؟''

ہیکٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کہا نہیں جا سکتا، ممکن ہے ڈکی ہیرس خراب رویے کا مظاہرہ کر رہا ہو یا اُسے مزید خوف زدہ کر رہا ہو۔''

''ٹھیک ہے، آگے چلو۔''

ناتھن ہر قدم پر اطراف میں دیکھ رہا تھا۔ کیمرے پر نظر پڑنے پر وہ ہراساں نظر آیا اور پوری طرح گھوم گیا کہ کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا... پھر اس نے کیمرے کو دیکھا اور مائیکل کا دل بُری طرح دھڑکا۔ ناتھن کی آنکھوں کے تاثرات واضح تھے۔ یہ تاثر مائیکل نے پہلے بھی دیکھے تھے... کہاں... کس کی آنکھوں میں؟

''اسٹل۔'' وہ بلند آواز میں بولا... اور ناتھن کا چہرہ اسکرین پر جم گیا۔ ہیکٹر، مائیکل کے قریب ہو گیا۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' اس نے مائیکل کو دیکھا۔

''اس کے چہرے کو دیکھو، ہیکٹر دیکھو، اس کی آنکھیں برائن کی جیسی ہیں۔ بالکل برائن جیسی۔''

ہیکٹر نے بھی دیکھ لیا۔ ''میں معذرت خواہ ہوں دوست۔ میں اسے آف کر دیتا ہوں۔'' ہیکٹر نے کہا۔

''نہیں، ایسا نہ کرو۔'' مائیکل نے مضبوط لہجے میں کہا۔ میں سمجھا تھا کہ میں نے ماضی کو بھلا دیا ہے۔ چلنے دو، باقی ٹیپ بھی دیکھ لیتے ہیں۔''

ہیکٹر نے بہ غور مائیکل کو دیکھا اور ٹیپ دوبارہ چلا دی۔ کیمرے سے نظر ہٹا کر ناتھن نے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ درمیانی دروازوں کو کھولتا ہوا وہ بیرونی دروازے تک پہنچا... اسے بھی کھول کر تاریکی میں گم ہو گیا۔ ہیکٹر نے ریکارڈنگ بند کر دی۔

''کیا خیال ہے، باس؟''

مائیکل نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''کاش میں یہ سب نہ دیکھتا۔ میرا کام اب پہلے سے مشکل تر ہو گیا ہے۔ کیا یہ ٹیپ پریس کے پاس بھی ہے؟''

''دوست، پیٹرولی کے چمچے پہلے ہی اس ٹیپ پر ٹوٹ پڑے تھے اور اسے ایک بھیانک مرڈر مووی کی شکل میں نیوز اسٹیشنز پر چلوانے کی تیاری کر رہے ہیں۔''

''مجھے نہیں پتا، ہیکٹر تم کیا سوچ رہے ہو؟ لیکن میں نے جو کچھ دیکھا اس میں مجھے قاتل کہیں نظر نہیں آیا۔ سوائے ایک ہراساں، دہشت زدہ ہرن کے بچے کے۔'' مائیکل افسردہ تھا۔ اسے اس معصوم کو پکڑنا تھا جس نے پیٹرولی جیسے مفاد پرست کے پسینے نکلوا دیے تھے۔ وہ اپنے فرض سے روگردانی نہیں کر سکتا تھا۔ ''ہیکٹر! ٹیلی فون ریکارڈ چیک کرو... کتنی بار 800 پر کال آئی، کہاں سے آئی۔ کہیں نہ کہیں کمپیوٹر نے کال پکڑی ہوگی۔ ریکارڈ ملنا چاہیے۔ تمام گفتگو کمپیوٹر سے ٹیپ کر لو۔'' مائیکل نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

ہیکٹر کراہا۔ ''ہمیں کورٹ آرڈر کی ضرورت پڑے گی۔ کورٹ آرڈر کے بغیر ہم ایک ریڈیو اسٹیشن کی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتے۔''

''جانتا ہوں۔'' مائیکل نے کہا۔ ''ایسا کرو پہلے ریڈیو والوں کو رضاکارانہ طور پر راضی کرو، کوئی معقول حوالہ دو۔ جیسے ان کا یہ تعاون کمیونٹی کے لیے ایک بیش بہا خدمت ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ۔''

''او کے، باس۔''

''اور ہاں ایک آخری بات۔ مارک بیلی کے اپنے مالی معاملات کیسے ہیں؟''

''قلاش۔'' ہیکٹر نے ایک لفظ میں جواب دیا۔

مائیکل کو اسی جواب کی امید تھی۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

☆☆☆

پانچ سال ڈیزی نے سیکڑوں پروگرام کیے۔ سیکڑوں معروف اور غیر معروف لوگوں کے انٹرویو کیے۔ لیکن ناتھن کے ساتھ جو پروگرام ہوا، وہ اپنی نوعیت کا واحد پروگرام تھا۔ شیشے کی دوسری جانب زمورا کی کھوپڑی بھی گھومی ہوئی تھی۔ چند کالز مزید موصول ہوئی تھیں۔ کال لگنے پر پہلے زمورا کو نمٹنا پڑتا تھا۔ وہ نام، شہر وغیرہ کے بارے میں معلوم کر کے پوچھتا کہ کال کرنے والا کیا چاہتا ہے۔ نام وغیرہ کے ساتھ مقصد کا مختصر خلاصہ وہ کمپیوٹر ٹرمینل کے ذریعے ڈیزی تک پہنچاتا تھا۔ وہ تمام نام وغیرہ اسکرین پر دیکھ کر خود فیصلہ کرتی کہ پہلے کس سے بات کرنی ہے۔

زمورا کے شانے پر اچانک کسی نے ہاتھ رکھا، وہ چونک کر مڑا۔ ایک آفس جونیئر اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیلی فون کے پیغام کی گلابی پرچی تھی۔ اس مداخلت نے زمورا کو برہم کر دیا۔ اس نے ایک کان کا ائرپیس نکالا۔ ''یہ کیا ہے؟ نظر نہیں آ رہا کہ ہم شو کے درمیان ہیں۔''

''پپ... پولیس سر۔'' نوجوان بوکھلا گیا۔ ''وہ ہاٹ لائن پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے۔''

''ان سے کہو کہ میں پروگرام ختم کر کے بات کرتا ہوں۔''

''میں نے کوشش کی تھی، سر! ان کا کہنا ہے کہ انصاف کے معاملے میں رکاوٹ مت بنو۔''

''وہاٹ۔'' زمورا کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''میں دیکھتا ہوں۔'' اس نے سرخ رنگ کا فون ہک پر سے اُتارا۔

''این رک زمورا ان ہیئر، کیا مدد کرسکتا ہوں ؟''

☆☆☆

بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کا پٹرول مین ہیرالڈ تھامس جو ابھی تک اپنا نام نمایاں کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ شفٹ روٹین، ٹریفک ڈیوٹیز اور متفرق کام... وہ کوئی خاص پولیس والا کارنامہ سرانجام دینا چاہتا تھا۔ وہ کسی بڑے کیس میں نام روشن کرنے کا خواہش مند تھا۔

جب ہیکٹر اس کے پاس ناتھن بیلی کو ٹریک کرنے کا ہدف لے کر آیا تو اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ یہ اس کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ اگرچہ فون ریکارڈز کے ذریعے ناتھن تک پہنچنا ایک محنت طلب کام تھا۔ تاہم یہ ایک ہائی پروفائل کیس تھا۔ اس موقع کو کھونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس نے فوراً حامی بھرلی۔

تاہم اس نے غلطی کردی اور زمورا سے بول بیٹھا کہ اگر اس نے مرڈر کیس میں تعاون نہیں کیا تو اسے جیل بھی ہو سکتی ہے۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ بھی جانتا تھا کہ امریکی عوام حیرت انگیز طور پر اپنے بیشتر حقوق سے نابلد ہیں۔ تاہم اس کا یہ کارڈ پٹ گیا۔ زمورا ریڈیو اسٹیشن کا پروڈیوسر تھا اور مذکورہ شو کا تعلق بھی ڈیزی جیسی آفت کی پرکالہ سے تھا۔

☆☆☆

شیشے کی دوسری جانب ڈیزی ڈائٹ کوک کی چسکیاں لے رہی تھی۔ کمرشل چلانے کے لیے اس کے ہیڈفون میں زمورا کی آواز آئی۔ اس کو زمورا کے تاثرات عجیب لگے۔ کمرشل اسٹارٹ کر کے اس نے پھر زمورا کو دیکھا اور ایک فون اٹھایا۔ ''کیا بات ہے؟'' وہ کچھ سنتی رہی پھر بولی۔ ''شو کے دوران میں 'ہاٹ لائن' نہیں لیتی، تمہیں پتا ہے۔''

''کوئی پولیس والا ہے اور ہمارے فون ریکارڈ کے ذریعے ناتھن تک پہنچنا چاہتا ہے۔'' زمورا نے فوراً جواب دیا۔

ڈیزی نے اتنے عرصے میں جو ذاتی ذرائع قائم کیے تھے، سب تحلیل ہوجاتے، یہ ممکن نہیں تھا۔

''اس سے کہو کہ ہمارے ریکارڈ تک رسائی ممکن نہیں ہے اور غیر قانونی بھی ہے۔'' وہ رسائی دینا بھی چاہتی تو ناتھن کی وجہ سے نہ دیتی۔ لہٰذا اس نے دوٹوک فیصلہ سنا دیا۔

''وہ کہتا ہے کہ جرم کی اعانت کے الزام میں ہمیں قانون کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

ڈیزی کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔ ''اوہ، ریئلی؟ ہم اسے بھی آن ائیر جانے دیتے ہیں لگ پتا جائے گا۔ ویسے نام کیا ہے اس کا؟''

''آفیسر تھامس۔''

پندرہ سیکنڈ کا اشتہار ختم ہوگیا تھا۔ ڈیزی نے اپنا مائیکروفون آن کیا۔

''ویلکم بیک، امریکا... آپ کا پسندیدہ پروگرام۔ یہ ایک غیر معمولی شو بنتا جارہا ہے۔ آپ لوگوں نے ناتھن بیلی کے ساتھ میری جو گفتگو سنی، ایسا لگا جیسے بھونچال آگیا ہے۔ سامعین کی تعداد اور کالز بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ لائن پر اس وقت ہمارے ساتھ بریڈک کاؤنٹی کا پولیس آفیسر موجود ہے جو مجھے اور میرے اسٹاف کو جیل کی سیر کرانے کا ارادہ ظاہر کررہا ہے کیوں؟ ناتھن کے معاملے میں... آفیسر سے بات کرتے ہیں کہ اس کے ذہن میں کیا ہے؟'' اس نے ایک جلتے بجھتے بٹن کو دبایا۔ ''آفیسر تھامس! تم اس وقت آن ائیر ہو؟''

معقول وقفے تک کوئی آواز نہیں آئی۔ غالباً تھامس کو توقع نہیں تھی کہ تیز طرار ڈیزی اسے شو میں گھسیٹ لے گی اور بات چیت آن ائیر سنی جائے گی۔ بالآخر ایک آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔''

''آفیسر تھامس! میں سمجھ رہی ہوں کہ تم مجھے جیل میں دیکھنا چاہتے ہو' کس لیے؟ ویسے مجھے یہاں ریڈیو اسٹیشن میں دیکھا جاسکتا ہے۔ کیا خیال ہے؟'' ڈیزی نے جارحانہ آغاز کیا۔

دوسرے جانب سے ایک مائل بہ شکستہ آواز آئی۔ ''میں... میں، کیا میں ریڈیو پر ہوں؟''

''تم نے ایک ریڈیو اسٹیشن کال کی ہے آفیسر... تو ظاہر ہے اب تم کو ریڈیو پر سنا جارہا ہے۔'' ڈیزی ہولے سے مسکرائی۔ اس نے بہ آسانی محسوس کرلیا کہ آفیسر پچھلے قدم پر چلا گیا ہے۔

''میں معذرت خواہ ہوں۔ میرا خیال تھا کہ ہم

پرائیویٹ گفتگو کر لیتے۔''

جواباً ڈیزی کی آواز میں مخصوص کھلنڈرا پن شامل ہو گیا۔ ''میرے پروڈیوسر نے مجھے بتایا تھا کہ تم اس پروگرام کے ٹیلی فون ریکارڈ میں دلچسپی رکھتے ہوتا کہ ناتھن بیلی تک رسائی حاصل کر سکو۔ ٹھیک کہہ رہی ہوں؟''

''ہاں، آں... ایسا ہی خیال تھا میرا۔'' تھامس کی آواز میں ٹالنے کا تاثر تھا۔ کم از کم ڈیزی خوب لطف اندوز ہوئی۔

''کیا یہ ٹھیک ہے کہ تم نے پروڈیوسر کو انکار کی صورت میں فردِ جرم عائد کرنے کی دھمکی دی تھی؟'' ڈیزی کی بے باک پیش قدمی جاری تھی۔

''میں سمجھتا ہوں کہ میرا مطلب کچھ اور...'' تھامس کا لہجہ واضح طور پر ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔

ڈیزی نے اس کی بات کاٹی۔ ''میں سمجھ رہی ہو... کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ آئین اور قانون ہمیں جو تحفظ اس معاملے میں دیتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟'' ڈیزی ڈھیل دینے پر آمادہ نہیں تھی۔ دوسری جانب خاموشی تھی۔

''آفیسر تھامس میں سیدھی صاف بات پسند کرتی ہوں کہ تم نے مجھے جو دھمکی دی ہے وہ تمہارے لیے مسئلہ بن سکتی ہے یا تم بلف کھیل رہے ہو یا ہمیں ڈرا رہے ہو؟''

عوام میں وہ ایسے ہی ''جنگلی بلی'' کی شہرت نہیں رکھتی تھی۔ تھامس کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ ''بلی'' نے نہ صرف اس کو بلکہ پورے ڈپارٹمنٹ کی ساکھ کو آناً فاناً خطرے میں ڈال دیا تھا۔ وہ بھی لاکھوں افراد کے سامنے، چند منٹ قبل وہ پُراعتماد تھا اور سہانے خواب دیکھ رہا تھا اور اب اسے اپنا کیریئر ڈولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا... اس نے فون پٹخ دیا۔

ڈیزی نے کلک کی آواز سنی اور زمورا کی جانب فاتحانہ انداز میں دیکھ کر مسکرائی۔ پھر مائیک کے قریب منہ کر کے ہلکا سے قہقہہ لگایا۔ ''رابطہ منقطع کرنا کوئی جواب نہیں ہے، کیا خیال ہے سامعین کا؟ ...ہمیں ایک اشارہ مل گیا ہے آپ اسے پیغام بھی کہہ سکتے ہیں۔''

☆☆☆

''لائل پوائنٹر'' کی شہرت ''ہٹ مین'' کی تھی۔ اسے یہ پسند بھی تھا۔ اس کا قد پانچ فٹ گیارہ انچ تھا۔ خاصا بھاری بھرکم بھی تھا... وہ کسی فلمی ولن کی طرح خوفناک نہیں تھا لیکن جیسا بھی تھا، اس کی شخصیت میں کوئی دہشت ناک بات تھی۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک بظاہر اسمارٹ اور حسِ مزاح رکھنے والا شخص تھا۔ اس کے کاروبار میں کم از کم حسِ مزاح کی خوبی تو مفقود ہی تھی۔ اس نے ایک جدوجہد کے بعد اپنی ساکھ بنائی تھی جس میں حیوانی درندگی کا خاص دخل تھا اور اس کے جاننے والے بلکہ اجنبی بھی اس کی اسمارٹ شخصیت کے باوجود اس سے ڈر کر بات کرتے تھے۔

پوائنٹر، مسٹر سلیٹر کے لیے کام کرتا تھا۔ سلیٹر کے لیے پوائنٹر سے بڑھ کر کوئی وفادار نہیں تھا۔ سلیٹر کے احکامات پر جس خوبی اور صفائی سے پوائنٹر عمل کرتا تھا، اس جیسا کوئی دوسرا نہیں تھا۔ سلیٹر کا ہر حکم ایک ٹیسٹ کی طرح تھا جس میں غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔

پوائنٹر اپنے باس سے اکثر سنتا تھا کہ ''ہر آدمی کو دوسرا موقع ملنا چاہیے، لیکن تیسرا نہیں۔''

آج پہلی بار پوائنٹر دوسرا موقع حاصل کرنے جا رہا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ پوائنٹر کی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو سلیٹر خود ہی اپنے ''دوسرے چانس'' کے قول کو غلط ثابت کر دیتا۔

تین گھنٹے قبل پوائنٹر نے سلیٹر کو بھرپور عالمِ طیش میں دیکھا تھا۔ پوائنٹر کو دوسرا موقع اس کی وفاداری (جو کسی پالتو کتے کی طرح تھی) اور برسوں کی بے داغ کارکردگی کی وجہ سے مل گیا تھا۔

سلیٹر سے ملاقات کے بعد پوائنٹر عجلت میں وہاں سے رخصت ہوا۔ اس کے اندر غصہ پل رہا تھا۔ اس نے ماضی میں بڑے مشکل ہدف صفائی سے اڑائے تھے اور اب ایک بچے نے اسے سلیٹر کے سامنے ذلیل کر دیا تھا بلکہ پوائنٹر کی زندگی کو بھی خطرے میں ڈال دیا تھا۔

مارک بیلی اور اس کے بھتیجے کا معاملہ قابو سے باہر ہو گیا تھا اور پوائنٹر کے سر پر خون سوار تھا۔ اس نے مارک کے منصوبے کو زیادہ غور سے نہیں سنا تھا۔ نہ اس کی ضرورت تھی کیونکہ تمام عناصر اپنی جگہ فٹ تھے۔ اندرون خانہ ایک گارڈ، ایک بچہ اور چھوٹا سا کمرا آخر یہ سب کیونکر ہو گیا؟

پندرہ منٹ میں اسے سب معلوم ہو جانا تھا۔

☆☆☆

تیس منٹ قبل مارک بیلی نے اپنی کھٹارا گاڑی ''ہل بیلی ٹیورن'' میں فاصلے پر پارک کی، پارکنگ ایریا تقریباً سنسنان ہی تھا۔ وہ انتظار کرتا رہا اور احتیاط سے اطراف کا جائزہ لیتا رہا۔

''پُرسکون رہو، مارک۔'' اس نے خود سے کہا۔ ''وہ تم کو قتل نہیں کر سکتے۔ کم از کم اس وقت نہیں... تمہارے بغیر ان کے ہاتھ کچھ نہیں آ سکتا۔''

جب صبح پوائنٹر کی کال آئی تھی۔ جب سے وہ درجنوں بار خود کو اس بات کا یقین دلا چکا تھا۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنا معمولی اور سیدھا سادہ منصوبہ ایسا بدنما موڑ کاٹے گا۔ اسے کئی بار خیال آیا کہ ورجینیا سے نکل جائے بلکہ ملک سے نکل جائے۔ تاہم وہ جانتا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ حل ایک ہی تھا کہ رقم سلیٹر کو مل جائے اور یہ ڈیل ختم ہو جائے۔

ہل بیلی ٹیورن ایک ایسا علاقہ تھا جو ورجینیا کے نواح میں واقع تھا۔ جہاں خفیہ منصوبے اور ترکیبیں تراشی جاتی تھیں۔

خاصا انتظار کر کے مارک گاڑی سے اُترا اور بار کی طرف چل پڑا۔ وہ بار کے دروازے پر رک گیا۔ اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ بھاگ چلو لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔ ایک جھوٹ تھا۔ دیر تو اسی وقت ہو گئی تھی جب اس نے پہلی بار پوائنٹر سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور بار میں داخل ہو گیا۔ بغیر کھڑکی کے اندرونی ماحول نے وقتی طور پر اسے اندھا کر دیا۔ مارک کچھ دیر تک دروازے میں کھڑا رہا۔

''کون ہو تم؟'' ایک آواز آئی۔

''مارک بیلی! مجھے پوائنٹر سے ملنا ہے۔''

آگے کوئی سوال جواب نہیں ہوا۔ مارک نے کونے کی ایک میز سنبھال لی اور بیئر کا آرڈر دیا۔

ٹیورن میں سگریٹ، پسینے اور مختلف شرابوں کی ملی جلی بُو موجود تھی۔ مارک کی آنکھیں کافی حد تک ماحول کی عادی ہو گئیں تو اس نے بار کو کھنگالا۔ اس کو اور بارٹینڈر کو ملا کر تین آدمی اور تھے۔

مارک کو محض انتظار کرنا تھا۔ وہ اپنے خیالات میں ڈوبا ہوا تھا۔ پتا ہی نہیں چلا پوائنٹر کب اور کہاں سے آ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ کوئی تمہید باندھے بغیر اس نے کہا۔

''تم نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی۔'' اس کی آواز میں غصے کی آمیزش بھی تھی۔ ''تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم سنبھال لو گے لیکن معاملہ بگاڑ کر رکھ دیا۔''

مارک کی پیشانی پر آبی موتی ابھر آئے۔ وہ پوری تیاری سے آیا تھا۔ وضاحتیں اور وجوہات، یک دم وہ سب بھول گیا۔

''مارک! میری طرف دیکھو۔'' پوائنٹر نے نرمی سے کہا۔ ''صبح ہیری سلیٹر سے بات ہوئی تھی۔ وہ شدید برافروختہ ہے اور تم جانتے ہو کہ جب وہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟''

مارک لرز اٹھا۔ ''نہیں، نہیں... میں نہیں جانتا... مم... مم... میرا خیال ہے...''

پوائنٹر آگے کی جانب جھکا، اس کے منہ میں چیونگم تھی۔ ''مارک! وہ تم سے نہیں مجھ سے ناراض ہے، سخت غصے میں ہے کہ میں اتنا احمق تھا کہ تمہارے ''فول پروف'' منصوبے پر یقین کر لیا کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں لڑکا گارڈ کے ہاتھوں بہ آسانی مارا جائے گا۔''

''دیکھو پوائنٹر، مجھے وضاحت کرنے دو۔''

پوائنٹر نے اسے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ ''اس نالائق گارڈ کی ناکامی کے بعد تم نے خود کو شراب میں ڈبو دیا؟''

مارک نے سر ہلایا اور گہری سانس لی۔ ''تم سمجھ رہے ہو کہ تم نے کوئی غلطی نہیں کی؟''

''نہیں۔'' مارک نے کہا۔ وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا تاہم لاحاصل تھا۔ وہ اب تک زندہ تھا تو اس کی واحد وجہ پھنسے ہوئے لاکھوں ڈالر تھے۔

''دیکھو مارک! اگرچہ مجھے یہ اچھا نہیں لگے گا لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ اگر میں مسٹر سلیٹر کو بتاتا ہوں کہ بھاری رقم حاصل کیے بغیر مارک کو مارنے کا کیا فائدہ؟ ہمیں اسے ایک موقع اور دینا چاہیے تو پتا ہے کیا جواب ملے گا؟''

پوائنٹر نے مارک کی گردن پکڑ لی اور اس کا چہرہ اپنے قریب کر لیا۔ دونوں کے چہروں میں چند انچ کا فاصلہ تھا۔ ''سلیٹر... جواب... دے گا۔'' پوائنٹر نے الفاظ چبائے۔ ''میری عزت اور ساکھ پیسے سے زیادہ اہم ہے۔ وہ مجھے تمہارے قتل کے احکامات جاری کر دے گا۔'' پوائنٹر کی قاتل آنکھیں مارک کی آنکھوں کو چھید رہی تھیں۔ وہ مارک کی گردن چھوڑ کر کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔ ''لیکن میں اسے قائل کروں گا کہ اگر تمہارا بھتیجا ہلاک ہو جاتا ہے اور رقم ہمیں مل جاتی ہے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے بصورتِ دیگر تم خود کو مردہ خیال کرو۔''

مارک کو اُمید کی کمزور سی کرن نظر آئی۔ ''مجھے ایک موقع درکار ہے۔''

درمیان میں سکوت کا وقفہ آیا اور مارک کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

''ایک اور بات۔'' پوائنٹر دوبارہ گویا ہوا۔ ''بلکہ دو باتیں... پہلی بات تمہارا حصہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ دو ملین مسٹر سلیٹر کے ہیں۔ 2 ملین اور شامل کر لو جو میرے تمہارے اوپر واجب الادا ہیں... پھر تمہارے لیے کیا بچے گا؟'' وہ

بولا۔ ''کل 4.5 ملین بنتے ہیں۔''

مارک نے اعتراض کرنا چاہا تاہم اس کا حلق خشک ہو گیا۔ ''میں 1/2 ملین سے کام چلالوں گا۔''

پوائنٹر ہنس پڑا۔ ''اب دوسری بات کی طرف آتے ہیں۔ اس نے پھرتی سے ہولسٹر سے پسٹل برآمد کیا۔ پسٹل کی نال مارک کی دائیں آنکھ سے ایک انچ نیچے ٹکی تھی۔ پوائنٹر کرسی کھسکا کر کھڑا ہو گیا۔

''دایاں ہاتھ استعمال کرتے ہو؟ یا کھبے ہو؟''

''بایاں ہاتھ۔'' مارک نے لرزتے ہوئے جواب دیا۔ پوائنٹر نے قلم اور ایک کاغذ کا ٹکڑا اس کے حوالے کیا۔

''اپنے دستخط دکھاؤ ذرا۔''

''میں معذرت خواہ ہوں، پوائنٹر۔'' مارک نے التجا کی۔ ''میری غلطی ہے۔ مم... م... میں دایاں ہاتھ استعمال کرتا ہوں۔''

''دایاں ہاتھ میز پر رکھ دو۔'' پوائنٹر نے حکم دیا۔ اس کی آنکھوں کا رنگ بدل گیا۔ نیم تاریکی میں مارک نے قاتل آنکھوں کی شیطانی چمک دیکھ لی تھی۔

تاہم اس کے پاس حکم کی تعمیل کے سوا کوئی دوسرا چارۂ کار نہیں تھا۔ میز پر رکھا اس کا دایاں ہاتھ بُری طرح لرز رہا تھا۔ اس کے اعصاب ٹوٹ گئے۔ وہ باقاعدہ سسک رہا تھا اور آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔

پوائنٹر نے اس کی پہلی انگلی مٹھی میں جکڑ لی۔ دائیں ہاتھ کی انگلی توڑنے میں پوائنٹر نے پانچ سیکنڈ لیے۔

مارک کا پورا جسم بل کھا رہا تھا۔ اذیت کی لہر دوڑتی ہوئی شانے تک گئی۔ پوائنٹر نے مخصوص تکنیک کے ذریعے دوسری انگلی بھی توڑ دی۔

اصولاً پوائنٹر نے مارک کو ختم کرنا تھا لیکن اس نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب اس نے ٹوٹی ہوئی انگلیوں کو جھنجھوڑا تو مارک کی چیخیں نکل گئیں اور وہ کرسی سے پھسل کر گندے فرش پر جا پڑا۔ اس کے ہاتھ پر ورم چڑھنے لگا تھا۔

پوائنٹر نے میگنم واپس جیکٹ کے نیچے ہولسٹر میں رکھ لیا۔

''مسٹر مارک بیلی! تمہارے ساتھ کاروبار میں مزہ آیا، ضرورت پڑتے ہی تمہیں کال کریں گے۔'' وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی ہوا ہو گیا۔

☆☆☆

ناتھن بیلی، اجنبی مکان میں مزے کر رہا تھا۔ اس وقت وہ اسٹار ٹریک کو دوبارہ چلا کر دیکھ رہا تھا۔ بریک میں اسے اپنا چہرہ پھر نظر آیا۔ ناتھن کو لگا کہ وہ شہرت کے ساتھ ساتھ کسی ایڈونچر سے گزر رہا ہے۔

اس نے ٹی وی بند کر دیا۔ وہ غیر معینہ مدت تک یہاں نہیں رک سکتا تھا۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟ وہ اتنا جانتا تھا کہ اس کی پہلی ترجیح JDC سے زیادہ سے زیادہ دور چلے جانا ہے۔

اس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے؟ وہ سوچ رہا تھا کہ کچی پکی ڈرائیونگ تو وہ کر سکتا ہے۔ یہ بھی اس کی خوش قسمتی تھی کہ اسے ایک بہترین پناہ گاہ بغیر کسی تگ و دو کے مل گئی تھی۔ حتیٰ کہ گیراج مین ایک سرخ رنگ کی بی ایم ڈبلیو کنورٹیبل بھی موجود تھی۔

اس نے گیراج میں پہنچ کر کار کا جائزہ لیا۔ اس کے پیر بمشکل پیڈل تک پہنچ رہے تھے۔ تاہم کھینچ کھانچ کر کام چل سکتا تھا۔

☆☆☆

اس روز کے شو پر ڈیزی کارپینٹر کو اَن گنت فون کالز اور فیکسز مل رہے تھے۔ لوگ بے قرار تھے، مزید کچھ جاننے کے لیے۔ مارننگ ٹاک شوز کے تین نیٹ ورکس ڈیزی کے انٹرویو کے خواہش مند تھے۔ تاہم صرف ''گڈ مارننگ امریکا'' سے دعوت لیموزین کے ہمراہ آئی تھی۔ یہ دعوت واشنگٹن کے اسٹوڈیو کی تھی۔ ڈیزی کو وہاں جانا تھا۔

زمورا ابھی خوابوں کی دنیا میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نے اسے ہڑبڑا دیا۔ دوسری گھنٹی پر اسے احساس ہوا کہ یہ ڈیزی کی نجی لائن تھی اور لگ رہا تھا کہ وہ وصول نہیں کرے گی۔ چنانچہ تیسری گھنٹی پر اس نے ریسیور کان سے لگا لیا۔ اور دوسری جانب آواز سنتے ہی پوری طرح بیدار ہو گیا۔ وہ آواز ڈارف مین کی سیکریٹری کی تھی۔

''مسٹر ڈارف، ڈیزی کارپینٹر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔''

''ایک منٹ، پلیز۔'' زمورا نے جواب دیا۔ رونالڈ ڈارف مین، اومیگا براڈ کاسٹنگ کا پریذیڈنٹ تھا۔ اومیگا کا صدر دفتر نیویارک میں تھا۔

تین منٹ بعد ڈیزی ڈارف کی سیکریٹری سے ہمکلام تھی۔

''برائے مہربانی، مسٹر ڈارف کا انتظار کیجیے۔'' سیکریٹری نے کہا۔

زمورا ابھی چھوٹے سے آفس میں موجود تھا۔ بے قرار اور بے چین۔

"ہیلو ڈیزی! دس از رانلڈ ڈارف مین۔" اس کی آواز دوستانہ تھی۔ "کیسی ہو؟"

"ٹھیک ٹھاک، استفسار کا شکریہ۔" اس نے جواب دیا۔ "شو بہت اچھا جا رہا ہے۔"

"میں اتفاق کرتا ہوں۔" ڈارف مین نے کہا۔ "درحقیقت مجھے آج سننے کا موقع ملا۔ میری مصروفیات حارج ہوتی ہیں تم خیال مت کرنا۔"

"ہاں، میں سمجھ سکتی ہوں۔" ڈیزی نے ہلکا سا تناؤ محسوس کیا۔

"اس لڑکے ناتھن کے بارے میں، میں تمہاری رائے جاننا چاہتا ہوں۔"

"اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں لڑکے کی بات پر یقین رکھتی ہوں تو مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ واقعی بات ایسے ہی ہے۔"

"یعنی تم اس کی باتوں کو سچ تسلیم کرتی ہو؟"

"یقیناً۔"

"کوئی خاص وجہ، جبکہ خاصے لوگوں کی رائے مختلف ہے۔"

"جناب! ادب سے کہوں گی کہ ایسی رائے رکھنے والوں نے ہم کو فون نہیں کیا۔"

"مجھ پر بھروسا رکھو۔ ایسے لوگ ہیں اور ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کی وردیوں پر بیج لگے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تم وہ وجہ بتاؤ گی کہ جو تمہیں لڑکے کے بیانات کو سچ تسلیم کرنے پر مجبور کر رہی ہے؟"

ایک ایسے شخص کے سامنے جو 700 ملین ڈالر کی کارپوریشن کا مالک ہے، [illegible] "چھٹی حس" یا "ذاتی احساسات" کا حوالہ دے سکتی ہے۔ مناسب الفاظ کی تلاش میں ڈیزی نے وقفہ لیا۔

"ٹیک یور ٹائم۔" رونالڈ ڈارف مین نے کہا۔ یعنی وہ گفتگو جاری رکھنا چاہتا تھا۔

بہرحال کسی نہ کسی طرح ڈیزی نے اسے کسی حد تک مطمئن کر دیا۔ اس نے دو باتوں پر زور رکھا۔ اول اپنا تجربہ۔ (وائس ریڈنگ)، دوم تجربے کے حق میں ماضی کی چند تسلیم شدہ مثالیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر ٹیڈ بیکر نے اپنے نئے مریض کے ایکسرے کلپ میں لگائے۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ اس نے نرس کو کہا یہ کیس سب سے آخر میں لگا دو۔

عام طور پر ایمرجنسی روم میں ٹوٹی ہوئی انگلیوں کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اس مریض کا معاملہ بالکل علیحدہ نوعیت کا تھا۔ ڈاکٹر نے اسکرین پر ایکسرے شیٹ کے مطالعے سے جو نتیجہ اخذ کیا، وہ عام حادثات سے مختلف تھا۔ انگلی عام انداز میں نہیں ٹوٹی تھی۔ ڈاکٹر کو یقین تھا کہ مریض شدید اذیت کا شکار ہوا ہے۔ شاید اس کا کسی سے جھگڑا ہوا تھا۔

ڈاکٹر ٹیڈ نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل اور نرم رکھا جب وہ پہلی بار بیڈ نمبر 4 پر پہنچا۔

"کیا حال ہیں مسٹر بیلی؟ میں ڈاکٹر بیکر ہوں، میں نے تمہارا چارٹ دیکھا ہے۔ تمہارے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے اور ہاتھ زخمی ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "کیا [illegible]"

مارک نے چند سیکنڈ تک ڈاکٹر کے چہرے کا جائزہ لیا پھر بائیں ہاتھ کے سہارے سے دایاں ہاتھ دھیرے سے آگے بڑھایا۔

"بہت تکلیف ہے، ڈاکٹر۔"

"یقیناً، ہوگی۔" ڈاکٹر نے اتفاق کیا۔ "میں نے ایکسرے دیکھا تھا، کیا حادثہ پیش آیا تھا؟"

"میں گاڑی کے بریک ٹھیک کر رہا تھا۔ اچانک جیک، سلپ کر گیا۔" مارک نے کہا۔ "میں عجلت میں تھا۔"

ڈاکٹر مسکرایا۔ وہی پرانی کہانی، وہ سمجھ گیا کہ مریض جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کے تجربے اور ایکسرے کے مطابق یہ انگلیاں قصداً توڑی گئی تھیں کس نے توڑی تھیں؟ کیوں توڑی تھیں؟ بہرحال جو بھی تھا، وہ اپنے کام میں ماہر تھا۔

"تو تمہارا ہاتھ وھیل کے نیچے آ گیا تھا؟" ڈاکٹر نے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پلٹ کر دیکھا۔

"جی ہاں۔" مارک نے کہا۔ اس کے جسم میں تناؤ آ گیا اور وہ تکلیف کے ڈر سے ہاتھ واپس لینا چاہ رہا تھا۔

ڈاکٹر ٹیڈ نے مریض کی بے کلی محسوس کر لی اور نرمی سے مسکرایا۔ "گھبرائیے نہیں۔ آپ کو تکلیف نہیں ہوگی۔"

مارک نے اطمینان کی سانس لی مگر ڈاکٹر کے اگلے سوال نے اسے چونکا دیا۔

"کسی نے تمہیں زخمی کرنے کی کوشش تو نہیں کی؟"

مارک نے ہنسنے کی اداکاری کی۔ "کوئی اور نہیں، وہ میں خود تھا۔"

"تمہارا پورا ہاتھ بچ گیا۔ صرف دو انگلیاں..."

ڈاکٹر نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔
مارک کو احساس ہوا کہ اس کی کہانی میں جھول ہے۔
''میں کیا کہہ سکتا ہوں... شاید یہ خوش قسمتی تھی۔''
ڈاکٹر نے بغور مریض کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کی... ''میری پیشہ ورانہ رائے ہے کہ کسی نے تمہاری انگلیاں قصداً توڑی ہیں۔''
''کیا تم سمجھ رہے ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں؟''
ڈاکٹر ٹیڈ چند ثانیے تک بغور اسے دیکھتا رہا۔ ''یقیناً تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو گے۔'' ٹیڈ نے سوچا کہ یہ تمہارا ہاتھ ہے تمہاری زندگی ہے۔ ''میں نے اپنا کام کرلیا ہے اب آرتھوپیڈک کا کام ہے۔ تم آرام کرو، میں وقت پر رابطہ کروں گا۔'' ڈاکٹر ٹیڈ وہاں سے ہٹ گیا۔

☆☆☆

دس بج رہے تھے۔ تاریکی نے چادر کھول دی تھی۔ ناتھن نے اپنے اجنبی میزبانوں کے نام ایک خط چھوڑا اور کچن سے گیراج میں آ گیا۔ نئی مسافت اور نئی منزل کی تلاش میں اس نے پچھلے دروازے بند کر دیے تھے۔ بظاہر قسمت اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ اسے مکان میں ایک نقشہ بھی ملا تھا۔ تاہم سڑک پر آنے کے بعد اسے پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور اسے کدھر کا رخ کرنا چاہیے۔
سوچنے کے بعد بالآخر اس نے دائیں سمت کا رخ کیا۔ دس منٹ بعد اسے غلطی کا احساس ہوا۔ وہ کینن بال پارک وے میں تھا۔ جہاں سے مارک بیلی کا گھر زیادہ دور نہیں تھا۔ البتہ اگر وہ یہاں سے روٹ 66 سیدھا پکڑتا تو روٹ 81 تک پہنچ جاتا۔ وہاں سے شمال کی سمت کینیڈا کی سرحد تھی۔
گاڑی اس کے قابو میں تھی۔ ناتھن کی کوشش تھی کہ گاڑی کی چال رواں رہے۔ تقریباً 15 منٹ بعد اس نے محسوس کیا کہ ٹریفک دھیما ہوتا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ گاڑیاں رک گئیں۔ فاصلے پر شب کی سیاہی ہنگامی روشنی جگمگا رہی تھی۔ ناتھن کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ شاید کوئی ایکسیڈنٹ ہو۔
ٹریفک رینگتا رہا پھر ناتھن کی خوش فہمی دور ہو گئی۔ ایکسیڈنٹ نہیں، وہ ''روڈ بلاک'' تھا۔ ابھی تک کسی نے اس کی جانب دھیان نہیں دیا تھا۔ وہ ناکے پر آن پہنچا تھا۔ پولیس والے فلیش لائٹس کے ذریعے چھان بین کر رہے تھے۔
''خود کو قابو میں رکھو۔'' اس نے خود کو تسلی دی۔ دن رات وہ جو منصوبہ بندی کرتا رہا تھا، سامنے کا منظر اس کے قطعی برعکس تھا۔ خاصا ڈراؤنا۔
ناتھن جس جانب تھا وہاں 23 گاڑیاں اور دو موٹر سائیکل، اس کے اور ناکے کے درمیان حائل تھیں۔
ناتھن کی ہتھیلیوں سے پسینا پھوٹ پڑا اور ٹانگیں لرزنے لگیں۔ وہ خاموشی سے دل ہی دل میں خدا کے سامنے گڑگڑانے لگا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے فرار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔
کار چیکنگ کا کوئی اصول نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ اندازے سے کسی بھی گاڑی کو روک لیتے تھے۔
اب آٹھ گاڑیاں درمیان میں حائل تھیں۔ پولیس نے تین گاڑیوں کو جانے دیا اور چوتھی کو روک لیا... پھر دو گاڑیاں رہ جاتیں جبکہ تیسری میں وہ خود تھا۔ بدحواسی نے ناتھن کو تقریباً جکڑ لیا تھا۔ عالم دہشت میں ناتھن نے اگلی گاڑی کو رکتے دیکھا پھر اس کا نمبر تھا۔ اس نے سوچنے کی کوشش کی۔ پولیس والے ظاہر ہے پیدل تھے۔ ناتھن نے فیصلہ کیا کہ نظر ملتے ہی وہ کار بھگا لے جائے گا۔ اس کے علاوہ اس کی سمجھ میں کوئی اور ترکیب نہیں آئی۔
آفیسر اگلی کار میں خصوصی دلچسپی لے رہا تھا۔ اس کی فلیش لائٹ گاڑی کے اندرونی حصے میں چکرا رہی تھی۔ پھر پورے تیس سیکنڈ تک وہ ڈرائیور سے بات کرتا رہا۔ الفاظ ناتھن کی سماعت تک نہیں پہنچ رہے تھے تاہم اس نے دیکھ لیا کہ معاً گفتگو گرما گرمی میں تبدیل ہو رہی ہے۔
آفیسر نے ڈرائیونگ سائڈ کا دروازہ کھول دیا اور ڈرائیور کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔ ڈرائیور نے شرافت سے باہر آ کر دونوں ہاتھ کار کی چھت پر رکھ دیے۔
آفیسر نے ایک ہاتھ میں ہتھکڑیاں سنبھالیں اور دوسرے ہاتھ سے ناتھن کی کار کو گھوم کر آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اس موقع پر سیکنڈ کے دسویں حصے میں دونوں کی نگاہ ٹکرائی۔ یہ نگاہ کے تصادم کا انتہائی قلیل وقفہ تھا۔
اگر آفیسر کی آنکھوں میں کوئی تاثر ابھرا بھی تھا تو وہ فوراً ہی غائب ہو گیا۔ کیونکہ اس کے قیدی نے احتجاج کرنا شروع کر دیا تھا، وہ اس کے ساتھ الجھ پڑا۔
ناتھن نکلتا چلا گیا۔ حلق میں دھڑکتا ہوا دل اور پلٹ اپنی جگہ پر جا رہا تھا۔ کئی میل آگے جانے کے بعد اسے یقین آیا کہ وہ ناکے سے بچ نکلا ہے۔ فخر مندی کے احساسات اس کے تصور میں جگہ بنا رہے تھے۔ اس نے ایک بار پھر نامساعد صورتِ حال کو شکست دی تھی۔

ہر گزرتا ہوا میل اسے آزادی سے قریب تر کر رہا تھا۔ اس کا مستقبل اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا۔ وہ نئے سرے سے آغاز کرے گا جہاں ماضی کی کوئی جھلک نہیں ہو گی۔ انکل مارک، رکی، پولیس، جج، کوئی اس کی زندگی میں دخل دینے والا نہیں ہوگا۔

کھڑکیاں بند تھیں۔ اے سی فُل پر تھا۔ ریڈیو سے موسیقی خارج ہو رہی تھی۔ آزادی کا یقین اور احساسِ فتح اس کے حواس پر چھا رہا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر نعرہ لگایا۔ ''یس۔''

☆☆☆

مونیکا مائیکل نے کروٹ لی، معاً اسے احساس ہوا کہ اس کا شوہر بستر پر نہیں ہے۔ وہ فوراً ہی بیدار ہوگئی۔ ڈیجیٹل گھڑی میں ساڑھے تین کے ہندسے جھلملا رہے تھے۔ وہ کہنی کے بل اٹھ گئی۔ اس کی سماعت کچھ سننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گھر میں مکمل سناٹا تھا۔ وہ مائیکل کے بارے میں فکر مند تھی۔

آج وہ دوسری مرتبہ اچانک غائب ہوا تھا۔ کوئی چیز اسے اندر سے کھا رہی تھی اور اس نے اپنی پریشانی کو ابھی تک بیوی سے شیئر نہیں کیا تھا۔ مونیکا نے غصہ اور غم دونوں محسوس کیا۔ ان کا بیٹا برائن نو ماہ قبل ایک حادثے میں اس جہانِ فانی سے چلا گیا تھا۔ مونیکا اور اس کی بیٹی غم و اندوہ کی اذیت جھیلنے کے لیے تنہا رہ گئے۔

مائیکل نے اب تک ایک آنسو نہیں بہایا تھا۔ وہ ہر قسم کی مشکل سے تنہا نمٹ رہا تھا۔ مونیکا کی خواہش تھی کہ وہ آپس میں شیئر کریں ایک دوسرے کا غم بانٹیں، تاہم اب دیر ہوگئی تھی۔ مائیکل بظاہر معمول کی دنیا میں لوٹ آیا تھا۔

وہ گاؤن لپیٹ کر بستر سے اتر آئی۔ عام طور پر شب بیداری کی صورت میں مائیکل ٹی وی کے ہمراہ ہوتا تھا۔ تاہم وہ نہیں تھا۔ ٹی وی بند پڑا تھا۔ مونیکا فکر مند ہوگئی۔ اس نے خاموش گھر میں دھیرے سے پکارا۔ ''مائیکل؟'' کوئی جواب نہیں ملا۔

پھر اس نے سامنے پورچ میں حرکت محسوس کی اور دروازہ کھلتے دیکھا۔ ''کیا بات ہے، ہنی؟'' مونیکا اس کے قریب ہوگئی۔ مائیکل ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔ ہاتھ میں اسکاچ کا گلاس تھا۔ وہ ایک طرف بیٹھ گیا۔

''کچھ نہیں۔'' وہ بولا۔ ''تم پریشان مت ہو۔ مجھے کچھ مسئلے نمٹانے ہیں، تمہیں آرام کرنا چاہیے۔''

''مجھے بتاؤ، آخر تمہارے اندر کیا چیز پک رہی ہے؟'' مونیکا نے انگلیوں سے اس کی کنپٹی سہلائی۔ ''تم نے وعدہ کیا تھا کہ پھر کبھی تم مجھے بے خبر نہیں رکھو گے۔''

مائیکل نے ایک گہری سانس لی۔ پھر رک رک کر بولا۔ ''مجھے... کچھ پریشانی ہے... وہ... ناتھن بیلی کے سلسلے میں۔'' اس نے بیوی کو JDC کی ویڈیو کے بارے میں بتایا کہ ناتھن کی آنکھیں، برائن کی ہیں... بلکہ وہ برائن ہی ہے۔

مونیکا کے دل میں غم کی لہر اٹھی۔ ''تمہارا مطلب ہے وہ برائن جیسا ہے؟''

''ہاں۔'' مائیکل نے گہری سانس لی۔ ''اور مجھے اسے پکڑنا ہے۔ جبکہ اصل معاملہ واضح طور پر کچھ اور ہی ہے۔''

''یہ بات ہے۔ اوہ ہنی، میں معذرت خواہ ہوں۔ میں کیا کیا سوچتی رہی۔'' مونیکا نے اطمینان محسوس کیا۔ اس کی الجھن دور ہوگئی تھی۔ ''کبھی کبھی تمام بچے ایک طرح دکھائی دیتے ہیں۔'' مونیکا نے مسکرانے کی کوشش کی۔

''شاید۔'' مائیکل نے کہا۔ ''لیکن یہ زیادتی ہے کہ ناتھن کو بچوں کی جیل نما جگہ پر پھینک دیا جائے۔ تمہیں پورے حالات کا علم نہیں ہے۔ دو سال میں ناتھن نے ہر شے کھو دی ہے۔ اتنی کم عمری میں۔ غالباً ایک سال میں، میں نے بھی بہت کچھ کھو دیا ہے۔'' مائیکل نے پہلی بار برائن کی جدائی کا اشارہ دیا اور مونیکا کی آنکھیں بھر آئیں۔

اسے وہ لمحہ یاد آیا جب ہیکٹر نے آ کر بذاتِ خود برائن کے بارے میں اندوہناک اطلاع دی تھی۔ مونیکا نے اپنے شوہر کا چہرہ دیکھا۔ وہ اندر سے دفعتاً مر گیا تھا۔

مائیکل میں بے پناہ ٹیلنٹ تھا۔ اس کی متنوع دلچسپیاں تھیں۔ تاہم برائن اس کی زندگی تھا۔ برائن کی وجہ سے مائیکل جوان تھا۔

اکتوبر کا وہ منحوس دن، جب وہ ایک ناگہانی ٹریفک حادثے میں جانبر نہ ہو سکا۔ بظاہر سب کچھ پہلے جیسا تھا لیکن مائیکل کے اندر کوئی چیز تبدیل ہوگئی تھی۔ وہ اور اس کی بیوی دونوں جانتے تھے کہ اب وہ پہلے جیسا کبھی نہیں بن سکتا۔

مائیکل کی آنکھوں کا تاثر، مونیکا کے ذہن میں اُن بدترین دنوں کی یاد جگا گیا۔ وہ دن جو برائن کی موت کے بعد آئے تھے... اذیت ناک، رنج و غم میں ڈوبے ہوئے۔

''یہ انصاف نہیں ہے۔'' کافی دیر بعد مائیکل بڑبڑایا۔ دونوں اپنی سوچوں میں غلطاں تقریباً ایک گھنٹے تک خاموش بیٹھے رہے۔

مونیکا نے مائیکل کا ہاتھ تھام لیا۔ مہینوں سے رکا غم کا پانی مائیکل کی آنکھوں سے تڑپ کر آزاد ہوا اور رخساروں پر رینگنے لگا۔ مونیکا نے کن انکھیوں سے دیکھا تاہم شفاف پانی کو صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خود اس کے حلق میں گرہ لگ چکی تھی۔

اس نے شوہر کے لیے محبت کی شدت اس دن سے زیادہ محسوس کی جس دن مائیکل نے اسے پروپوز کیا تھا۔

☆☆☆

سوا چار کا وقت تھا، ناتھن، ہیرس برگ اور وکس بری، پنسلوانیا کے درمیان کہیں تھا۔ وہ اگلے اسٹاپ کی تلاش میں تھا، چھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ حسبِ توقع بہت دور تک نہیں آسکا تھا۔ اسے کہیں رکنا تھا۔ فیول گیج بتا رہا تھا کہ ٹینکی تقریباً خالی ہو چکی ہے۔ وہ ہائی وے سے اتر گیا۔

اس کا رخ رہائشی علاقے کی جانب تھا۔ اسے بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی تھی اور دائیں پنڈلی کی اینٹھن بھی پریشان کر رہی تھی۔ اس کا دایاں پاؤں بمشکل کھنچ کر ایکسلریٹر تک پہنچتا تھا۔ بہت دیر سے اسی حالت میں رہنے کی وجہ سے اس کی پنڈلی کا پٹھا اکڑ گیا تھا۔

سائن بورڈ کی مدد سے اسے اندازہ ہوا کہ ”لعل روکی ٹرپل“، تعمیراتی کمپنی، ہائے وے سے ہٹ کر زیریں سڑک کے قریب، سستے مکان بنا کر فروخت کر رہی تھی۔ ارزاں قیمت کے مکان والے پروجیکٹ کے قریب وہ پتلی سڑکوں پر چکرا رہا تھا۔

ناتھن کو ایک مکان کے گیٹ میں تین پھٹے ہوئے ہینڈ بل پھنسے دکھائی دیے۔ وہ سوچ میں پڑ گیا، کسی اور مکان کے گیٹ پر اسے ہینڈ بل نظر نہیں آئے تھے۔

”تم جینئس ہو۔“ اس نے خود کو مبارک باد دی، یہی مکان اس کی عارضی پناہ گاہ ہے۔ اس نے سوچا۔ آس پاس سناٹا تھا۔ پروجیکٹ واضح طور پر نیا تھا۔ ناتھن کے اندازے کے مطابق کم مکانات آباد تھے۔

اس نے اپنے منتخب کردہ مکان کا جائزہ لینا شروع کیا، مکان کا نمبر 4120 تھا۔ محض 420 بھی ہوتا تو ناتھن کو کیا فرق پڑتا۔ اس نے اچک کر گیراج کا جائزہ لیا تو اندر ایک ہنڈا کار کھڑی تھی پھر اس نے گھوم پھر کر نیم تاریک کھڑکیوں میں جھانکا۔

ناتھن بیلی واپس اپنی کار کی جانب آ گیا۔ سب سے پہلا کام کار کو ٹھکانے لگانے کا تھا۔ سڑک کے بالائی سرے پر ایک چرچ کی موجودگی اس کے خانۂ یادداشت میں محفوظ تھی۔

نصف میل سے زیادہ ڈرائیو کر کے وہ چرچ تک پہنچ گیا۔

چرچ کی پارکنگ کے انتہائی کونے پر اس نے گاڑی لگا دی۔ مشرق کی سمت آسمان سرخ ہونے لگا تھا۔ ایک اور دن شروع ہونے والا تھا اور وہ اپنی مطلوبہ مسافت طے نہیں کر سکا تھا۔ آزادی میں شاید ابھی کچھ اور وقت باقی تھا۔

کار چھوڑتے وقت اس نے چابیاں ڈرائیونگ سائڈ پرمیٹ کے نیچے ڈال دیں اور دروازہ آہستگی سے بند کر کے حرکت میں آ گیا...

پینتالیس منٹ بعد وہ پھر ”لعل روکی ٹرپل“ پر تھا۔ چھ بج رہے تھے۔ صبح دھند آلود تھی۔ درجہ حرارت 90 ڈگری کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ناتھن کے کپڑے پسینے سے بھیگ کر جسم سے چپک گئے تھے۔ گیلے بال پیشانی سے لپٹے ہوئے تھے۔

تعمیراتی کام مکمل نہیں ہوا تھا۔ جگہ جگہ کھدائی کے گڑھے اور مشینیں نظر آ رہی تھیں۔ تاہم بیشتر مکانات مکمل تھے۔

ناتھن جھاڑیوں سے نکل آیا۔ وہ مکان نمبر 4120 سے زیادہ دور نہیں تھا۔ یہ دلیری اور خود اعتمادی دکھانے کا وقت تھا۔ اس نے انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کی۔ ممکن حد تک کپڑے صاف کیے۔ گہری سانس لے کر ڈر وخوف کو ایک طرف جھٹکا اور اطمینان سے پیش قدمی شروع کر دی۔ ناتھن کا رخ مکان نمبر 4120 کی جانب تھا اور اس کی چال معتدل تھی لیکن سینے میں دل کی دھڑکن میں اضطراب اور تیزی موجود تھی۔

☆☆☆

”ٹوڈی برسکو“ نے کوئی سوویں بار گھڑی دیکھی اور اپنی بیوی پیٹی کو کوئی غلط بات سنائی۔ وہ نہیں چاہتا تھا لیکن اسے بولنا پڑا، دیر ہو رہی تھی، گھڑی صبح کے چھ بجا چکی تھی۔

”میں جا رہا ہوں، دیر ہو جائے گی“ اس نے غصے کو دبانے کی کوشش کی۔

”ہاں، تم جا سکتے ہو... دیکھ نہیں رہے کہ میرے پاس ابھی کتنا کام ہے۔“ پیٹی نے سرد مہری سے جوب دیا۔ اس کا اشارہ گھر کے بکھرے ہوئے سامان کی جانب تھا۔ وہ لوگ حال ہی میں اس نئی آبادی میں منتقل ہوئے تھے۔

ٹوڈی برسکو بھنا گیا اور بریف کیس اٹھا کر گیراج کی جانب چل دیا۔ گھر سے نکلنے کے بعد تھوڑی دیر میں ہی اس کی نگاہ لڑکے پر پڑی۔ ”وہ کون ہے؟“

بارہ تیرہ سال کا ایک لڑکا سڑک پار کر رہا تھا، اگرچہ درمیان میں کچھ فاصلہ تھا لیکن وہ اچانک ہی آمنے سامنے آ گئے تھے۔

ٹوڈی نے لڑکے کے چہرے میں خفیف شناسائی محسوس کی۔ وہ چھریرے بدن کا ایک خوش شکل لڑکا تھا۔ بال سنہری تھے۔ اس کی چال بظاہر عام سی تھی لیکن ٹوڈی نے ہلکی سی بے چینی محسوس کی۔ وہ اڑوس پڑوس کے بچوں میں سے نہیں تھا۔

جب ناتھن کی نظر کار پر پڑی تو اضطراری طور پر پہلا خیال جو ذہن میں چمکا، وہ بھاگ جانے کا تھا، اس نے بمشکل اعصاب پر قابو پایا اور سابقہ چال سے قدم بڑھاتا رہا۔ تاہم اس نے مکان نمبر 4120 کی جانب سے رخ پھیر لیا تھا۔

ٹوڈی کی شیوی (شیورلیٹ) ناتھن کے قریب پہنچ کر قدرے آہستہ ہوئی، ناتھن نے شائستگی سے مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ جواباً ٹوڈی کو بھی ہاتھ لہرانا پڑا۔ لڑکا نارمل تھا۔ ٹوڈی کوئی غیر معمولی بات نوٹ نہیں کر سکا۔ سوائے اس کے کہ ایک تھکا ماندہ لڑکا صبح ہی صبح گھر کی جانب رواں دواں تھا۔

ٹوڈی نے شیوی کی رفتار بڑھائی۔ اس کے خیالات کا دھارا اپنے کام کی جانب مڑ گیا۔ ٹوڈی نے ایک بار بھی عقبی شیشے میں نہیں جھانکا۔

شیوی کے غائب ہوتے ہی ناتھن نے رخ بدلا اور جنگل نما خطے میں گھس گیا۔ اس نے دوڑنے کی حماقت نہیں کی تھی۔ جھاڑ جھنکاڑ کی آڑ میں وہ ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

''تم نے حماقت کی۔'' اس نے خود سے کہا۔ ''تمہیں کھلی جگہ پر نہیں جانا چاہیے تھا۔ اگر وہ آدمی پہچان لیتا پھر؟''

اسے خود پر غصہ تھا۔ گزشتہ چوبیس گھنٹے میں وہ کئی غلطیاں کر چکا تھا اور صرف قسمت کے سہارے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے لگا کہ وہ دلدل میں پھنس گیا ہے۔ نکلنے کی جتنی کوشش کرتا ہے، مزید گہرائی میں چلا جاتا ہے۔ آگے کیا ہونے والا ہے۔ اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔

ناتوانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے نیند کی ضرورت تھی۔ اس نے ہمت مجتمع کی۔ وہ ایک اور جرم کرنے جا رہا تھا۔ بالآخر اس نے 200 گز کا فاصلہ طے کیا اور تہ خانے کی کھڑکی کے راستے مکان نمبر 4120 میں داخل ہو گیا۔ چند منٹ بعد وہ رہائشی حصے کے ماسٹر بیڈ روم میں گہری نیند سو رہا تھا۔

☆☆☆

تھامس پر قنوطیت طاری تھی۔ ڈیزی عرف ''بلی'' سے ریڈیو پر بات کر کے اس نے فاش غلطی کی تھی۔ اسے سرے سے وہاں جانا ہی نہیں چاہیے تھے۔ مائیکل سے ملاقات میں چار گھنٹے باقی رہ گئے تھے اور تھامس کو یقین تھا کہ اس کے کیریئر کا ذلت آمیز اختتام سر پر ہے۔

فی الحال اس کی ڈیوٹی مارک بیلی کے مکان پر لگی ہوئی تھی۔ جہاں وہ کچھ فاصلے پر ایک عام سی کار میں موجود تھا۔ مارک کا فوٹو دیگر معلومات کے ساتھ ہیکٹر نے فراہم کیا تھا۔ مائیکل اور ہیکٹر اس وقت جے ڈی سینٹر گئے ہوئے تھے۔

پرانے ماڈل کی سرخ رنگ کی گاڑی سڑک پر نمودار ہوئی تو تھامس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود پرچے اور فوٹو پر نظر دوڑائی۔ پھر سرخ گاڑی کی جانب نگاہ کی جو مارک بیلی کی رہائش گاہ کی طرف جا رہی تھی۔

جونہی سرخ گاڑی گیراج میں داخل ہوئی، تھامس گاڑی سے اتر گیا۔ اس نے جوگنگ کے انداز میں سڑک پار کی۔ مارک، گاڑی سے اتر کر گھر کے داخلی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ تھامس نے اسے آلیا۔

''مسٹر مارک بیلی؟''

مارک چونکا لیکن رکنے کے بجائے دروازے کی جانب سیڑھیاں طے کرنے لگا۔ تاہم تھامس اس کی متوازی طرف آن پہنچا۔

''تم ہی مارک بیلی ہو؟'' تھامس نے رسمی انداز میں پوچھا۔

''ہاں، کیا مسئلہ ہے؟'' مارک رک گیا پھر تھامس کے لباس کو پہچان کر سٹپٹا گیا۔

''کہاں بھاگے جا رہے ہو؟''

''یہ گھر ہے میرا۔''

''جانتا ہوں۔'' مارک کے ردعمل نے تھامس کو شک میں مبتلا کر دیا۔ ''تم رات بھر کہاں تھے؟''

''میں اسپتال میں تھا۔'' مارک نے ہاتھ کی بینڈیج کو نمایاں کیا۔ ''گاڑی کے بریک ٹھیک کرتے ہوئے معمولی گڑبڑ ہو گئی تھی۔ جیک سلپ ہو گیا۔''

''تمہیں علم ہے کہ تمہارا بھتیجا ناتھن بیلی ''بچہ جیل'' سے فرار ہو گیا ہے؟''

''ہاں، میرے علم میں ہے۔ تم کیا سمجھ رہے ہو کہ میں نے اس کو یہاں چھپا رکھا ہے؟'' مارک نے سوالیہ جواب دیا۔

''تمہارا خیال ہے کہ مجھے اس رخ پر سوچنا چاہیے؟'' تھامس نے بھی جواباً سوال کیا۔

''دیکھو آفیسر، وہ مجھ سے نفرت کرتا تھا۔''

''اور تم؟'' تھامس نے مارک کی بات کاٹ دی۔

''میں بھی۔ اس کی صحیح جگہ وہی تھی۔ میری بھی جان

چھوٹ گئی تھی۔'' مارک نے بے دھڑک کہا۔
''کیا میں اندر آسکتا ہوں؟''
''میرا خیال ہے، نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وارنٹ کے بغیر نہیں۔'' مارک نے صاف انکار کر دیا۔
تھامس کو اس غیر متوقع جواب پر حیرت ہوئی۔
''ٹھیک ہے۔'' تھامس نے ہاتھ اٹھا کر پسپائی اختیار کی۔ مارک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔
''مسٹر مارک!'' اچانک تھامس پلٹا۔
''اب کیا بات ہے؟'' وہ کھلے دروازے میں کھڑا تھا۔
''گاڑی والا حادثہ کہاں پیش آیا تھا؟''
مارک کا رنگ بدلا۔ ''گاڑی کے نیچے۔'' مارک بڑبڑایا اور دروازہ بند کر دیا۔
''مارک تم واقعی قابلِ نفرت ہو۔'' تھامس اسٹیئرنگ پر انگلیاں بجاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ یہ بندہ اسے کسی رخ سے ٹھیک نہیں لگا تھا۔ ناتھن کی بات پر بھڑک گیا تھا۔ نیز حادثے کے سوال پر بھی نروس دکھائی دیا تھا۔ تھامس کو یقین تھا کہ مارک کچھ نہ کچھ چھپا رہا ہے لیکن کیا؟ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ مائیکل کے ساتھ میٹنگ میں ابھی وقت تھا۔ تھامس نے کچھ سوچتے ہوئے کاؤنٹی اسپتال کا رخ کیا۔
اسپتال پہنچ کر اس نے ایمرجنسی ڈپارٹمنٹ کے بارے میں معلوم کیا۔ ٹراما ڈیسک پر اسسٹنٹ کو اس نے مارک کا فوٹو دکھایا اور ہاتھ کے زخم اور ٹریٹمنٹ کے بارے میں سوال جواب کیے۔ اسے مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جلد ہی وہ ڈاکٹر ٹیڈ بیکر تک پہنچ گیا۔
ڈاکٹر کسی زخمی کھلاڑی کے ساتھ مصروف تھا۔ تاہم جلد ہی وہ تھامس کے ساتھ ایک خالی کمرے میں آگیا۔
''ہاں، بھئی بولو کیا معاملہ ہے؟''
''ڈاکٹر ٹیڈ! کل رات آپ نے مارک بیلی نام کے مریض کے ہاتھ کا ٹریٹمنٹ کیا تھا؟'' تھامس نے سوال کیا۔
''کیا مسئلہ ہو گیا؟'' ڈاکٹر نے استفسار کیا۔
''اس نے بتایا ہو گا کہ اس کا ہاتھ گاڑی کے نیچے آگیا تھا۔''
''اس نے یہی بتایا تھا۔'' ڈاکٹر نے تصدیق کی۔ پھر کچھ توقف کے ساتھ بولا۔ ''لیکن آفیسر! میں تفصیل میں نہیں جا سکتا کیونکہ کچھ قانونی رکاوٹیں ہیں، تم سمجھ سکتے ہو۔''
''ڈاکٹر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔'' تھامس کی آواز میں مایوسی اور پریشانی تھی۔ ''لیکن میرا کیریئر داؤ پر لگ گیا ہے۔ بس میری اتنی سے مدد کر دیں۔ آپ کچھ نہ بتائیں، میں اپنا خیال ظاہر کرتا ہوں۔ آپ صرف ہاں یا نہ میں سر ہلا دیں؟''
ڈاکٹر کی پیشانی پر پُرسوچ شکنیں نمودار ہوئیں۔
''اوکے۔''
تھامس نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔ ''میں یہ سمجھا ہوں کہ مارک ہاتھ کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہے۔ جھوٹ کچھ چھپانے کے لیے بولا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ اس نے غلط کیا ہے۔ جسے پوشیدہ رکھنے کے لیے اس نے گاڑی والا عذر پیش کر دیا۔ ڈاکٹر! کیا میرا خیال ٹھیک ہے؟'' تھامس نے پُرامید نظروں سے ڈاکٹر ٹیڈ کو دیکھا۔
ڈاکٹر نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور کھڑا ہو گیا۔
''تھینک یو، ڈاکٹر، آپ نے مجھے مریض کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ بہت بہت شکریہ۔'' تھامس نے ہاتھ ملایا۔ وہ پُرجوش نظر آرہا تھا۔ بالآخر اس نے کچھ نہ کچھ کارروائی ڈال ہی دی تھی۔ جو بظاہر معمولی لگ رہی تھی لیکن حوصلہ افزا تھی۔ اب وہ مائیکل کو فیس کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں تھا۔

☆☆☆

نکلسن فیملی کے شاندار گھر تک پہنچنے والا پہلا تفتیش کنندہ، مائیکل خود تھا۔ اس کی قیمتی کار غائب تھی۔ اسے وہاں مقامی ٹی وی چینل کی سیٹلائٹ وین بھی دکھائی دی۔
فرنٹ ڈور پر مائیکل نے ایک شناسا چہرہ دیکھا۔ یہ وہی افسر تھا جو اسے جے ڈی سینٹر میں بھی ملا تھا۔
''گڈ آفٹرنون، آفیسر بورشو۔'' مائیکل نے کہا۔
بورشو نے جواب دے کر مائیکل کے لیے راستہ بنایا۔ نکلسن فیملی کی برگلری کال کے ردِعمل میں وہاں ہجوم بڑھتا جا رہا تھا۔ جس کی واحد وجہ یہ تھی کہ وہ خبر عام ہو گئی تھی کہ ناتھن نے وہاں قیام کیا تھا۔ نکلسن فیملی وہاں سے بہت دور ڈزنی ورلڈ گئے ہوئے تھے۔
''تم کیسے کہتے ہو کہ ناتھن یہاں تھا؟''
جواب میں پہلے بورشو نے مائیکل کو وہ واش روم کھایا جہاں ناتھن کے خون آلود کپڑے موجود تھے۔ پھر مائیکل کو بریف کیا کہ ناتھن کہاں سے بند خالی مکان میں داخل ہوا، غسل کیا اور کپڑے بدلے۔ ریفریجریٹر میں موجود خوردنی اشیا استعمال کیں۔ ٹی وی دیکھا۔ فون استعمال کیا اور نکلسن کی بی ایم ڈبلیو لے کر نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ ایک رقعہ بھی چھوڑ گیا۔
مائیکل نے رقعہ بورشو سے لے کر دیکھا۔
''تاریخ کا سب سے شریف اور مہذب نقب

زن۔‘‘ بورشو نے تبصرہ کیا۔
مائیکل نے رقعہ پڑھ کر بورشو کو دے دیا۔ ’’فیملی کہاں ہے؟‘‘ بورشو نے کھلے ہوئے مرکزی دروازے سے بیرونی منظر کی جانب اشارہ کیا۔
مائیکل نے دیکھا کہ باہر دو اور ٹی وی کی گاڑیاں پہنچ چکی تھیں۔ صحافی بھی موجود تھے، اچھی خاصی پریس کانفرنس لگی ہوئی تھی۔ فیملی کے چار افراد تھے۔ میاں، بیوی اور دو بچے۔ کیمرے اور مائیک ہوا میں گردش کر رہے تھے۔
’’خوب موقع ہاتھ آیا ہے شہرت حاصل کرنے کا۔‘‘ مائیکل نے گہری سانس لی۔

☆☆☆

نئی پناہ گاہ ناتھن کی گزشتہ قیام گاہ کے مقابلے میں بہت چھوٹی تھی۔ ناتھن وہاں گھسنے سے پہلے باہر سے پروجیکٹ دیکھ چکا تھا۔ تمام مکانات ایک ہی سائز کے تھے۔
ناتھن غسل کرنے کے بعد صوفے پر لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ دن چڑھ چکا تھا۔ گیارہ بجنے والے تھے۔ اس نے ٹی وی بند کیا اور ون یونٹ مکان کا جائزہ لینا شروع کیا۔ اندرونی سیڑھیوں سے ہوتا ہوا وہ بالائی منزل پر آیا۔ کچھ دیر بعد وہ خواب گاہ میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں زیادہ فرنیچر نہیں تھا۔ ڈریسر کو کھنگالتے ہوئے اس نے تیسری دراز کھولی تو چونک اٹھا۔ وہاں نیلے اور سیاہ رنگ کا ایک وزنی ریوالور پڑا تھا۔ ساتھ میں گولیوں کا ایک ڈبا بھی تھا۔
ناتھن کو ٹی وی پروگرام کوپس (COPS) یاد آیا جو وہ بڑے شوق سے دیکھتا تھا۔ اس نے ریوالور اٹھا لیا۔ اس وقت وہ خود کو ایک پولیس والا سمجھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سلنڈر میں چار گولیاں موجود ہیں۔ وہ کچھ دیر تک ٹی وی پروگرام کے مرکزی کرداروں کی طرح ایکٹنگ کرتا رہا۔ پھر اس نے ہتھیار عقبی سمت پتلون میں اڑس لیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک بار پھر گراؤنڈ فلور پر تھا۔ اس کا دماغ خالی تھا۔ معاً اس کی نگاہ ٹیلی فون پر رک گئی۔ کچھ سوچ کر ناتھن نے فون اٹھایا اور نمبر ملانے لگا۔

☆☆☆

ڈیزی کے سامعین کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ اہم بات یہ تھی کہ لوگ ناتھن کے بارے میں فکر مند تھے اور ہمدردانہ سوچ رکھتے تھے۔ اس وقت وہ کوئین نامی خاتون کی کال اٹینڈ کر رہی تھی۔ خاتون ناتھن کے تحفظ کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کر رہی تھی۔
’’ہائے، کوئین ایک منٹ رکو۔ تمہارے لیے سرپرائز ہے اور سننے والوں کے لیے بھی۔‘‘ ڈیزی کو اشارہ ملا تھا کہ لائن نمبر چودہ پر... ناتھن موجود ہے۔ شو کا حقیقی ستارہ وہی تھا۔
ڈیزی نے مخصوص بٹن دبایا اور بولی۔ ’’ناتھن! کیا تم لائن پر ہو؟‘‘
’’یس، میم۔‘‘ جواب آیا۔
’’کیا تم نے مارننگ شو سنا تھا؟ تم سامعین کے لیے ایک اسٹار بن چکے ہو۔‘‘
’’نہیں، میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نہیں سن سکا۔ میں سو رہا تھا۔‘‘
’’اوہ، ڈیئر! مجھے حیرت نہیں ہوئی۔ اتنے کپڑے دھونے کے بعد تم یقیناً تھک گئے ہو گے۔‘‘ ڈیزی نے کہا۔
’’وہاٹ؟‘‘ اس کا منہ کھل گیا۔ ڈیزی کو کیسے پتا چلا؟ وہ سوچ رہا تھا۔
’’مطلب تمہیں پریس کانفرنس کا بھی علم نہیں ہوا؟‘‘
’’کیسی پریس کانفرنس؟ وہ کیا بات کر رہی ہے؟‘‘ ناتھن کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ چپ تھا۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔
’’ناتھن...؟‘‘
’’یس، میم۔‘‘
’’شاید تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے اجنبی میزبان گھر واپس آ گئے ہیں۔ اور ان کی کچھ اشیا گھر میں موجود نہیں ہیں۔ جیسے ان کی بی ایم ڈبلیو کار... اور ان کو تمہارا چھوڑا ہوا رقعہ بھی مل گیا ہے۔‘‘ ڈیزی نے نرم اور محتاط انداز میں ناتھن کو بتایا۔ وہ جانتی تھی کہ اَن گنت لوگ سن رہے ہیں۔ جن میں عوام کے ساتھ یقیناً کچھ خواص بھی شامل ہیں۔
ناتھن کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اسے توقع نہیں تھی گھر کے مالک اتنی جلدی واپس آ جائیں گے اور بات پھیل جائے گی۔ اس کا مطلب یہ کہ وہ پولیس سے محض چند گھنٹے آگے ہے وہ لوگ بہت جلد سب سے پہلے بی ایم ڈبلیو تک پہنچیں گے پھر اسے پکڑیں گے۔ اچھی بات یہ تھی کہ لوگ مڈویک میں چرچ نہیں جاتے ہیں اور اس نے چرچ کے احاطے میں جہاں گاڑی چھوڑی تھی وہ جگہ سڑک سے نظر نہیں آتی۔ اس نے گاڑی استعمال ضرور کی تھی، چرائی نہیں تھی، اس امر کو واضح کرنے کے لیے اس نے چابیاں چھوڑ دی تھیں۔ اسے چند گھنٹے اور چاہیے تھے۔ بہت سے سوال اس کے ذہن میں رینگ رہے تھے۔
’’ناتھن! کہاں ہو؟‘‘ ڈیزی کی میٹھی آواز نے اسے خیالات کے حصار سے باہر نکال لیا۔

''یس، میم۔'' اس نے بات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔

☆☆☆

پوائنٹر میگنم کو صاف کرتے ہوئے اپنی قیام گاہ پر لائیو پریس کانفرنس دیکھ رہا تھا۔

میڈیا میں ناتھن کی مقبولیت اور دلچسپی، پوائنٹر کے لیے تکلیف دہ تھی۔ بہرحال ڈور کا سرا اسے مل گیا تھا۔ اسے زیادہ سے زیادہ دو دن میں ناتھن کی کہانی کا اینڈ کرنا تھا۔ بصورتِ دیگر سلیٹر کے ہاتھوں خود پوائنٹر کا ''دی اینڈ'' یقینی تھا۔

میڈیا کا جنونی پہیا جس برق رفتاری سے گھوم رہا تھا، لائیو شو میں، مذکورہ فیملی جو کچھ بتا رہی تھی۔ وہ سب کچھ ناتھن کے امیج کو مثبت رنگ دے رہا تھا۔ فیملی کے بیان کے مطابق کپڑوں اور کار کے علاوہ کوئی چیز غائب نہیں ہوئی تھی۔ ناتھن نے فریج سے تین عدد پزا کھائے تھے۔ ان کا واش روم، وِن اور ماسٹر بیڈ استعمال کیا تھا۔ کوئی یقین کرے یا نہ کرے۔ یہ لائیو شو تھا۔ وہ لوگ بتا رہے تھے کہ ناتھن نے اپنے لباس کے علاوہ ان لوگوں کی جو چیز بھی تولیا اور کپڑوں سمیت استعمال کی تھی، وہ سب اس نے دھو کر رکھ دیے تھے۔ حتیٰ کہ استعمال شدہ بستر کو بھی اصل حالت میں کر کے گیا تھا۔

ٹی وی پر مسز نکلسن یعنی کینڈرا، ناتھن کا چھوڑا ہوا رقعہ پڑھ رہی تھی۔

''ڈیئر مسٹر اینڈ مسز نکلسن اینڈ کڈز!

مجھے امید ہے کہ میں ٹھیک نام لکھ رہا ہوں، میں معذرت خواہ ہوں کہ مجھے غیر قانونی طریقے سے آپ کے گھر میں داخل ہونا پڑا۔ میں نے کوشش کی ہے کہ آپ لوگوں کو کوئی پریشانی نہ ہو، نہ ہی کوئی نقصان ہو۔ میں نے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے بھی ہٹا دیے ہیں۔ میں بڑا ہو کر آپ کا نقصان ضرور پورا کروں گا۔ آپ کا گھر بہت خوب صورت ہے اور میں نے اتنا بہترین ٹی وی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پلیز، اپنے بیٹے کو بتائیے کہ مجھے مجبوراً اس کے کچھ کپڑے لینے پڑے۔ میں شرمندہ ہوں اور شکر گزار بھی۔ میں نے آپ کے تولیے اور دیگر کپڑے دھو کر رکھ دیے ہیں۔

''کار کے بارے میں آپ قطعی پریشانی محسوس نہ کریں۔ میں بہت احتیاط کروں گا اور جلد آپ کو بتا دوں گا کہ کار کہاں کھڑی ہے۔ مجھ سے کچھ غلط کام ہو گئے ہیں، لیکن یہ سب ویسا نہیں جیسا کہ پولیس سمجھ رہی ہے۔ آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ مجھے انتہائی پریشان کن صورتِ حال کا سامنا ہے۔

''مجھے امید ہے کہ آپ میری دیانت اور سچائی پر شک نہیں کریں گے۔ پلیز چند روز پولیس کو اطلاع نہیں کیجیے گا۔ میں تنہا ہوں اور چھوٹا ہوں، مجھے اپنا مسئلہ حل کرنے میں چند روز لگیں گے۔

آپ کا دوست
ناتھن بیلی''

کینڈرا نے رقعہ پڑھ کر سر اٹھایا تو کیمرا کلوز اپ میں چلا گیا۔ اسکرین پر صرف کینڈرا کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ کیمرا دوبارہ دور ہونے لگا۔ ادھر سوالات کی بوچھار نے کینڈرا کو اپنے حلقے میں لے لیا۔

وہ سب کو جواب دینے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ بالآخر مقامی اخبار کے ایک صحافی نے مشکل سوال کا تیر پھینکا اور یہ آخری تیر تھا۔

''ناتھن جو رقعہ لکھ کر گیا ہے۔ اس میں، اس نے درخواست کی تھی کہ آپ لوگ چند روز پولیس کو بے خبر رکھیں۔ لیکن آپ نے اس کے برخلاف عمل کیا۔ کیسا محسوس ہوا؟''

کینڈرا کے چہرے پر سرخی کی لہر دوڑ گئی اور اس نے امدادی نظر ساتھ کھڑے شوہر پر ڈالی۔ لیکن نکلسن کہیں اور کھویا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ کے ناخن میں کچھ تلاش کر رہا تھا۔

پوائنٹر نے چھ عدد راؤنڈ میگنم میں منتقل کرتے ہوئے قہقہہ لگایا۔ ''اچھا سوال کیا ہے۔'' وہ شکار کرنے کے لیے تیار تھا۔

☆☆☆

مائیکل عجلت میں نکلسن فیملی کے گھر سے روانہ ہوا تھا۔ کار ریڈیو اس نے نیوز ٹاک 990 پر سیٹ کر دیا تھا۔

مائیکل کے دل کی گہرائی میں کہیں ایک آواز تھی جو کہہ رہی تھی کہ... ناتھن کو نکل جانا چاہیے۔ اس کے شکوک و شبہات اس وقت مکمل طور پر دور ہو گئے تھے جب وہ اور ہیکٹر جے ڈی سینٹر میں ''موبی'' کا انٹرویو کر رہے تھے۔ موبی وہ لڑکا تھا، جس کا کمرا سینٹر میں ناتھن کے کمرے سے ملحق تھا۔

''موبی'' کو مائیکل اور ہیکٹر نے بمشکل گفتگو پر آمادہ کیا تھا۔ لڑکا تو جیسے گونگا بن گیا تھا۔ وہ پندرہ سال کا، سیاہ رنگت کا حامل اور اپنی عمر سے دیکھنے میں بڑا معلوم ہوتا تھا۔

''دیکھو موبی۔'' مائیکل نے لڑکے کو سمجھایا۔ ''تم شاید یقین نہ کرو لیکن ناتھن کے بہترین مفاد میں ہے کہ ہم اس تک

پہنچ جائیں۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو وہ مارا جائے گا۔"
"کیوں؟ آخر تم کیوں اس کو مارنا چاہتے ہو؟" لڑکا اچانک بول پڑا تھا۔
"نہیں، تم غلط سمجھ رہے ہو۔" مائیکل کی دھڑکن میں اضافہ ہو گیا۔ "پولیس کا مسلح غول ناتھن کی بو سونگھتا پھر رہا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔" مائیکل نے ذرا توقف کیا پھر بولا۔ "مثلاً رکی ہیرس (مقتول) کے دوست احباب میں سے کوئی مشتعل ہو اور بدلے کے چکر میں ناتھن کو مار ڈالے... یا ناتھن بھاگتے بھاگتے پولیس کے ہاتھوں مارا جائے۔ اگر ہم پہلے اس تک پہنچ گئے تو اس کے بچنے کے بہتر امکانات ہیں۔"
"لیکن اگر میں خاموش رہوں تو ناتھن کے لیے زیادہ بہتر نہیں ہوگا؟" لڑکے نے گویا جرح کی۔
مائیکل بغور موبی کی آنکھوں میں جھانکتا رہا۔ اتنا تو واضح ہو گیا تھا کہ لڑکا نہیں چاہتا کہ ناتھن کسی کے ہاتھ آئے۔ یعنی لڑکا بھی وہی چاہتا ہے، جو خود مائیکل کے دل میں تھا لیکن موبی کیوں یہ سوچ رکھتا ہے؟
"رکی کے بارے میں کیا خیال ہے؟" ہیکٹر نے سوال کیا۔ "ہم نے سنا ہے کہ وہ بُرا آدمی تھا؟"
لڑکے کی آنکھیں معاً چمکنے لگیں۔ لاتعلقی کی جگہ اس بار نفرت کے تاثرات عیاں تھے۔
"اس کو بہت پہلے مرجانا چاہیے تھا۔" لڑکا بے دھڑک بولا۔
"وہ کیوں؟" ہیکٹر نے پوچھا۔
"اگر تم نے سنا ہے کہ رکی برا آدمی تھا تو پھر یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" موبی نے جواب دیا۔
کمرے میں سناٹا تھا۔ مائیکل اور ہیکٹر اندر ہی اندر دنگ رہ گئے۔ سناٹے کا وقفہ طویل تر ہو گیا۔
"شکریہ موبی۔" ہیکٹر سست روی سے کرسی سے اٹھا۔ اس نے مائیکل کی آنکھ کا اشارہ دیکھ لیا تھا۔ "مجھے امید ہے کہ تمہارا آگے اچھا وقت گزرے گا۔" ہیکٹر یہ کہہ کر چل پڑا۔
دونوں دوست واپسی کے لیے تیار تھے۔ مائیکل کا ہاتھ دروازے کی ناب پر تھا کہ لڑکے کی آواز پر دونوں رک گئے۔
"یو کاپس (COPS)۔" وہ بولا۔ "رکی، ناتھن کے پیچھے تھا۔ وجہ مجھے نہیں معلوم۔ اچھا ہوا، ناتھن یہاں سے نکل گیا۔ ورنہ... وہ مارا جاتا۔"
"شکریہ موبی۔" مائیکل نے مڑ کر دیکھا۔ "مگر تم ایسا کس بنا پر کہہ رہے ہو؟"
"میں نے کچھ بھی نہیں کہا۔" لڑکا منہ پھیر کر لیٹ گیا۔ وہ مزید کچھ کہے گا، یہ توقع فضول تھی۔ جتنا وہ بول گیا تھا، وہ بہت تھا اور غیر معمولی بھی... مائیکل اور ہیکٹر وہاں سے نکل آئے۔
مائیکل تصور کی دنیا سے باہر آ گیا۔ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ اسے پہلے تھامس سے ملاقات کرنی تھی۔ تھامس نے ڈیزی سے آن ایئر بات کر کے مائیکل کو بدمزہ کر دیا تھا۔ اس نے گھڑی دیکھی۔
مائیکل جان گیا تھا کہ وہ اکیلا نہیں ہے بلکہ موبی سمیت ان گنت لوگ ناتھن کے طرف دار تھے۔ جن میں خود اس کے بعد دو ہستیاں سرفہرست آ چکی تھیں۔ ایک ڈیزی اور دوسرا JDC کا لڑکا موبی۔
ڈیزی اپنے دل کی آواز کو زبان نہیں دے سکتی تھی۔ یہی حال مائیکل کا تھا۔ وہ اپنے فرض سے مجبور تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی بیوی اور ہیکٹر سے ہی ذاتی خیالات شیئر کر سکتا تھا۔
جذبات سے ہٹ کر، کڑی کڑی جوڑ کر حقائق کی بنیاد پر اس نے جو تصویر بنائی تھی، اس تصویر کے متعدد گوشوں پر اس کا ذہن یکسو تھا۔ ناتھن کسی رخ سے "مرڈر" کے خانے میں فٹ نہیں ہو رہا تھا۔ اسے "کلر" کہا جا سکتا تھا۔ کلنگ بھی ذاتی دفاع میں حادثاتی طور پر ہوئی۔ ناتھن کو عوام کے لیے خطرہ قرار دینے کے لیے پیٹرولی سرتوڑ کوشش کر رہا تھا۔
وہ سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لیے اپنی منفی کوششوں میں مصروف تھا۔ مائیکل اور ڈیزی بالواسطہ طور پر پیٹرولی کے عزائم میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ ڈیزی کا اسپیشل انٹرویو ABC نیٹ ورک کے پروگرام "گڈ مارننگ امریکا"... واشنگٹن ڈی سی میں ٹی وی پر لائیو آن ائر گیا تھا۔ لطف اور دلچسپی کی بات یہ تھی کہ اے بی سی نیٹ ورک والوں نے پیٹرولی (پبلک اٹارنی) کو بھی مدعو کر رکھا تھا۔
مائیکل تک انٹرویو کی جزئیات پہنچ چکی تھیں۔ انٹرویو میں ڈیزی اور پیٹرولی کا متضاد مؤقف کھل کر سامنے آیا تھا۔ انٹرویو جیک لندن نے کیا تھا، جس کی شہرت ٹھیک ٹھاک تھی۔ جیک لندن کے برجستہ اور چبھتے ہوئے سوالات نے پیٹرولی کو بوکھلا دیا تھا۔ رہی سہی کسر ڈیزی نے پوری کر دی۔
مائیکل کا ذہن بن چکا تھا۔ تاہم وہ ابھی تک مضبوط کلیو حاصل نہیں کر پایا تھا۔ جس کی بنیاد پر وہ کھل کر اظہار کر سکے کہ "ناتھن کیس" کے پسِ پردہ درحقیقت کیا گیم کھیلا جا رہا ہے اور اصل کھلاڑی کون ہے؟
اس کے ذہن میں دو افراد متواتر چبھ رہے تھے۔ دو میں سے ایک زندہ تھا۔ یعنی ناتھن کا چچا مارک بیلی۔ دوسرا

شخص اس دنیا میں نہیں تھا۔ یعنی رکی ہیرس...

تمام ڈرامے، قیاس آرائیوں، مستزاد نکتہ ہائے نظر اور چوہے بلی کے کھیل کی پہلی اور آخری حقیقت یہ تھی کہ پولیس نے بہرحال ناتھن کو گرفت میں لینا ہی ہے۔

☆☆☆

ریوالور ملنے پر ناتھن خود کو نسبتاً محفوظ خیال کر رہا تھا۔ دوسری طرف وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس کے جرائم کی فہرست طویل ہوتی جا رہی تھی۔ ”لیکن میں سرحد پار کر کے کینیڈا پہنچ جاؤں گا تو نکلسن فیملی کے کپڑوں کی طرح یہ ہتھیار بھی اصل مالک کو واپس کر دوں گا۔“ اس نے سوچا۔

لیکن وہ ریوالور کا کرے گا کیا؟ وہ خود سے سوال جواب کر رہا تھا۔ کسی نے مجھے مارنے کی کوشش کی تو میں یہ ہتھیار استعمال کروں گا۔ تو کیا میں مستند قاتل بن جاؤں گا؟ لیکن اگر واقعی ایسا ہو گیا تو وہ یقیناً اپنے ہمدرد کھو بیٹھے گا۔ ریڈیو والی میم کتنی شرمندہ ہو گی۔

ناتھن کا دماغ مفلوج ہونے لگا۔ اس نے پریشان ہو کر ریڈیو آن کر دیا۔ مختلف نیوز اسٹیشن چیک کیے۔ خبروں میں سب سے اوپر ”ناتھن اسٹوری“ ہی چل رہی تھی۔

اس نے ریڈیو بند کر کے ٹی وی آن کر دیا۔ وہ بظاہر خبریں سن رہا تھا۔ نگاہ اسکرین پر تھی لیکن ذہن بھٹک رہا تھا۔ اچانک ٹی وی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔

تصویری خبریں جو کہہ رہی تھیں، ناتھن کو سماعت کا دھوکا محسوس ہوا۔ اس نے ٹی وی بند کر کے پھر ریڈیو آن کیا۔ وہاں بھی ٹی وی جیسی خبر چل رہی تھی۔ JDC کے مفرور لڑکے ناتھن نے جس بی ایم ڈبلیو کار پر سفر کیا، اسے تلاش کر لیا گیا ہے۔

آگے سننے کی تاب نہ تھی۔ ناتھن نے ریڈیو بند کر دیا۔ یہ کیونکر ہو گیا؟ اتنی جلدی؟ ابھی تو اسے سو میل مزید مسافت طے کرنی تھی۔ اس خبر سے پہلے وہ اپنی موجودہ پناہ گاہ کے گیراج میں کھڑی ہنڈا کار کو استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

لیکن پولیس پہلے ہی اس کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔ اتنی جلدی وہ کیسے پہنچ گئے؟ معاً اسے وہ کار سوار یاد آیا جو کل صبح ہی صبح سڑک پر ملا تھا۔ کیا وہ ناتھن کو پہچان گیا تھا؟ کیا اس نے پولیس کو اطلاع دی؟ ناتھن کو خود سے نفرت محسوس ہوئی۔ وہ ایڈیٹ تھا۔ اس نے بار بار احمقانہ خطرات مول لیے۔

اب پولیس جلد یا بدیر مرڈر کیس میں اسے پکڑ لے گی۔ ساتھ میں دیگر جرائم بھی نتھی کرے گی۔ یہ لوگ اسے مار دیں گے یا پھر وہ ساری زندگی جیل میں سڑے گا۔

یک لخت ناتھن پر ڈپریشن کا حملہ ہوا۔ تمام سعی لاحاصل رہی۔ اب تک قسمت اس کا ساتھ دیتی رہی تھی لیکن کب تک۔ مایوسی کا اندھیرا ناتھن کو نگل رہا تھا۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے ریوالور کو دیکھا پھر اسے اٹھا لیا۔

آزادی کا ایک اور راستہ بھی تو ہے۔ آسان اور سہل۔ کوئی ٹینشن نہیں، کوئی بھاگ دوڑ نہیں۔ تصور میں اس نے باپ کو دیکھا۔ فرشتے بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں وہ اپنی ماں سے بھی مل سکے گا۔ ناتھن کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ نے جنم لیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ماں باپ بھی مسکرا رہے ہیں۔ وہ بادلوں سے نکل کر والدین کے پاس پہنچ گیا۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو پھسلا۔ ناتھن کو پتا ہی نہیں چلا۔ اس نے ریوالور اوپر کیا اور بیرل میں جھانکا۔ چند سیکنڈ بعد ہتھیار کی نال اس نے کنپٹی پر رکھ دی۔ وہ آزاد ہونے والا تھا۔ یہ خیال اسے پہلے کیوں نہ آیا؟ ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھنے لگا۔ آزادی اور مسرت اس کی منتظر تھیں۔

ایک...دو...

☆☆☆

”گریگ پریمنگر“ کا سینہ فخر و انبساط سے پھولا ہوا تھا۔ بی ایم ڈبلیو کی دریافت کے باعث، ریڈیو اور چینلز پر شام کی خبروں میں اس کا نام اور تصویر شامل تھے۔ اگر گریگ لڑکے تک بھی پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کی ترقی پکی تھی۔

علاقے کا جائزہ لینے کے بعد گریگ نے فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے علاقے کے مکینوں کو کھنگالا جائے۔ اسے معلوم تھا کہ جلد ہی پولیس فورس اور میڈیا کی یلغار ہونے والی ہے۔ اس کی پُرجوش خواہش تھی کہ سب سے پہلے ناتھن تک پہنچ جائے۔ وہاں تعمیراتی پروجیکٹ نصف سے زیادہ مکمل ہو چکا تھا۔

وہ مکان نمبر **4120** پر پہنچا تو اسے احساس ہوا کہ مکان غیر آباد نہیں ہے تاہم اس وقت خالی پڑا ہے۔ اس نے آگے بڑھنے سے بیشتر دروازے کی نچلی درز سے اپنا کارڈ اور انفارمیشن شیٹ اندر کھسکا دی اور چلتے چلتے رسماً اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔

☆☆☆

ہیکر، مائیکل کی ہدایت کے بموجب JDC کے اسٹاف کے ساتھ مشغول تھا۔ سینٹر کے ریکارڈ کے مطابق رکی

تنہا تھا، غیر شادی شدہ تھا۔ ہیکٹر نے منیجر کی مدد سے رکی کا کمرا دیکھا۔ تاہم اسے کوئی اہم سراغ نہیں ملا۔

منیجر سے بات چیت کے دوران بالآخر اسے ایک نام ہاتھ آ ہی گیا۔ یہ نام مٹسی کا تھا جو رکی کی دوست تھی۔ وہ بروک فیلڈ گارڈن اپارٹمنٹ میں مقیم تھی۔

ہیکٹر بلا تاخیر عمارت کی پہلی منزل تک پہنچا۔ مٹسی کے اپارٹمنٹ کے دروازے پر اسے کسی ڈوربیل کا بٹن دکھائی نہیں دیا۔ کئی بار دستک دینے پر ایک لڑکی نے دروازہ کھولا۔ ہیکٹر نے اپنا شناختی کارڈ گلے میں لٹکایا ہوا تھا۔

وہ ایک خوش شکل سرخی مائل بالوں والی خوش لباس لڑکی تھی۔ ہیکٹر نے عمر کا اندازہ پچیس سال لگایا۔ لڑکی کے چہرے پر ایک گہری خراش تھی جو ناک کے بانسے سے ہوتی ہوئی بائیں آنکھ کے نیچے اختتام پذیر ہوگئی تھی۔ خراش تشدد کی واضح علامت تھی۔ لڑکی کی سوجی ہوئی لال آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ روتی رہی ہے۔

ہیکٹر کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ وہ کسی اہم ترین انکشاف کے نہایت قریب تھا۔ لڑکی کے بال پونی ٹیل کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ ہیکٹر تو اپنے تاثرات چھپا گیا۔ تاہم لڑکی حیرت زدہ تھی۔

''تم یقیناً مٹسی ہو؟'' ہیکٹر نے استفسار کیا۔

لڑکی کی نگاہ، ہیکٹر کے چہرے سے پھسل کر اس کے بیج پر جم گئیں، غیر موقع طور پر اس نے جواب دینے کے بجائے دروازہ وا کر کے ہیکٹر کے لیے اندرونی راہ ہموار کی۔ ہیکٹر پوری طرح چوکس تھا۔ اس نے شکریہ کا لفظ ادا کیا اور اندر قدم رکھ دیا۔

مٹسی نشست گاہ میں صوفے پر ڈھیر ہوگئی۔ سائڈ ٹیبل پر بیئر کی بوتل کھلی پڑی تھی جو نصف کے قریب خالی ہو چکی تھی۔ ہیکٹر نے اندازہ لگایا کہ وہ اکیلی تھی۔ اس نے سوچا کہ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مٹسی کے چہرے سے آغاز کرے پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔

''مجھے رکی کی موت پر افسوس ہے۔ ایسی تکلیف دہ صورتِ حال میں، مجھے کچھ دریافت کرنا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ شاید مجھے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا؟'' ہیکٹر نے نوٹ بک نکالنے سے احتراز کیا۔

''آفیسر، تکلفات کی ضرورت نہیں ہے۔'' مٹسی نے بوتل اٹھالی۔

ہیکٹر نے سہولت محسوس کی۔ اسے لگا کہ مٹسی آزردگی کے ساتھ دباؤ کا شکار ہے اور بوتل اس کا غم غلط کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہو رہی تھی۔

''میں یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ رکی، جے ڈی سینٹر کے بچوں کے لیے کیوں ناپسندیدہ شخص بن گیا تھا؟'' ہیکٹر نے احتیاط سے الفاظ کا چناؤ کیا۔ ''تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اس کا حق دار نہیں تھا۔''

ہیکٹر نے دیکھا کہ مٹسی کی آنکھیں ڈبڈبانے لگی تھیں۔ اس نے گہری سانس لے کر آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ ناحق مارا گیا؟'' مٹسی نے براہِ راست سوال کیا۔

''میرا خیال ہے کہ حقائق اتنے سادہ نہیں ہیں، جتنے ظاہر نظر آتے ہیں۔'' ہیکٹر مزید محتاط ہوگیا۔ مٹسی کے سوال نے اسے احساس دلایا تھا کہ اس کا وزٹ ضائع نہیں ہوگا۔

''ہاں آفیسر، تم ٹھیک سوچ رہے ہو، لیکن میں خود کو بہت اکیلا اور... اور...'' وہ اچانک چپ ہوگئی۔

ہیکٹر خاموش رہا۔ اس کا اندھا تیر نشانے پر لگا تھا۔ لیکن مٹسی اچانک بولتے بولتے رک گئی۔ ہیکٹر نے غم کے ساتھ اس کی آنکھوں میں خوف کا سایہ دیکھا۔ اس کا ذہن دوبارہ لڑکی کے چہرے کی خراش کی جانب چلا گیا۔ ہیکٹر کے دماغ میں پھر گھنٹیاں بجنے لگیں۔

''کیا رکی نے کبھی ناتھن کا ذکر کیا تھا؟'' ہیکٹر نے بالآخر نیا سوال گھمایا۔ اس کی کوشش تھی کہ لڑکی کچھ نہ کچھ بولتی رہے۔ اندر ہی اندر اس کی رفتار نبض تیز ہوگئی تھی۔

''ناتھن...'' مٹسی نے بوتل منہ سے لگائی۔ ''میں خود سے سیکڑوں بار ناتھن سے متعلق سوال کرتی رہی ہوں... مجھے خوشی ہوتی اگر میں یہ کہہ سکتی کہ کسی بچے کی جان لینا رکی کے لیے ممکن ہی نہیں تھا۔ کاش میں یہ کہہ سکتی۔'' مٹسی ہچکی لے کر خاموش ہوگئی۔

ہیکٹر نے سخت اضطراب محسوس کیا۔

''لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتی۔'' وہ پھر گویا ہوئی۔ ''بچے اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ رکی کو اس بات سے نفرت تھی کہ ''سینٹر'' میں بچوں نے اسے وہ عزت نہیں دی جس کا وہ حق دار تھا۔ رکی نے بے وقوفی کی اور کھلونا بن گیا۔ اس نے دوسری غلطی کی کہ مجھے بھی کچھ نہیں بتایا۔'' وہ ایک بار پھر گم صم ہوگئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے بوتل دبوچ لی۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔

''رکی کیا کرنا چاہتا تھا؟'' ہیکٹر نے بدن کے عضلات میں تناؤ کی کیفیت محسوس کی۔

''وہ مجھے کیوں چھوڑ کے جا رہا تھا؟'' الٹا مٹسی نے سوال کیا۔ اس کے سوال میں غم و غصے کا عنصر موجود تھا۔
''میں سمجھا نہیں؟'' ہیکٹر نے خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ سنسنی کی لہر اس کے رگ و پے میں دوڑ رہی تھی۔
''وہ کسی طویل المدت منصوبے میں الجھا ہوا تھا۔ وہ کیا کر رہا تھا؟ میں نے سمجھنے میں دیر کر دی۔ بہت زیادہ تاخیر کر دی۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ دھیرے دھیرے یہاں سے اپنی چیزیں ہٹا رہا تھا۔ ایک ہفتے قبل اتفاقاً وہ ٹکٹ میرے ہاتھ لگ گیا جو اس نے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔''
''کیسا ٹکٹ؟'' ہیکٹر کو لگا جیسے صوفے میں کیلیں نکل آئی ہیں۔
''ارجنٹائن کا یک طرفہ ٹکٹ۔'' وہ بولی۔
''کہاں ہے ٹکٹ؟'' ہیکٹر کا حلق خشک ہونے لگا۔ وہ شدید ہیجان محسوس کر رہا تھا۔
''دوسری چیزوں کے ساتھ ٹکٹ بھی غائب ہو گیا۔''
''اسے کب روانہ ہونا تھا؟''
مٹسی نے شانے اچکائے۔ ''وہ ایک اوپن ٹکٹ تھا۔ جس کی نقد ادائیگی نو سو ڈالرز کی گئی تھی۔ میرے تصور میں نہیں تھا کہ رکی کے پاس وہ رقم کہاں سے آئی؟ میں اتنی بے خبر تھی کہ اس کے پاسپورٹ تک سے لاعلم تھی۔''
ہیکٹر کے پیٹ میں اینٹھن شروع ہو گئی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اڑ کر مائیکل تک پہنچے۔ یہ کیا گھن چکر ہے؟ اور ناتھن کا اس معاملے سے کیا تعلق؟ وہ دل ہی دل میں مائیکل کے تجزیے اور چھٹی حس پر اش اش کر اٹھا۔
''کیا تمہیں، ہماری مدد کی ضرورت ہے؟''
''نہیں۔'' وہ رونے لگی پھر اچانک کھڑی ہو گئی۔
ہیکٹر بھی کھڑا ہو گیا۔
''مس، آخری سوال۔ تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ رکی ہیرس کو کوئی اور رقم فراہم کر رہا تھا؟ میرا مطلب ہے کسی خاص کام کے لیے؟ جسے کرنے کے بعد وہ جنوبی امریکا (ارجنٹائن) چلا جاتا؟''
مٹسی نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا اور کھڑکی کے پاس چلی گئی۔ وہ شیشے میں سے باہر دیکھ رہی تھی۔ ''مجھے کچھ نہیں پتا۔ لیکن جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ اتنا برا تھا کہ رکی ملک چھوڑ کر جا رہا تھا... اور... اور... مجھے... مجھے بھی چھوڑ...''
مٹسی کے آخری الفاظ سرگوشی میں ڈھل گئے۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے مزید بات کرنے سے انکار کر دیا۔

☆☆☆

''بیٹھ جاؤ۔'' مائیکل نے کہا۔
تھامس بیٹھ گیا۔ تاہم اس کی کمر بالکل سیدھی تھی۔ وہ تناؤ کا شکار تھا۔
مائیکل نے اپنی کرسی پر ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلا دیں۔ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے تھے۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔
''تو تم ریڈیو اسٹار بن گئے ہو، آفیسر تھامس؟'' تھامس کی نگاہ، مائیکل کی آنکھوں سے بندھی ہوئی تھی۔ اس نے خود کو بدترین صورتِ حال کے لیے تیار کر لیا۔
''تمہارا کیریئر تمہارے لیے اہم تر ہے؟ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟'' مائیکل نے تھامس کی پرسنل فائل کھولی۔
''یس سر۔'' تھامس کی آواز مضبوط تھی۔
''کس نے مشورہ دیا تھا، آن ائر جانے کا؟'' مائیکل تھامس کے بجائے فائل دیکھ رہا تھا۔
''سارجنٹ ہیکٹر کے مطابق، اس واردات سے قبل تم گولڈ میڈل کے حصول کے لیے کوشاں تھے؟''
تھامس خاموش رہا۔
''تم نے اکیڈمی کے داخلی امتحان میں چیٹنگ کی تھی؟'' مائیکل نے تھامس پر ایک نظر ڈالی اور دوبارہ فائل میں کھو گیا۔
''نو سر۔''
''تمہارا خیال ہے کہ چیٹنگ ایک غلط حرکت ہے؟''
''یس سر۔''
''تو تم نے ریڈیو سے معلومات حاصل کرنے کے لیے غلط راستہ کیوں چنا؟ کیا تم آگے جانے کے لیے شارٹ کٹ کی تلاش میں تھے؟''
''نو سر۔'' تھامس نے اپنے ہونٹ چبائے۔
''وھاٹ... یس سر، نو سر...؟'' مائیکل برہم ہو گیا۔
''جناب آپ جو بھی ایکشن لینا چاہتے ہیں، میں سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن میری گزارش ہے کہ پہلے آپ میری چند باتیں سن لیں۔'' تھامس نے پُرامید نظروں سے مائیکل کو دیکھا۔
''میں سُن رہا ہوں۔'' مائیکل نے فائل بند کر دی۔
''میں مارک بیلی سے ملا تھا۔'' تھامس کا اعصابی تناؤ کم ہو گیا۔ ''وہ زخمی تھا اور...''
''تفصیل سے بتاؤ۔ ''الف'' سے ''یے'' تک۔''
مائیکل نے اس کی بات کاٹی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔
''یس سر۔'' تھامس کی ٹینشن یک لخت معدوم ہو گئی۔

''میں اس کے گھر کی نگرانی کر رہا تھا۔'' تھامس نے تمام تر جزئیات دہرانا شروع کیں۔ مائیکل کا چہرہ بے تاثر تھا لیکن آنکھیں بول رہی تھیں۔

''تمہیں کیوں یقین ہے کہ وہ ہاتھ کے بارے میں جھوٹ بول رہا تھا؟'' مائیکل کی آواز میں نرمی تھی۔

تھامس سوچ میں پڑ گیا کہ ڈاکٹر ٹیڈ سے ملاقات کے بارے میں بتائے یا نہ بتائے۔ تاہم مائیکل کی دلچسپی اور بدلے ہوئے تیور نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

''میں اس کے معالج سے ملا تھا۔'' بالآخر وہ بولا۔ مائیکل کی پیشانی پر شکن نمودار ہو کر غائب ہو گئی۔ وہ خاموش رہا۔ تھامس نے ڈاکٹر سے ملاقات کا احوال جوں کا توں اگل دیا۔

اس کی کہانی اختتام پذیر ہوئی تو مائیکل کھڑا ہو گیا۔ وہ چند قدم چل کر تھامس کے قریب آیا اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ ''تم جانتے ہو کہ تم کیا کر آئے ہو؟''

''نو سر۔'' تھامس بھی کھڑا ہو گیا۔

''آفیسر تھامس! تم نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔ ریڈیو والی غلطی کو بھول جاؤ۔'' مائیکل کے لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ''تمہارا نیا ٹاسک اب...'' فون کی گھنٹی کے باعث اس کا فقرہ نامکمل رہ گیا۔ تھامس اپنے اندرونی جوش پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

''وارن مائیکل اسپیکنگ۔'' مائیکل نے دوسری جانب ہیکٹر کی آواز سنی۔ وہ سنتا رہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے چلے گئے۔

''کہاں سے بات کر رہے ہو؟'' مائیکل نے معاً ہیکٹر کو ٹوکا۔ پھر وہ ہیکٹر کا جواب سن کر بولا۔ ''باقی بات بعد میں... فوراً یہاں پہنچو۔'' اس نے فون رکھ دیا اور تھامس کو دیکھا۔

''میں کیا کہہ رہا تھا؟'' مائیکل کی ذہنی رو کسی اور طرف بہہ چلی تھی۔

''سر! آپ نیا ٹاسک دے رہے تھے۔'' تھامس نے پُرجوش انداز کے ساتھ جواب دیا۔

''ہاں، نیا ٹاسک یہ ہے کہ تم مارک بیلی کے ہاتھ کے زخم کے پس پردہ حقیقت کا سراغ لگاؤ۔ تاہم محتاط رہنا۔ چاہو تو کسی ساتھی آفیسر کو بھی لے جاؤ، لیکن دونوں ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے الگ رہنا۔ اگر تمہیں سراغ مل جائے تو آگے بڑھنے کی کوشش مت کرنا بلکہ فوراً مجھے مطلع کرنا۔''

''یس سر۔'' تھامس کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا۔

صورت حال یکسر تبدیل ہو گئی تھی۔

''تمہارے پاس اس کام کے لیے کلیو یہ ہے کہ ناتھن کے انکل نے ایک ہاتھ ناکارہ ہونے کے بعد پہلا کام جو کیا ہے، وہ ڈاکٹر تک رسائی ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر سے ملاقات سے پہلے کے چند گھنٹوں پر فوکس رکھنا۔ ڈاکٹر سے دور رہنا نہ ہی مارک بیلی کے گھر میں گھسنے کی کوشش کرنا۔ باقی لائن آف ایکشن بھی تمہاری صلاحیت پر منحصر ہے۔ آخری بات یہ کہ تم ایک کارنامہ انجام دینے کے نہایت قریب ہو۔'' مائیکل نے بات ختم کی۔

''تھینک یو سر۔'' تھامس کا چہرہ فرطِ جوش سے سرخ ہونے لگا۔ اسے لگا کہ کیریئر کا ٹرننگ پوائنٹ اس کے ہاتھ میں ہے۔

☆☆☆

اطلاعی گھنٹی کی آواز کسی خوف ناک دھماکے کی طرح تھی۔ ناتھن اپنی جگہ سے تقریباً گر ہی پڑا... پہلا خیال یہی آیا کہ ریوالور چل گیا ہے۔ اگلے ہی لمحے اسے احساس ہو گیا کہ دراصل باہر کوئی ہے اور آواز گھنٹی کی تھی۔

وہ فرش کے ساتھ چپک گیا۔ نظر بیرونی دروازے سے ملحق کھڑکی پر پڑی۔ پردے کی جھری پر اس کی نگاہ گئی۔ وہ کوئی پولیس والا ہی تھا جس کی بغل میں کاغذات کا پلندہ تھا۔

''وہ آگئے ہیں۔'' ناتھن نے خود سے سرگوشی کی۔ اچانک اس نے محسوس کیا کہ پولیس مین کا رویہ عجیب سا ہے۔ وہ تنہا لگ رہا تھا اور دائیں بائیں دیکھ رہا تھا۔

ناتھن فرش سے چپکا ہوا پردے کی جھری کو گھور رہا تھا۔ وہ جیسے منجمد ہو گیا تھا۔ چند ساعت بعد پولیس مین کی شبیہ کھڑکی کے سامنے سے غائب ہو گئی۔ ایک کاغذ دروازے کے زیریں رخنے سے اندر آیا۔ پھر اس نے قدموں کی آہٹ سنی۔ جو کہہ رہی تھی کہ پولیس مین واپس جا رہا ہے۔

کئی منٹ تک ناتھن زمیں بوس رہا۔ آہستہ آہستہ وہ حقیقی دنیا میں واپس آ گیا، گھٹنوں کے بل اٹھا اور واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آئی۔ پولیس، اس سے دس پندرہ فٹ دور رہ گئی تھی پھر بھی وہ اس تک نہیں پہنچ سکی۔ قسمت اب بھی ناتھن کے ہمرکاب تھی۔ امید کی کرن پھر روشن ہو گئی۔ اسے اپنے باپ کی بات یاد آئی۔ ''امید کسی انسان کے لیے ایک گرانقدر اثاثے کی حیثیت رکھتی ہے۔''

ناتھن نے ریوالور کو دیکھا۔ اسے شرمندگی کا احساس ہوا۔ وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔ زندگی کی دشواریوں سے نمٹنے کا یہ کوئی قابلِ تعریف حل نہیں تھا کہ خود کو ختم کر لیا جائے۔ اس نے ہتھیار قالین پر گرا دیا۔ دونوں ہتھیلیاں آنکھوں پر رکھ لیں۔ وہ رو رہا تھا۔

وہ اپنے اصل دشمن سے بے خبر تھا۔ مسلح ''پوائنٹر'' ساٹھ میل دور حرکت پذیر تھا۔ ''پورشے'' کار میں وہ اڑا جا رہا تھا۔ اس نے جو روپ دھارا تھا، وہ پولیس افسر کا تھا۔

☆☆☆

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ناتھن تھا؟'' گریگ نے زور دے کر پوچھا۔

''کیا مطلب؟ کتنا یقین چاہتے ہو؟ تم نے میرے گھر پر جو کاغذ بمع تصویر کے ساتھ چھوڑا تھا۔ وہ تصویر ناتھن کی تھی۔'' ٹوڈی برسکو نے خفگی کا اظہار کیا۔ ''اس روز صبح ہی صبح جو لڑکا سڑک پر مجھے نظر آیا تھا، وہ ناتھن ہی تھا۔''

''اس کا لباس کیسا تھا؟'' گریگ نے ٹوڈی کی خفگی کو نظرانداز کیا۔

''لڑکے نے نیکر اور اسپورٹس شرٹ پہنی ہوئی تھی۔''

''شرٹ پر کس ٹیم کا نشان تھا؟'' گریگ نے سنسنی محسوس کی۔

''وہ ایک سرسری مڈبھیڑ تھی۔ مجھے نہیں پتا کہ کون سی ٹیم کی شرٹ تھی۔''

تاہم گریگ جانتا تھا۔ رپورٹس کے مطابق، نکلسن فیملی کے گھر سے ناتھن نے جو لباس لیا تھا اس میں ''شکاگو بل، ٹی شرٹ بھی شامل تھی۔

''کیا تم یاد کر سکتے ہو کہ وہ چرچ کی جانب سے آ رہا تھا؟''

ٹوڈی نے توقف کیا پھر بولا۔ ''اگر چھدرے جنگل سے شارٹ کٹ مارا جائے تو وہ غالباً اسی جانب سے آ رہا تھا۔''

گریگ نے ٹوڈی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے گھر سے نکل آیا۔ مکانات پر ناتھن کے بارے میں پرچہ چھوڑنا مفید ثابت ہوا تھا۔ ٹوڈی کی کال ملنے پر وہ اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا۔

''دوستو... ہم ناتھن کے سر پر ہیں۔ یہاں موجود ہر مکان کو چیک کرو، قبل اس کے کہ وہ یہاں سے نکل جائے۔'' گریگ نے ہدایات جاری کیں۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ ایک اہم سوال کرنا تو بھول ہی گیا۔ اس نے پلٹ کر ٹوڈی کے مکان کی بیل بجانا چاہی۔ تاہم ٹوڈی ابھی دروازے پر ہی موجود تھا۔ ٹوڈی کی بیوی بھی عقب سے جھانک رہی تھی۔

''معاف کیجیے، مسٹر ٹوڈی۔'' گریگ نے معذرت کی۔ ''کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا کوئی پڑوسی چھٹیوں پر گیا ہو؟''

''میں ہر ایک کو تو نہیں جانتا۔'' ٹوڈی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں یہاں سکونت اختیار کیے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔''

''کوئی بات نہیں۔'' گریگ جانے کے لیے مڑا۔

''ایک منٹ۔'' ٹوڈی کی آواز پر وہ رک گیا۔ ''میرا خیال ہے کہ ''گریمن'' گھر سے دور ہے۔'' ٹوڈی نے مکانات کی ایک جانب اشارہ کیا۔ گریگ کے نزدیک تمام مکانات ایک جیسے تھے۔

''کیا آپ کو گریمن کے مکان کا نمبر یاد ہے؟''

''4120۔''

''بہت شکریہ۔'' گریگ وہاں سے ہٹ گیا۔

وہ جلد ہی مکان نمبر **4120** پر پہنچ گیا۔ اسے یاد آیا کہ وہ اس مکان پر بھی آیا تھا اور مکین کو غیر موجود سمجھ کر آگے بڑھ گیا تھا۔ تاہم اس نے چلتے چلتے گھنٹی بجائی تھی۔

اس مرتبہ اس نے بغور جائزہ لیا۔ کھڑکیوں پر پردے پڑے تھے۔ اس نے مکان کا چکر کاٹا۔ عقبی دالان خالی تھا۔ تمام کھڑکیاں صحیح سلامت تھیں۔ گریگ نے لان میں قدموں کے نشان تلاش کرنے کی کوشش کی۔ تاہم ناکام رہا۔ پھر اسے، تہ خانے کی ادھ کھلی کھڑکی کا خیال آیا۔ اگر وہ یہاں ہے تو پھر تہ خانے کی راہ سے اندر گیا ہوگا۔ کھڑکی میں اتنی گنجائش تھی کہ کوئی کم عمر لڑکا کوشش کر کے اندر جا سکتا تھا۔

دفعتاً گریگ کا دل زور سے دھڑکا۔ اسے اپنی حماقت پر غصہ آیا۔ وہ خالی خالی نظروں سے گیراج کو دیکھ رہا تھا۔ گیراج خالی تھا جبکہ پہلے وہ یہاں آیا تھا تو وہاں ایک ہنڈا کار موجود تھی۔ معاً اسے ہوش آ گیا۔ وہ تیزی سے تہ خانے کی ادھ کھلی کھڑکی تک پہنچا۔ ہلانے جلانے پر کھڑکی مزید کھل گئی۔ وہ بلاتامل پھنس پھنسا کر اندر گھس گیا۔ اس نے ٹارچ کی روشنی میں تہ خانے کا جائزہ لیا اور گراؤنڈ فلور پر پہنچ گیا۔

گریگ نے پھرتی سے فلور کو کھنگالا اور پہلی منزل پر آ گیا۔

اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ اور دوسرے ہاتھ میں گن تھی۔ ٹارچ وہ گراؤنڈ فلور پر آف کر چکا تھا۔ بہرحال پہلی منزل پر اسے کچھ نہیں ملا۔ تاہم ایک ٹیبل پر اسے ناتھن کا رقعہ مل گیا۔ رقعے کے مندرجات تقریباً ویسے ہی تھے جو

نکلسن فیملی کے گھر سے ملنے والے رقعے پر درج کیے گئے تھے۔ سب سے نمایاں اور تشویش ناک بات یہ تھی کہ ناتھن کے پاس اب ایک آتشیں ہتھیار بھی تھا۔

گریگ دانت پیس کر رہ گیا۔ ناتھن پھر ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ گریگ نے اپنا ریڈیو۔۔ سنبھالا اور واپس گراؤنڈ فلور کی طرف بھاگا۔ اس کا رخ تہ خانے کے بجائے سیدھا، بیرونی دروازے کی جانب تھا۔

☆☆☆

پچھلے پانچ میل سے وہ کار متواتر ناتھن کی ہنڈا کی عقب میں تھی۔ ناتھن نے کئی بار رفتار بڑھا کر اسے پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ ناتھن نے ایک آدھ بار رفتار انتہائی کم کر کے، عقبی کار کو آگے نکلنے کا موقع دیا۔ تاہم نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔۔۔ وہ کار مستقل ناتھن کی ہنڈا کے عقبی بمپر کے ساتھ لگی رہی۔ متعاقب کی تیز ہیڈ لائٹس، بیک ویو اور سائڈ مرر میں ناتھن کی آنکھوں کو خیرہ کرتی رہیں۔

وہ جو کوئی تھا' ناتھن کے پیچھے تھا۔ ناتھن کو کوئی شبہ نہیں رہا تھا۔ رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ ناتھن مرکزی سڑک کے بجائے ذیلی سڑکیں استعمال کر رہا تھا۔

وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے عقب میں موجود کار کے ساتھ کوئی دوسری گاڑی نہیں تھی۔ ناتھن یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر وہ کون شخص ہے اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟ ایک اقدام پر اسے اطمینان تھا کہ وہ ریوالور ساتھ لے آیا تھا۔ علاوہ ازیں اس نے نکلنے سے پیشتر ٹیپ کی مدد سے لائسنس پلیٹ کے دو ہندسے تبدیل کر دیے تھے۔ ایک ۔۔۔۔۔۔ کو چار بنا دیا تھا۔

☆☆☆

ڈپٹی شیرف ''اسٹیڈ مین'' کے اقدامات واضح تھے۔ بیک اَپ کے بغیر وہ ملزم کو روکنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ آخری رپورٹ کے مطابق ناتھن مسلح تھا اور ہنڈا کار استعمال کر رہا تھا۔ ہنڈا کے پیچھے لگے ہوئے اسٹیڈ مین نے بارہ میل گزار دیے تھے۔

ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اسٹیڈ مین دیکھ رہا تھا کہ ہنڈا کے ڈرائیور کا سر نشست کی پشت سے چند انچ ہی اوپر تھا۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کوئی لڑکا ہے۔ لائسنس پلیٹ پر لڑکے نے جو تبدیلی کی تھی، وہ پولیس کو جھانسا دینے کے لیے قطعی ناکافی تھی۔

اچانک اسٹیڈ مین کا ریڈیو بیدار ہوا۔

اسٹیڈ مین نے ڈیش بورڈ سے مائیک اٹھا کر بٹن دبایا۔ ''بیکر ففٹین 15' چارلی سیون۔'' اس نے عقبی شیشے میں جھانکا۔ جیری شمٹ کی گاڑی، ڈپٹی شیرف کے ساتھ آن ملی تھی۔ ''امکانات بلند تر ہیں۔ سامنے ہنڈا کار ہی ہماری مطلوبہ گاڑی ہے۔'' اسٹیڈ مین نے مائیک منہ سے لگایا۔

''روکنا ہے اسے؟'' جیری نے سوال کیا۔

''ابھی نہیں۔ کمانڈ سکس ۔۔۔ 6 پہنچنے والی ہے۔'' اسٹیڈ مین نے جواب دیا۔ ''ان کو اس وقت تھیلسی روڈ اور روٹ نمبر 168 پر ہونا چاہیے۔ جنکشن کے ساتھ۔''

''او کے۔''

''کمانڈ 6، بیکر 15۔'' اسپیکر سے آواز آئی۔ ''ہم پہنچ گئے ہیں۔'' یہ سارجنٹ والٹس تھا۔

''روڈ بلاک؟''

''یس، روڈ بلاک۔''

☆☆☆

ناتھن کا دل ڈوب سا گیا۔ اس نے عقب میں ہیڈ لائٹس کا دوسرا جوڑا دیکھا۔ فوراً ہی گاڑی کی چھت پر سرخ اور نیلی روشنی گردش کرنے لگی۔ اوہ یہ پولیس والے ہیں۔

''گھبراؤ مت۔'' ناتھن نے خود کو سمجھایا۔ اس کا ذہن تیزی سے کوئی حل تلاش کر رہا تھا۔ انہوں نے ابھی تک اسے نہیں روکا تھا۔ لیکن بلاشبہ وہ جلد ہی کچھ کرنے والے تھے۔ ناتھن نے عالمِ سراسیمگی میں دائیں بائیں جھانکا۔ ایکسلریٹر پر پاؤں کا دباؤ ازخود بڑھتا گیا۔ اس نے سائڈ مرر میں عقبی منظر دیکھا۔ اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ عقب میں ہیڈ لائٹس کے مزید دو جوڑے شامل ہو گئے تھے گویا پولیس کی چار گاڑیاں اس کے پیچھے تھیں۔ ان کی چھت پر مخصوص روشنی گردش کر رہی تھی۔ پھر اچانک فضا میں سائرن کی کریہہ چیخ بلند ہونے لگی۔ ناتھن کا دل اس کے سینے میں پھڑپھڑانے لگا۔

اس نے سامنے دیکھا تو سو گز کے فاصلے پر سڑک بلاک تھی۔ پولیس کارز کی چھتوں پر سرخ اور نیلی روشنیاں دائرے کی شکل میں آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔

ناتھن گویا چوہے دان میں پھنس گیا تھا۔ کچھ سجھائی نہیں دیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ بھاگتے رہو۔ ایکسلریٹر پر مزید دباؤ نے اسے فلور کے ساتھ لگا دیا تھا۔ گاڑی فراٹے بھر رہی تھی۔

اسٹیڈ مین کو اپنی بصارت پر شک ہوا۔ اس نے ناقابلِ یقین نظروں سے دیکھا۔ ہنڈا اس سے دور ہوتی

جارہی تھی لیکن کہاں؟ سامنے راستہ بند تھا۔ دو پولیس گاڑیاں ترچھی بمپر ٹو بمپر کھڑی تھیں۔ دونوں بمپرز کے درمیان محض بارہ انچ کا فاصلہ تھا۔

''لڑکا پاگل ہو گیا ہے؟'' اسٹیڈمین بڑبڑایا اور مائیک سنبھال کر چیخا۔ ''سارجنٹ وہ تمہارے اوپر چڑھائی کررہا ہے۔''

ناتھن کو کچھ پتا نہیں تھا کہ وہ کیا کررہا ہے۔ اس کے کان شائیں شائیں کررہے تھے۔ ایک ہی خیال ذہن میں تھا کہ ناکا توڑ کر کسی بھی طرح نکل جانا ہے۔ آگے کیا ہوگا؟ اسے پتا نہیں تھا۔

درمیانی فاصلہ برق رفتاری سے کم ہورہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ کے ساتھ پیوست تھے۔ دائیں ٹانگ جیسے اکڑ گئی تھی۔ ٹانگ کے نیچے پیڈل فلور کے ساتھ چپک گیا تھا۔

ناتھن ناکے کے سر پر تھا۔ محض بارہ گز دور۔ تباہ کن تصادم میں صرف لمحاتی فاصلہ باقی تھا۔ دفعتاً اس نے گاڑی سائڈ واک پر چڑھا دی۔ زوردار دھچکے نے اسے سیٹ پر سے اچھال دیا۔ یوں لگا جیسے گاڑی الٹنے والی ہے۔ ٹرانسمیشن لائن کی کنکریٹ پر رگڑ نے خوفناک آواز پیدا کی۔ ایک اور جھٹکا لگا اور ہنڈا کا رشتہ زمین سے منقطع ہوگیا۔ گاڑی سائڈ واک سے ٹکرانے کے بعد ہوا میں تیر گئی تھی۔

ناتھن دیوانہ وار اسٹیئرنگ سے لڑ رہا تھا۔ دایاں پیڈل، گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے سے پہلے ہی اس نے چھوڑ دیا تھا۔ پہلے گاڑی کا دایاں پہیا اوس میں بھیگی گھاس سے ٹکرایا۔ گاڑی مزید دائیں جانب جھکتے جھکتے رکی اور اگلے بائیں پہیے پر گری۔ بعدازاں یکے بعد دیگرے، عقبی دونوں پہیے زمین سے ٹکرائے۔ ناتھن نے بریک لگائے۔ گیلی گھاس پر گاڑی لٹو کی طرح گھومی۔ ناتھن کے بدن کا ہر مسام پسینا اگل رہا تھا۔ شدید افراتفری میں وہ بارہ گز کے فاصلے سے شاٹ گن نہیں دیکھ پایا تھا۔ اسے ہوش اس وقت آیا جب ناکے سے چلنے والی شاٹ گن کے دھماکے نے اسے نیم بہرا کر دیا۔

گھومتی، پھسلتی گاڑی میں گولی پسنجر سیٹ کی کھڑکی کا شیشہ توڑتی ہوئی، ونڈ اسکرین سے گزر گئی۔ گاڑی کے اندر اور بونٹ پر شیشوں کے ان گنت چھوٹے بڑے ٹکڑوں کی برسات ہوئی۔

ناتھن کے ذہن میں یہی خیال آیا کہ اسے مارنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بھاگتے رہو۔

اس نے دھندلی آنکھوں سے جائزہ لیا۔ وہ ناکے سے آگے تھا لیکن سڑک فاصلے پر تھی۔ اس کی گاڑی الٹنے سے بچ گئی تھی اور حیرت انگیز طور پر انجن بھی کام کررہا تھا۔ تاہم اس کی اپنی حالت غیر تھی۔

ناتھن نے گاڑی گیئر میں ڈالی اور دوبارہ سڑک کا رخ کیا۔ سڑک پر پہنچتے ہی اس نے رفتار بڑھانی شروع کی۔ ناکا پیچھے رہ گیا تھا۔ ایک اور دھماکا ہوا اور ونڈ شیلڈ کا بچا کھچا حصہ بھی غائب ہوگیا۔

ناتھن نے سر جھکا کر رفتار بڑھائی تو یہ خوفناک انکشاف ہوا کہ ہنڈا کی رفتار بڑھنے کے بجائے کم ہورہی ہے۔ اس نے پیڈل کو دبایا لیکن انجن بند ہوچکا تھا۔

خوف و دہشت نے ناتھن کو جکڑ لیا۔

''اوہ، نو... ناٹ ناؤ، اوہ گاڈ ابھی نہیں۔'' تاہم بالآخر گاڑی سڑک کے عین درمیان رک گئی۔ ناتھن سکتے کی کیفیت سے دوچار تھا۔ اس کے دماغ نے پیدل بھاگنے کی ترغیب دی۔ یہ ایک بے معنی ترغیب تھی۔ وہ بے دست و پا ہوچکا تھا۔ اسٹیڈمین، سر پر پہنچ گیا تھا۔

''ہاتھ سامنے رکھو، ورنہ کھوپڑی اڑادوں گا۔'' وہ غرایا۔

ناتھن ساکت بیٹھا تھا۔ مسافت ناتمام رہ گئی تھی۔ یہ اس کی بھاگ دوڑ کا اختتام تھا۔ اس نے دھیرے دھیرے ہاتھ بلند کردیے۔ دوڑتے قدموں کی آوازیں آرہی تھیں۔

''باہر نکلو۔'' کسی نے حکم دیا۔

''گن۔'' کوئی چلایا۔ ''نشست پر گن موجود ہے۔''

دو ہاتھوں نے اسے گاڑی سے باہر گھسیٹ لیا۔ شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اس کے ہاتھ، پیروں اور پیٹ کو مجروح کر گئے۔ اس کی ناک سے بھی خون بہہ رہا تھا۔ اسے ہتھکڑیاں پہنا کر پولیس کار میں منتقل کر دیا گیا۔

☆☆☆

پوائنٹر نے ٹاؤن شپ کی پولیس میں گھل مل جانے کا منصوبہ بنا لیا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ خود کو بریڈک کاؤنٹی کا افسر ظاہر کرے گا جس کی ذمے داری تھی کہ پنسلوانیا میں ''کیس'' کی کارکردگی پر نظر رکھے۔

اس کی وردی اور شناخت اصل کے مطابق تھی۔ بیج پر اس کا نام ''ٹیری رابرٹسن'' لکھا تھا۔

اس وقت وہ جینکنز ٹاؤن شپ کے ہوٹل میں موجود تھا۔ اس کی توجہ ٹی وی پر چلنے والی اسپیشل رپورٹ کی جانب تھی۔ ناتھن کی تصویر نے پوری اسکرین کو گھیرا ہوا تھا۔ عنوان تھا۔ ''پولیس کی تحویل میں۔''

اناؤنسر بتا رہی تھی۔ ملک کا مقبول ترین ''مفرور'' پولیس کی گرفت میں۔ نیوز کاسٹر کے مطابق، ناتھن کو ''پٹ گرن'' کاؤنٹی، نیویارک میں رکھا گیا تھا۔ پوائنٹر کا منہ بن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ مذکورہ کاؤنٹی، نیویارک کے انتہائی جنوبی حصے میں واقع تھی۔ اس کا مطلب ''ٹارگٹ'' تک پہنچنے کے لیے، پوائنٹر کو مزید چند گھنٹے درکار تھے۔

☆☆☆

سارجنٹ واٹس نے ناتھن کی گرفتاری کی رپورٹ مکمل کی تو گھڑی ساڑھے چار بجنے کا اعلان کر رہی تھی یعنی صبح ابھی فاصلے پر تھی۔ اس نے رپورٹ لفافے میں منتقل کر کے شیرف مرفی کا پتا درج کیا۔

لابی کا دروازہ کھلنے کی آواز نے اسے چونکنے پر مجبور کر دیا۔ اس وقت کسی کی آمد وہاں قطعی غیر متوقع تھی۔ واٹس نے اجنبی پولیس اہلکار کو دیکھا اور اسے پہچاننے میں ناکام رہا۔

''گڈ مارننگ۔'' پوائنٹر نے مسکرانے کی کوشش کی۔

''رات کافی ہنگامہ رہا۔'' وہ بولا۔

واٹس، فخریہ انداز میں مسکرایا۔ ''ہاں، کچھ ایسا ہی رہا مگر میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟''

''میرا نام رابرٹسن ہے۔'' پوائنٹر نے سکون سے جھوٹ بولا۔ میرا تعلق بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ سے ہے۔ میں یہاں ضروری کارروائی نمٹانے آیا ہوں تاکہ ناتھن کی واپسی کا بندوبست کیا جا سکے۔ میرا مطلب ہے، واپس ورجینیا اسٹیٹ۔'' اس نے لابی کا جائزہ لیا۔ ''کافی سناٹا ہے۔ لگتا ہے تم اکیلے ہو؟''

واٹس نے شانے اچکائے۔ ''فی الحال تو میں اور لڑکا ہی یہاں موجود ہیں۔'' وہ میز پر کاغذات کی جانب متوجہ ہو گیا۔ تاہم جواب دیتے ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ اسے تنہائی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا۔

واٹس نے دوبارہ سر اٹھایا تو پوائنٹر گن نکال چکا تھا بلکہ گولی میز کے عقب میں موجود سارجنٹ واٹس کی جانب اپنا سفر شروع کر چکی تھی۔

☆☆☆

ناتھن غنودگی کے عالم میں تھا۔ جب اس نے مشکوک آواز سنی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ وہ ایک عجیب سی آواز تھی۔ جیسے کسی نے بوتل میں پھنسا ہوا کارک جھٹکے سے کھولا ہو۔ اس کے فوراً بعد فرنیچر کے گرنے کی آواز سنائی دی اور پھر مہیب سناٹا۔

ناتھن کے کان کھڑے ہو گئے۔ معاً کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ فوراً ہی وہی آواز دوبارہ آئی جس نے ناتھن کو چوکنا کر دیا تھا۔

ناتھن کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ اس کی چھٹی حس شدید خطرے کا اعلان کر رہی تھی۔ اسے ٹی وی سیریز ''کاپس'' یاد آئی۔ اس نے آواز پہچان لی تھی۔ کسی نے سائلنسر لگے ہتھیار سے دو فائر کیے تھے۔ ناتھن کا لہو رگوں میں منجمد ہو گیا۔ اس کا بھیانک خواب ابھی جاری تھا۔

کسی کے قدموں کی آواز کوٹھری کی جانب آ رہی تھی جو کوئی بھی تھا، مسلح تھا اور ناتھن کو ٹھکانے لگانے آ رہا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس نے کسی پولیس والے کو بھی مارنے سے دریغ نہیں کیا تھا۔

''نا... تا... ناتھن۔'' قدموں کی آہٹ کے ساتھ اجنبی آواز نے اس کا نام گنگنایا۔

کوئی نامعلوم عنصر تھا، اس گنگناہٹ میں جس نے ناتھن کا خون خشک کر دیا۔

''ناتھن... بے... بی... ی... ی...'' وہی گنگناہٹ پھر کسی کا قہقہہ سنائی دیا۔ ''اب کہاں بھاگو گے؟'' قدموں کی آہٹ قریب آ گئی تھی۔

کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ناتھن کی جان لینے آ رہا تھا۔ کوئی بے رحم قاتل۔ جو شکار کی بے بسی پر لطف اندوز بھی ہو رہا تھا۔ یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا کہ وہ کون ہے؟

ناتھن بند کمرے میں پھنسی ہوئی بلی کی طرح ہراساں تھا۔ وہ بوکھلایا ہوا کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ ٹوٹا پھوٹا پلنگ اسے قاتل سے نہیں بچا سکتا تھا۔ کچھ نہیں سوجھا تو وہ دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ دفعتاً اس کی نگاہ پلنگ کے ڈگمگاتے ہوئے پائے کی جانب گئی۔ اس نے لپک کر پائے کو دبوچ لیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد بوسیدہ پلنگ کی ایک ٹانگ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اسی وقت سیل کے دروازے میں موجود قفل میں چابی گھومنے کی آواز آئی۔ کمرے میں نیم تاریکی تھی۔

ناتھن پھرتی سے دوبارہ دروازے کے ساتھ دیوار سے چپک گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اسے خودبخود دروازے کی آڑ مل جاتی۔ اس کا دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔

وہ جونہی دیوار کے ساتھ لگا، دروازہ کھل گیا۔ ناتھن نے دونوں ہاتھوں سے پلنگ کا پایہ تھاما ہوا تھا۔ پہلے ہتھیار بدست بازو اندر آیا۔ ناتھن نے کم سے جسم و جان کی تمام تر قوت مجتمع کر کے وار کیا۔ گن قاتل کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر گری۔

پوائنٹر کے حلق سے دھیمی سی کراہ خارج ہوئی۔ وہ

مختصر قیدِ خانے میں در آیا۔ ناتھن کی آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی۔ وہ ناقابلِ یقین نظروں سے اپنے سامنے ایک پولیس مین کو دیکھ رہا تھا۔

''کون ہو تم؟'' ناتھن نے پوائنٹر کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پوائنٹر جواب دینے کے بجائے گن اٹھانے کے لیے جھکا، ناتھن کے پاس سوال جواب کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اس کے بدن کا ریشہ ریشہ تن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس انتہائی قلیل وقفہ ہے، پوائنٹر کی حرکات میں بلا کی تیزی تھی۔ وہ گن اٹھا کر سیدھا ہو رہا تھا۔ ناتھن نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر، ہاتھوں میں موجود لکڑی کا بھرپور وار پوائنٹر کے سر پر کیا۔ اس مرتبہ وہ زمین بوس ہو گیا۔

ناتھن کو حیرت ہوئی کہ سر پر چوٹ کھانے کے باوجود نامعلوم پولیس مین یا قاتل کے حلق سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔ نہ اس نے گن ہاتھ سے جانے دی تھی۔ وہ لوٹ لگا کر ناتھن سے دور ہو گیا۔

ناتھن کو لگا کہ جے ڈی سینٹر کا خوفناک منظر نامہ دہرایا جا رہا ہے۔ آخر یہ لوگ میری جان کے دشمن کیوں ہو گئے ہیں؟ اور یہ ایک دوسرے کو کیوں مار رہے ہیں؟

بھاگو... ایک بار پھر بھاگو... اس کے ذہن نے نعرہ لگایا۔

پوائنٹر کے سنبھلنے سے پہلے وہ قید خانے سے باہر ہو گیا۔ دہشت اس کی رفتار کم کرنے میں ناکام رہی تھی۔ اس کا ریوالور، ظاہر ہے کہ پولیس نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ تاہم ڈیبوک کے جوتے اب بھی اس کے پیروں میں تھے۔ آناً فاناً وہ نیم تاریکی میں پولیس اسٹیشن سے نکل گیا۔

بھاگو... بھاگو... وہ پوری قوت سے اندھادھند دوڑ رہا تھا۔

☆☆☆

سارج... اوہ نو... مائی گاڈ!'' شمٹ کا فقرہ ادھورا رہ گیا۔ اس نے فی الفور پسٹل نکالا اور سارجنٹ واٹس کی لہولہان لاش سے صرفِ نظر کرتے ہوئے، ہال وے سے گزر کر کوریڈور کا رخ کیا۔

اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ وہ پوری طرح چوکس تھا۔

دوسری جانب پوائنٹر کو شمٹ کی موجودگی کا احساس ہو گیا۔ وہ ناتھن کے سیل سے نکل کر کوریڈور کی دیوار کے ساتھ منہ لٹکا کر بیٹھ گیا۔ وہ کراہ رہا تھا۔

شمٹ نے گن دونوں ہاتھوں میں لے کر فائرنگ پوزیشن اختیار کی ہوئی تھی۔ وہ قدم بہ قدم آگے جا رہا تھا۔ کوٹھری میں جھانک کر اس نے ناتھن کی غیر موجودگی کا تعین کیا۔ پھر زمین پر بیٹھے ساتھی اہلکار کی جانب متوجہ ہوا جس کا سر سینے پر جھکا ہوا تھا۔

شمٹ کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ اگلے لمحے کیا ہونے والا ہے۔ جیسے ہی اس نے گن واپس ہولسٹر میں منتقل کی۔ پوائنٹر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ شمٹ کا منہ کھلا رہ گیا۔ پوائنٹر کی چلائی ہوئی گولی نے اس کا کام تمام کر دیا تھا۔

پوائنٹر کو سلیٹر کا خیال آیا۔ دو عدد قانون کے رکھوالے مارے جا چکے تھے۔ یہ امر سلیٹر کو برہم کرنے کے لیے کافی تھا۔ کیونکہ ایسی صورت حال میں تفتیش کا دائرہ نہ صرف وسیع ہو جاتا بلکہ اس میں شدت اور سرگرمی کا شامل ہونا لازمی امر تھا۔ تاہم پوائنٹر کے پاس اس کے سوا چارہ بھی کوئی نہیں تھا۔

اس کے شیطانی دماغ میں نئے منصوبے کے خدوخال نمایاں ہونے لگے۔ ناتھن کو پہلے ہی ''کاپ کلر'' تصور کیا جا رہا تھا۔ پولیس اسٹیشن کی صورت حال یہی عکاسی کر رہی تھی کہ ناتھن ایک بار پھر قتل کر کے بھاگ نکلا۔

''ناتھن، تم بہت گندے بچے ہو۔'' پوائنٹر نے واچ ڈیسک کی جانب چلتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''اب تمہاری بکواس کوئی نہیں تسلیم کرے گا۔ شاید تمہیں اس کا موقع ہی نہ ملے۔''

سارجنٹ واٹس کی لاش سے بچتے ہوئے وہ ڈیسک پر چڑھا۔ جہاں سیکیورٹی کیمرے نصب تھے۔ اس کی نظر گھڑی پر پڑی۔ پانچ بج رہے تھے۔ تیزی سے کام ختم کر کے اس نے باہر کا رخ کیا۔

تین عدد ویڈیو ٹیپس اس کی جیب میں تھیں۔

☆☆☆

بیدار ہوتے ہوتے اور فون اٹھانے سے قبل، چھ بار گھنٹی شور مچا چکی تھی۔

''دس از مائیکل۔'' اس نے خوابیدہ آواز میں کہا۔

''ہائے مائیکل، میں ہیکٹر بات کر رہا ہوں۔''

''ہاں، بکو... کیا افتاد آن پڑی ہے؟'' مائیکل نے بیٹھتے ہوئے، سائڈ ٹیبل کا لیمپ روشن کر دیا۔

ہیکٹر نے مختصر الفاظ میں ناتھن بیکی کی گرفتاری کی کہانی بیان کی۔ اور انکشاف کیا کہ اس مرتبہ وہ شیرف کے دو نائبین کو گولی مار کے فرار ہو گیا۔

''وہ دونوں زندہ ہیں یا...؟'' مائیکل کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ وہ پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔

''زندہ...؟ ان دونوں کو سانس لینے کا موقع بھی نہیں

ملا۔“ ہیکٹر نے بتایا۔

”کیا بکواس ہے؟“

”مائیکل، حقیقت بتا رہا ہوں۔ دونوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔“

”اس کے پاس ہتھیار کہاں سے آیا؟“

”اس نے ایک گن چھین کر دونوں کو گولی ماردی۔“

”وہ بچہ ہے، کوئی کمانڈو نہیں ہے۔“

”یقین تو مجھے بھی نہیں آیا دوست لیکن واردات کچھ ایسی ہی ہے۔“ ہیکٹر نے جواب دیا۔ مائیکل خاموشی کے سمندر میں ڈوب گیا۔

”کیا ہم دونوں ناتھن کے ہاتھوں بے وقوف بنتے رہے؟“

”معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔“

نہیں یہ ممکن نہیں ہے۔ مائیکل نے بددلی کے ساتھ سوچا۔ ”ٹھیک ہے۔ میں نیویارک کے لیے نکل رہا ہوں۔ ہم دیکھیں گے کہ ناتھن کی گرفتاری کے سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔ تم یہاں سب کو اطلاع کر دو۔ جو وہاں پہنچنا چاہے، پہنچ سکتا ہے اور تم تھامس سے ملتے ہوئے آنا۔“

”او کے، باس۔“

☆☆☆

”نہیں۔“ ڈیزی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ خبریں سن رہی تھی۔ اسے لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہے۔ خبروں کے الفاظ کسی پگھلی ہوئی دھات کی طرح اس کے کانوں میں اُتر رہے تھے۔

نہ سمجھ میں آنے والی بات تھی۔ قید کی حالت میں، کوئی بچہ تربیت یافتہ پولیس سے گن چھین کر انہی کو مار ڈالے...

عورتوں کی مخصوص حس، اس کا تجربہ... احساسات اب بھی مختلف تھے۔ لیکن ٹی وی پر جو کچھ دکھایا جا رہا تھا، اسے تبدیل کرنا کسی کے بس میں نہیں تھا۔

ڈیزی کو پتا ہی نہیں چلا۔ کب اس کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی۔ کچھ دیر بعد اس نے خود کو سنبھالا اور زمورا کو فون ملایا جس نے پہلی گھنٹی پر ہی فون اٹھالیا۔ غالباً وہ ڈیزی کے فون کی توقع کر رہا تھا اور جانتا تھا کہ وہ کیوں فون کرے گی۔ لہٰذا اس نے ڈیزی کی آواز سنتے ہی، دھیرے سے مختصر جواب دیا۔

”ہاں، مجھے بھی ابھی معلوم ہوا ہے۔“

☆☆☆

پولیس اسٹیشن سے فرار ہونے کے ایک گھنٹے بعد ناتھن کی سماعت سے سائرن کی آوازیں ٹکرانا شروع ہوئیں۔ وہ ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ کی سیڑھیوں کے نیچے چھپا ہوا تھا۔

معاً اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اسے چھپنے کے لیے رکنا نہیں چاہیے تھا۔ پولیس اسٹیشن سے بھاگتے وقت اس کی نگاہ میز پر پڑی تھی، وہ پولیس والا یقیناً مر چکا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔ ناتھن کو سائلنسر لگے ہتھیار کی فائرنگ بھی یاد آئی۔ اس وقت افراتفری میں اضطراری طور پر اس نے ردِعمل ظاہر کیا تھا اور جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

اب اس کے حواس واپس آ رہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی کوٹھری میں گھسنے والا اسے ختم کرنا چاہتا تھا لیکن کیوں؟ وہ پولیس والا تھا تو اس نے اپنے ساتھی کو کیوں مارا؟ ناتھن کو اس کی گنگناہٹ یاد آئی۔

”نا... نا... ناتھن... اب کہاں بھاگو گے؟“

نہیں وہ پولیس والا نہیں تھا۔ سوچ سوچ کے ناتھن کا دماغ دکھنے لگا۔ بس اتنا ہی سمجھ آیا کہ وہ جو کوئی بھی تھا اسے مارنے آیا تھا۔ دوم ڈیسک والے پولیس مین کو بھی اسی نے مارا تھا۔ سوم، اس کی وردی پولیس کی تھی۔ تاہم وہ پولیس والا نہیں تھا۔

ناتھن کے لیے صورتِ حال پہلے سے زیادہ خطرناک تھی۔ ایک پولیس والا مر چکا تھا۔ اگر جعلی پولیس والا نکل گیا تو سب یہی سمجھیں گے کہ ناتھن نے ایک اور قتل کر دیا ہے اور پولیس اس کے خون کی پیاسی ہو چکی ہوگی جبکہ جعلی پولیس والا بھی اس کی جان کا دشمن تھا۔

اسے یہاں چھپنے کے بجائے، ایک گھنٹے کی مہلت میں زیادہ سے زیادہ دور نکل جانا چاہیے تھا۔ اب تک پولیس نے علاقہ گھیر لیا ہوگا۔ یعنی وہ پولیس کے گھیرے میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کا خیال پھر جعلی پولیس مین کی جانب چلا گیا۔ کیا وہ جے ڈی سینٹر میں مرنے والے رکی ہیرس کا کوئی رشتے دار تھا؟ ناتھن کی عقل اس گتھی کو سلجھانے میں ناکام تھی۔ ناتھن نے دھیان ہٹا کر اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا سوائے اس کے کہ کسی نہ کسی طرح آگے بڑھتا رہے۔

ناتھن کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ تھانے سے زیادہ سے زیادہ دور چلا جائے۔ یہ شہری علاقہ نہیں تھا۔ تنگ گلیاں، چھوٹے مکانات اور دکانیں، اپارٹمنٹ والی عمارتیں زیادہ تھیں۔ کئی منزلہ عمارتیں...

وہ ایک عمارت کے اجاڑ احاطے میں تھا۔ جب افق پر

نارنجی سرخی نے جھلک دکھانا شروع کی۔ وہ پھر سوچ میں پڑ گیا۔

اس کے بائیں جانب ایک دروازہ تھا جس کے پیچھے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے ایک طرف دیوار اور دوسری طرف گرل بنی ہوئی تھی۔ پھر تہ خانہ، اس نے سوچا۔ یہ مکان کا نہیں بلکہ کئی منزلہ اپارٹمنٹ بلڈنگ کا تہ خانہ تھا۔ گرل اور دروازے کی حالت سے عیاں تھا کہ تہ خانہ عام طور پر زیرِ استعمال نہیں ہے۔ وہاں چوہے، اندھیرا، کاکروچ وغیرہ ہوں گے۔ ناتھن نے دروازے پر ہاتھ رکھا، وہ کھلا ہوا تھا۔

☆☆☆

پیٹرولی کو واشنگٹن پوسٹ کے رپورٹر کے ذریعے سب سے پہلے خبر ملی تھی۔ وہ اس وقت اسٹیٹ پولیس کے ہیلی کاپٹر میں سفر کر رہا تھا۔ اچانک تبدیل شدہ صورتِ حال پیٹرولی کے حق میں استوار ہوگئی تھی۔ پیٹرولی نے اپنی مسرت کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ کئی روز سے وہ خود کو ایڈیٹ تصور کر رہا تھا۔ وہ بھی محض ایک بچے کی وجہ سے۔ لیکن اب میڈیا کو پیٹرولی کی دانش اور تجزیے پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا بلکہ کوئی بھی اس کے آڑے نہیں آسکے گا۔ نئی صورتِ حال نے اس کی پوزیشن مستحکم کردی تھی۔ وہ خود کو ایک دانشور اور فلسفی کے روپ میں دیکھ رہا تھا۔ اب اس کی تھیوری کو چیلنج کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

☆☆☆

سامی باؤل نے ناب پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔ وہ، مسٹر سلیٹر کے آفس میں تھا۔ وہ سلیٹر کی ڈیسک کے قریب خاموشی سے ایستادہ ہوگیا۔ دونوں کو معلوم تھا کہ کیا بات ہونے جا رہی ہے۔ سلیٹر کے لیے یہ ایک مشکل گھڑی تھی لیکن سامی کے لیے نہیں... وہ تو عرصے سے اس کام کا منتظر تھا۔

سلیٹر اپنا ذاتی قانون نافذ کرنے کے لیے پینتیس سال سے سامی پر انحصار کرتا آیا تھا۔ دونوں کی عمروں میں دس سال کا فرق تھا۔ تمام برسوں کے دوران غیر قانونی کاروبار پھیلتا رہا۔ سلیٹر کے لیے کام کرنے والے آئے بھی اور گئے بھی۔ جانے کا ہمیشہ ایک ہی راستہ ہوتا تھا۔ تاہم سامی کی وفاداری اور پوزیشن ہمیشہ مستحکم رہی تھی۔

دونوں کو یقین تھا کہ پوائنٹر ہمیشہ کی طرح اپنا کام خوش اسلوبی سے نمٹا لے گا لیکن ایسا نہیں ہوسکا تھا۔ خود سلیٹر کے لیے یہ ایک حیرت انگیز حقیقت تھی۔ پوائنٹر ایک بچے کو قابو کرنے میں ناکام رہا تھا۔ یہ چیز پوائنٹر کے سابقہ ریکارڈ کے برخلاف تھی۔ اس کے ریکارڈ کی وجہ سے ہی سلیٹر نے پوائنٹر کو دوسرا موقع دیا تھا جبکہ دوسرا موقع فراہم کرنے کا وہ قائل نہیں تھا۔ پوائنٹر اس کا ایک قیمتی مہرہ تھا۔

سلیٹر کو جو چیز سب سے بدنما نظر آرہی تھی، وہ پوائنٹر کے ہاتھوں دو پولیس والوں کی ہلاکت تھی۔ یہ ہلاکتیں سلیٹر کے غیر قانونی کاروبار کے لیے نئے خطرات کھڑی کرسکتی تھیں۔

''کیا تم سمجھ رہے ہو کہ آج کی ملاقات کا کیا مقصد ہے؟'' سلیٹر نے سامی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''بالکل جناب۔'' سامی نے نشست سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ ''ہمیں اب پوائنٹر کو روکنا ہوگا۔''

سلیٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''مطلب! اسے محدود کر دیا جائے؟''

''نہیں جناب... پولیس ہلاکتوں کے پیچھے ناتھن نہیں بلکہ کسی اور کا ہاتھ ہے۔ جیسے ہی یہ بات کھلے گی، ہمارے لیے نئی مشکلات کھڑی ہوجائیں گی۔'' سامی نے کہا۔

''پھر؟''

''ہمیں، پوائنٹر کی قربانی دینی پڑے گی۔'' سامی نے جواب دیا۔

''بھاری رقم ہے، کیا ہم رقم کو بھول جائیں؟''

سامی نے رک کو جواب دیا۔ ''رقم کو بھولنا ہی بہتر ہے۔ اتنا معمولی کام تھا۔ جو کہ شروع سے خراب ہی ہوتا جا رہا ہے اور مزید خراب ہوتا نظر آرہا ہے۔ بہتر ہے کہ ہم پہلی فرصت میں فل اسٹاپ لگا کر عارضی طور پر سرگرمیاں معطل کر دیں۔ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔''

سلیٹر خاموش تھا۔ پیشانی پر شکنیں تھیں۔

''ناتھن کو کیش کرنے کا منصوبہ بھی پوائنٹر ہی لایا تھا۔'' سامی نے مزید کہا۔

''ہونہہ۔'' سلیٹر نے ہنکارا بھرا۔ ''یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا۔ میں نے پوائنٹر کو بات کرنے کے لیے بلایا ہے۔''

''یس سر۔'' سامی کھڑا ہوگیا۔

☆☆☆

الیگزینڈر، الیکس کے نام سے مشہور تھا۔ اس کی عمر دس سال تھی، وہ اپنی فیملی میں سب سے چھوٹا تھا بلکہ، اس بلڈنگ میں بھی سب سے کم عمر تھا۔ برنی اس کا وفادار ساتھی جو چھ مہینے قبل اسے ایک گلی میں ملا تھا۔ جب سے دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہوگئے تھے۔

ان کے اڑوس پڑوس میں دنگا فساد اور فائرنگ عام

تھی، کم از کم دو مرتبہ الیکس فساد کی زد میں آ کر زخمی ہوا تھا۔ برنی کا ساتھ ملنے پر الیکس خود کو زیادہ محفوظ خیال کرتا تھا۔

وہ ان لڑکوں میں سے تھا، جو اسکول کا ناغہ نہیں کرتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ الیکس کو پڑھائی سے دلچسپی تھی۔ اسکول میں اے سی کی ٹھنڈک تھی۔ اچھا کھانا ملتا تھا۔ دوستوں کے ساتھ کھیل کود کے مواقع تھے۔

اسکول سے ہٹ کر اس کا زیادہ وقت تہ خانے میں گزرتا تھا۔ برنی بھی ساتھ ہوتا تھا۔

اس روز بھی دونوں ساتھ تھے۔ برنی سیڑھیاں اترتے اترتے رک گیا۔ پلٹ کر الیکس کو دیکھا۔ الیکس اس کے پیچھے تھا۔ برنی ایک بار پھر رک گیا۔ اس مرتبہ اس کے حلق سے خوفناک غراہٹ بلند ہوئی۔ الیکس چونکا۔ معاً اس نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔

''کون ہے، وہاں کون ہے۔ باہر آؤ، ورنہ میرا کتا تمہیں پھاڑ ڈالے گا۔'' الیکس نے دھمکی دی۔

خاموشی، سکوت، صرف برنی کی دھیمی غراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ الیکس اور برنی آہستہ آہستہ تہ خانے کے گندے فرش تک پہنچ گئے۔

چند ڈبے گرے اور ان کے عقب سے ایک سفید فام لڑکے کا چہرہ نمودار ہوا۔ ناتھن پہچاننے میں الیکس نے پانچ سیکنڈ لیے۔

''تم ناتھن ہو؟''

ناتھن اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔

''یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''پولیس مجھے ڈھونڈ رہی ہے۔'' ناتھن نے کہا۔

الیکس کچھ دیر تک بغور ناتھن کے خوف زدہ چہرے کو دیکھتا رہا پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر برنی کا غصہ ٹھنڈا کرنے لگا۔

''تم نے مجھے کیسے پہچانا؟'' ناتھن نے سوال کیا۔

''تمہیں کون نہیں جانتا، اتنی عمر میں تم نے ٹھیک ٹھاک شہرت کمالی ہے۔'' الیکس بولا۔ ''پولیس والوں کو مار کر تم نے بڑی غلطی کی ہے۔ وہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔''

''میں نے کسی کو نہیں مارا۔'' ناتھن نے کہا۔ ''ایک پولیس والے نے دوسرے پولیس والے کو مارا۔ اس کے بعد مجھے مارنے کی کوشش کی۔''

''اچھا۔ تو پھر دوسرے پولیس والے کو کس نے مارا؟''

ناتھن کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''دوسرا پولیس والا؟ کیا مطلب؟ وہاں تو اور کوئی نہیں تھا؟''

الیکس نے، ناتھن کو تفصیل بتائی۔ ناتھن کا منہ کھلا رہ گیا۔

''تو وہ لوگ، ان دونوں کے قتل کا ذمّے دار مجھے ٹھہرا رہے ہیں؟''

الیکس نے اثبات میں سر ہلایا۔ کتا خاموش ہو گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کافی دیر تک خاموش رہے۔

''اب تم کیا کرو گے؟'' بالآخر الیکس نے سوال کیا۔

''مجھے نہیں پتا۔'' ناتھن نے یاسیت سے کہا۔ ''اور تم کیا کرو گے؟'' اس نے الیکس سے پوچھا۔

''اگر تمہارا اشارہ پولیس کی طرف ہے تو پولیس کو اطلاع دینے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔'' الیکس نے جواب دیا۔

ناتھن نے سوچا کہ اب کیا بات کرے پھر وہ بولا۔

''کیا میں یہاں ایک دن کے لیے چھپ سکتا ہوں؟''

الیکس نے بلاتوقف اتنی آسانی سے جواب دیا، جیسے وہ پہلے سے اس سوال کی توقع کر رہا ہو۔ ''کیوں نہیں، ضرور۔''

''تم پولیس کو کیوں نہیں بتاؤ گے؟'' ناتھن نے مشکور نظروں سے سوال کیا۔

''میں اتنا چھوٹا بھی نہیں رہا۔ زندگی کی تلخیوں نے مجھے بہت کچھ سکھا دیا ہے۔'' الیکس نے فلسفہ بھگارا۔ ''میں نہیں سمجھتا کہ تم جیسا نازک لڑکا نہتا اور قید میں ہوتے ہوئے دو پولیس آفیسرز کو مار سکتا ہے۔'' الیکس نے برنی کے بالوں بھری گردن سہلائی۔

ناتھن نے ٹھنڈی سانس بھری اور خاموش رہا۔

''تم بھوکے ہو؟'' ناتھن نے سر ہلایا۔

''میں کچھ کرتا ہوں۔'' الیکس نے کہا۔ ''یہاں میں نے چند کھیل اور ایک چھوٹا ٹی وی رکھا ہوا ہے۔ پہلے میں تمہارے لیے کچھ کھانے کے لیے لاتا ہوں۔ میں اوپر چھٹی منزل پر رہتا ہوں۔''

''کیا وقت ہوا ہے؟'' ناتھن نے پوچھا۔

''میں یہاں آیا تو اس وقت سوا آٹھ ہو رہے تھے، کیوں؟''

''مجھے دس بجے ایک فون کرنا ہے۔'' ناتھن نے درخواست کی۔

''میں کوشش کروں گا۔'' الیکس نے وعدہ کیا۔ ''میں برنی کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس سے باتیں کرو۔ یہ تمہارا خیال رکھے گا۔ کوئی آئے تو چھپ جانا، برنی کسی کو نیچے نہیں آنے دے گا۔''

الیکس چند منٹ برنی سے باتیں کرنے کے بعد رخصت ہونے لگا۔ ناتھن کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔

''بہادر بنو یار، سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' الیکس نے ناتھن کا شانہ تھپتھپایا۔ ''میں فون لا کر یہاں پلگ اِن کر دوں گا۔ ماں باپ گھر پر نہیں ہیں۔''

☆☆☆

جب مائیکل کاؤنٹی کے شیرف آفس پہنچا تو وہاں میڈیا سرکس کا سماں تھا۔ ہال میں پہلی ملاقات ہی پیٹرولی سے ہو گئی۔ مائیکل اس سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کترا کر نکلنا چاہا لیکن پیٹرولی کی نظر پڑ گئی۔

''لیفٹیننٹ مائیکل۔'' پیٹرولی نے بھرپور اعتماد سے پکارا۔ اس کی آواز میں تحکم کا تاثر موجود تھا۔

مائیکل نے گہری سانس لے کر پیٹرولی کی جانب.... پیش قدمی کی۔

''یہ سراغ رساں، لیفٹیننٹ وارن مائیکل ہیں۔'' پیٹرولی نے دوسرے افسران سے مائیکل کا تعارف کرایا۔ ''ناتھن کو پکڑنے کے سلسلے میں یہ آپ لوگوں کی مدد کرنے آئے ہیں۔''

''کیا ہم اسے گرین سگنل سمجھیں کہ ضرورت پڑنے پر لڑکے کو ختم کر دینا ہے؟'' ایک ڈپٹی نے سوال کیا۔ ''میرا مطلب ہے کہ وہ بچہ اور میں اپنا بقیہ کیریئر کورٹ روم میں قانونی لڑائی لڑتے نہیں گزار سکتا۔''

وہاں موجود مختصر ہجوم کی بھنبھناہٹ تیز ہو گئی۔

پیٹرولی تیار تھا۔ ''میں شروع سے کہتا آ رہا ہوں کہ وہ بچہ نہیں ہے۔ اسے بالغ سمجھو۔ وہ ایک وحشی قاتل ہے جس نے دو خاندانوں کو برباد کر دیا ہے۔ تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ اسے گرین لائٹ سمجھو۔ ضرورت پڑنے پر تم لوگ اسے بلادریغ گولی مار سکتے ہو۔''

مائیکل، پیٹرولی کی خود غرضی اور شقاوت پر بدمزہ ہو گیا۔

''اب جاؤ اور اسے آرڈر سمجھو۔'' پیٹرولی نے اطمینان سے کہا۔

''مسٹر پیٹرولی تم بچے کے لیے ڈیتھ وارنٹ ایشو کر رہے ہو۔ تم کورٹ آفیسر ہو۔ تم یہ اختیار نہیں رکھتے کہ ناتھن کو ختم کرنے کا حکم نامہ جاری کر دو۔'' مائیکل نے شیرف مرفی کی جانب دیکھا۔

پیٹرولی برہم دکھائی دیا۔ ''ہمیں یہ کام ختم کرنا ہے، وہ خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اگر وہ مارا جاتا ہے تو اس کا ذمّے دار بھی وہ خود ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔''

مائیکل جانتا تھا کہ پیٹرولی سے بحث کرنا بے معنی ہے۔ حالات نے جو رخ اختیار کیا تھا، وہ پیٹرولی کے

موقف کے لیے کارآمد تھا۔ چنانچہ اس نے شیرف مرفی کی جانب توجہ مبذول کی۔

''شیرف۔'' وہ بولا۔ ''یوں لگتا ہے کہ تمہارے آدمی ایک بارہ سالہ بچے کو ختم کرنے جارہے ہیں۔''

''دیکھو، مائیکل۔'' شیرف نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ ''میرے آدمیوں کو پتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ وہ زندہ ہاتھ آگیا تو ٹھیک ہے اگر خطرہ بنا تو مجبوراً ہمیں اسے مارنا پڑے گا۔''

''یہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ اگر تمہارے آدمیوں کو پتا ہے کہ کیا کرنا ہے تو اس وقت انہوں نے کیا کیا؟ جب ناتھن نہتا قید میں تھا۔ نہ وہ اسے قید میں رکھ سکے بلکہ خود ہی مارے گئے۔ ابھی یہ بھی نہیں پتا کہ درحقیقت ہوا کیا تھا۔''

''ہاں، یہ اتنا ہی سادہ ہے'' شیرف کو غصہ آگیا۔ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا ہوا اور مجھے ڈپارٹمنٹ کیسے چلانا ہے۔ میرے دو ڈپٹی مارے گئے ہیں۔ یہ اب میرا کیس بن گیا ہے۔ یہ پولارائیڈز دیکھو اور مجھے اپنا کام کرنے دو''شیرف نے فلم مائیکل کے سپرد کی۔

پیٹرولی، شیرف کے پیچھے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

نہ چاہتے ہوئے بھی، پوائنٹر نے سلیٹر کو فون کرنا تھا۔ وہ پروفیشنل ہٹ مین تھا۔ پیشہ ور قاتل، اس کے پیشے کا تقاضا تھا کہ وہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرے۔

سامی نے فون اٹھایا اور سلیٹر کو دے دیا۔ ''کیا خبروں میں سب سچ چل رہا ہے؟ کیا ناتھن پھر تمہارے ہاتھ سے نکل گیا؟ پولیس اہلکار کو کس نے مارا؟'' سلیٹر نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔

''میں معذرت خواہ ہوں، مسٹر سلیٹر۔'' پوائنٹر نے وضاحت کرنا چاہی۔ اسے حیرت ہوئی کہ اس کی آواز میں کمزوری تھی۔

''لیکن ایسا نہیں ہوا، جیسا...''

''اپنا منہ بند رکھو۔'' سلیٹر نے حکم دیا۔ ''میں مزید کوئی وضاحت سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ کیا تم نہیں سمجھ رہے کہ تم نے سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا۔ میری پوزیشن خراب کردی۔''

''ایسا نہیں ہے، جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔''

''بکواس بند کرو۔'' سلیٹر مشتعل ہوگیا۔ ''تم کیا سوچتے ہو، مجھے پروا نہیں ہے۔ مجھے رزلٹ سے مطلب ہے اور تم نے میرا سر جھکا دیا ہے۔ اب غور سے سنو۔ لڑکے کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ واپس آجاؤ۔ کچھ بات کرنی ہے تم سے۔''

پوائنٹر کا تنفس غیر متوازن ہوگیا۔ ''مارک بیلی کا کیا ہوگا؟ کیا میں اسے...''

''مارک کو ہم سنبھال لیں گے۔ پانچ بجے میں تمہیں اپنے آفس میں دیکھنا چاہتا ہوں، سمجھ گئے؟''

''یس سر۔'' پوائنٹر نے دھیرے سے فون رکھ دیا۔ وہ اپنے لرزتے ہاتھوں کو گھور رہا تھا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے ہتھیلیاں بند کر کے کھولیں۔

پوائنٹر جانتا تھا کہ اب وہ ایک ''مردہ آدمی'' ہے۔ اگر وہ واپس نہیں جاتا ہے تو وہ اس کے پیچھے آئیں گے۔

☆☆☆

مائیکل نے شیرف آفس میں ہی ایک کمرا اپنے لیے منتخب کرلیا۔ اس نے کوئی چھٹی مرتبہ شیرف کی دی ہوئی تصاویر کا جائزہ لیا۔ ناتھن نے ایسی رواں شوٹنگ کیونکر اور کہاں سیکھی؟ یہ ممکن نہیں ہے۔ نہ ہی تصاویر میں اسے فائرنگ کرتے دکھایا گیا تھا۔

وہ صرف فرار ہوتا ہوا نظر آرہا تھا اور سخت ہراساں تھا۔ آثار و شواہد بظاہر ناقابلِ تردید تھے۔ تاہم مائیکل کا دماغ قائل نہیں ہو پارہا تھا۔ مائیکل نے پیڈ پر لکھنا شروع کی۔ ناتھن کے پاس گن کہاں سے آئی؟ ناتھن نے اپنی دوسری پناہ گاہ لفل روکی ٹربل سے ریوالور حاصل کیا تھا۔ وہ ریوالور پولیس کے قبضے میں تھا۔ پھر دوسری گن اس نے کہاں چھپائی ہوئی تھی؟ جبکہ حوالات میں ڈالنے سے قبل اس کی اچھی طرح تلاشی لی گئی تھی۔ نہیں، دوسری گن اس کے پاس نہیں تھی۔ مائیکل نے آخری سطر کے نیچے لکیر کھینچ دی۔

شمٹ، ناتھن کے سیل کے قریب ہلاک ہوا۔ ظاہر ہے کہ پہلے وہ مارا گیا۔ لیکن ناتھن نے پولیس آفیسر سے گن کیسے چھین لی؟ ناممکن! حوالات کے سامنے والے حصے میں ڈیسک پر وائس موجود تھا۔ اگر ناتھن، شمٹ کو مار کر بھاگا تو وہ وائس کے سامنے سے گزرا ہوگا۔ دوسرے وائس نے دھماکے کی آواز پہلے ہی سن لی ہوگی۔ نہایت اہم سوال تھا۔ کہ وائس نے کوئی ردِعمل ظاہر کیوں نہیں کیا۔ وہ اپنی کرسی میں ہی موجود تھا اور اسے وہیں گولی ماری گئی۔ دو گولیاں کیوں ماری گئیں؟ ایک بالکل قریب سے اور دوسری قدرے فاصلے سے؟ جبکہ تصاویر میں ناتھن غیر مسلح تھا اور سیدھا باہر کی جانب بھاگا جارہا تھا۔

اگر سیل کی جانب سے فائرنگ کی آواز سنائی دیتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وائس اپنی نشست پر آرام کرتا رہا... اور ایک بچے کے ہاتھوں اطمینان سے گولیاں کھا کر راہی

ملکِ عدم ہوجائے۔ ٹوٹل شٹ...

مائیکل نے شیرف کے ایک آدمی کو ساتھ لیا اور واچ ڈیسک پر آگیا۔ ''اوکے۔'' وہ ڈیسک کے پیچھے چلا گیا۔ ''تم واٹس کی جگہ یہاں بیٹھے ہو۔'' مائیکل نے پولیس اہلکار سے کہا۔ وہ سر ہلا کر رہ گیا۔ ''تمہیں ناتھن کے سیل کی جانب سے فائر کی آواز آئی ہے۔ تم کیا کرو گے؟''

''ظاہر ہے میں جائزے کے لیے اٹھ کر جاؤں گا۔''

''تمہاری گن ہولسٹر میں ہوگی؟''

''ظاہر ہے نہیں۔ میرے ہاتھ میں ہونی چاہیے۔''

مائیکل نے سر ہلایا۔ ''تو پھر واٹس اپنی جگہ سے کیوں نہیں ہلا اور اس کا ریوالور اس کے ہولسٹر میں کیوں تھا؟

پولیس اہلکار نے بے بسی سے شانے اچکائے۔

مائیکل کی پیشانی پر شکنوں کا جال نمایاں ہوگیا۔

''واٹس کو پہلی گولی بہت قریب سے ماری گئی جو کوئی تھا، وہ واٹس کا جاننے والا تھا یا پھر پولیس والا تھا۔ واٹس کو ہلنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ پہلے واٹس کو مارا گیا تھا۔'' مائیکل کی آواز سے اعتماد جھلک رہا تھا۔

''سادہ سی منطق ہے۔''

پولیس اہلکار ہونق دکھائی دے رہا تھا۔

''شمٹ، صبح ہی صبح کسی کام سے یا اتفاقاً وہاں آیا اور واٹس کی حالت دیکھ کر، ریوالور ہاتھ میں لے کر اندرونی جانب بڑھا۔'' مائیکل اس طرح تجزیہ پیش کررہا تھا، جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے فلم چل رہی ہو۔ ''شمٹ بعد میں مارا گیا ہے... سمجھ رہے ہو؟''

''کچھ کچھ...'' پولیس والے نے کہا۔

کچھ وقت کے لیے کمرے میں سکوت طاری رہا۔

تصاویر ابھی تک مائیکل کے ہاتھ میں تھیں۔

''شمٹ کا ریوالور کہاں تھا؟'' اچانک مائیکل نے سوال کیا۔

''ہولسٹر میں۔''

''وہ مارا۔'' مائیکل کی آواز بلند ہوگئی۔ اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ وہ لوگ اب تک ناتھن کے فرار کو، شواہد کی روشنی میں، غلط زاویے سے دیکھ رہے تھے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ناتھن کو قاتل فرض کیا ہوا تھا۔ اس لیے دو پولیس والوں کے قتل کی تفتیش ہی نہیں ہوئی۔ مائیکل کو یقین تھا کہ شمٹ کے بدن سے جو گولی برآمد ہوگی، وہ شمٹ کے ریوالور کی نہیں ہوسکتی۔

جو کوئی بھی تھا؟ اس کا ٹارگٹ پولیس والے نہیں تھے۔ وہ اصل قاتل کے ''ٹارگٹ'' کے راستے میں آگئے اور ٹارگٹ تھا... ناتھن...

یعنی ناتھن اس وقت پہلے سے زیادہ خوفناک صورت حال سے دوچار تھا۔ مائیکل اچھل پڑا۔ ''دوست فوراً میری شیرف سے بات کراؤ۔''

☆☆☆

ہیکٹر کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔ مائیکل کی پیش کردہ ''ہٹ مین'' کی تھیوری ایسی ہی چونکا دینے والی تھی۔

''ہیکٹر، ذرا سوچو... بچہ یتیم ہے، اس کا باپ خاصی دولت چھوڑ گیا ہے۔ واحد چچا ہے، وہ بھی قلاش۔ تھامس نے مارک بیلی (چچا) کی رپورٹ بھی مشکوک دی ہے۔ اگر کسی نے ناتھن کو راستے سے ہٹانے کا معاہدہ کیا ہے تو، پورا معما حل ہوجاتا ہے۔ ناتھن قاتل نہیں ہے بلکہ وہ صرف اپنا دفاع کررہا ہے۔''

''میرے دوست! عزت مآب۔'' ہیکٹر نے کہا۔ ''کیا تم شک کا فائدہ دیتے دیتے بہت دور نہیں نکل گئے؟'' ہیکٹر نے احتیاط سے اعتراض کیا۔

''ڈیئر، میں سمجھتا ہوں۔'' مائیکل نے جواب دیا۔ ''یاد کرو، جے ڈی سینٹر کا وڈیو سیکیورٹی سسٹم مکمل خراب نہیں تھا۔ ہمیں صرف وہی ٹیپ ملی تھی جو قاتل یا قاتل کے سرپرست ہمیں دکھانا چاہتے تھے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہے۔ نگرانی کے کیمروں سے کئی فلمیں غائب ہیں۔ جے ڈی سینٹر کے لڑکے کا اور مقتول رکی ہیرس کی گرل فرینڈ کا انٹرویو یاد کرو... ارجنٹائن کا یک طرفہ ہوائی جہاز کا ٹکٹ کس نے رکی ہیرس کو دلوایا؟'' مائیکل کی آواز پُرجوش ہوتی جارہی تھی۔

''اگر یہ سب ایسا ہی ہے تو کس نے کس سے معاہدہ کیا ہے اور کون فنڈنگ کررہا ہے؟''

''کنٹریکٹ تو مارک بیلی نے دیا ہے۔ پھر بھی تم تھامس سے رابطہ کرو۔ میں اس کی ڈیوٹی لگا آیا تھا۔ ہاں یہ نہیں پتا کہ مارک نے کنٹریکٹ کس کے ساتھ کیا ہے؟ سرِدست بینک میں رکی ہیرس کا اکاؤنٹ کھنگالو۔''

''اوکے باس۔''

☆☆☆

ناتھن ایک گھنٹے سے کوشش کررہا تھا۔ بالآخر اس کی کوشش بارآور ثابت ہوئی۔ اسے ایک شناسا آواز سنائی دی۔

''ہائے، یہ میں ہوں۔'' ناتھن نے کہا۔ ''مجھے میم سے بات کرنی ہے۔''

زمورا نے آواز فوراً ہی پہچان لی تھی۔ ''ناتھن ذرا رکو،

کالرز کا رویہ کافی خراب ہو چکا ہے۔''

''میں سمجھتا ہوں۔'' ناتھن نے آہستہ سے کہا۔

ڈیزی نے تیزی سے پروگرام میں تبدیلی کرتے ہوئے ناتھن کی موجودگی کا اعلان کیا۔

''ناتھن بیلی! تم لائن پر ہو؟'' ڈیزی کی رفتارِ نبض بڑھ چکی تھی۔

''میں نے کسی پولیس والے کو نہیں مارا۔'' ناتھن کی آواز بھرا گئی۔

''مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر۔'' ناتھن کو احساس ہوا، ڈیزی کی آواز میں پہلے جیسا یقین ٹپک رہا تھا۔

''میم، آپ دوسروں کی طرح کیوں نہیں سوچتی ہیں؟'' ناتھن رونے لگا۔

''ڈیئر، کیونکہ مجھے تم پر یقین ہے۔'' ڈیزی نے بمشکل اپنی آواز کو نارمل رکھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔ ''تم روؤ مت، مجھے بتاؤ وہاں کیا ہوا تھا؟''

''یس... س... س... میم...'' ناتھن نے خود کو سنبھالا اور ساری کہانی سنا دی۔

''وہ پولیس والا کون تھا؟'' ڈیزی نے سوال کیا۔

''میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ پولیس والا نہیں تھا۔ مجھے نہیں پتا کہ کتنے لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں؟ اور کیوں؟ میں کیسے اتنے لوگوں سے بچ پاؤں گا۔ وہ سب بڑے ہیں اور خطرناک ہیں۔ ناممکن ہے... میم! آپ کا شکریہ... شاید میں آپ سے دوبارہ بات کرنے کے لیے زندہ نہ بچوں۔ میں تھک گیا ہوں۔ میں ڈر گیا ہوں۔'' وہ پھر رونے لگا۔

ڈیزی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

''کیا تم مایوس ہو؟'' ڈیزی نے بہ دقت تمام اپنی آواز پر قابو کیا۔

''پپ... پتا... نہیں۔'' ناتھن نے روتے ہوئے کہا۔

''میم! امم... میں سب لوگوں سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔''

''ہاں، بولو... سب سن رہے ہیں۔''

''یہ لوگ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہیں؟ کیوں؟ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ مجھے بچانے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ کوئی میری بات پر یقین نہیں کرتا۔''

''میں یقین کرتی ہوں... تمہیں بچانے والا آسمانوں میں ہے۔ تمہیں اس پر یقین کرنا چاہیے۔''

''میں آپ سے ملنا چاہتا تھا لیکن شاید نہ مل پاؤں۔ آپ بہت اچھی ہیں۔ دنیا میں شاید بہت کم لوگ اچھے ہیں۔''

''مجھے یقین ہے کہ، ایک دن میں تم سے ضرور ملوں گی۔''

لائن پر دوسری جانب سسکیوں کی آواز آتی رہی پھر لائن مردہ ہو گئی۔

ڈیزی کو پتا ہی نہیں چلا کہ اس کے رخساروں پر شفاف موتی رینگ رہے تھے۔

☆☆☆

تھامس کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔ ''تمہارا مطلب ہے کہ جناب مائیکل نے براہِ راست میرا ذکر کیا تھا؟'' تھامس نے مائیکل کے لیے احترام کے گہرے جذبات محسوس کیے۔ ''جناب مائیکل نے مجھے مقروض کر دیا ہے۔ میں نے کیریئر میں کبھی اتنی اہمیت محسوس نہیں کی۔ میری ڈیوٹی زیادہ تر ٹریفک کے لیے لگا دی جاتی تھی... ڈیزی سے بات کر کے تو میں بالکل ہی مایوس ہو گیا تھا۔ کوئی اور آفیسر ہوتا تو میری چھٹی ہو چکی ہوتی۔''

''تم نے اچھا کام کیا ہے۔'' ہیکٹر نے حوصلہ افزا انداز میں تھامس کا شانہ تھپتھپایا۔ ''فوری طور پر، اس وقت مائیکل کے مطابق، ہمارا فوری مشن یہ ہے کہ پتا چلایا جائے کہ ناتھن کو ختم کرنے کا کنٹریکٹ کس کے پاس ہے؟ اسی نے رکی ہیرس کو ناتھن کے خاتمے پر مامور کیا تھا۔''

''ہم جان گئے ہیں کہ بینک ریکارڈ کے مطابق رکی ہیرس کے کھاتے میں بیس ہزار ڈالرز جمع کیے گئے تھے۔ یہ وقوعے سے تین ہفتے قبل کی بات ہے جس رات رکی ہیرس مارا گیا، اسی روز وہ رقم اکاؤنٹ سے نکالی گئی تھی۔''

''رکی ہیرس کی ناکامی کے بعد یہ کام ''ہٹ مین'' کو سونپا گیا جس کے نام سے ہم ناواقف ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک پیشہ ور قاتل ہے۔ ناتھن کو مارنے کے چکر میں دو پولیس والے اس کے ہاتھوں مارے گئے۔ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ناتھن ''ٹارگٹ'' ہے۔''

''ایک منٹ، ایک منٹ۔'' تھامس اچانک بول پڑا۔

''کیا ہوا؟''

جواب دینے کے بجائے تھامس نے بریڈک اسپتال کا نمبر ملایا۔ کچھ دیر میں اس کا رابطہ ڈاکٹر ٹیڈ سے ہو گیا۔ تھامس نے ڈاکٹر کو اپنی گزشتہ ملاقات کے بارے میں یاد دلایا۔ ذرا توقف کے بعد ڈاکٹر کو یاد آ گیا۔

''ڈاکٹر! آخری بار تکلیف دے رہا ہوں... ہماری بات کوئی نہیں سن رہا۔ محض ایک سوال کروں گا، آپ ہاں یا ناں میں جواب دے دیجیے۔'' تھامس نے درخواست کی۔

''یہ ایک معصوم بچے کی زندگی کا سوال ہے۔''

ڈاکٹر نے اطراف کا جائزہ لیا پھر فون کی جانب متوجہ ہوا۔ ''او کے۔'' وہ بولا۔

تھامس نے گہری سانس لی۔ ''ڈاکٹر مجھے یقین ہے کہ مارک بیلی کی انگلیاں کسی نے زبردستی توڑی تھیں؟''

''ایسا ہی تھا۔ غالباً کوئی پیشہ ور آدمی تھا۔'' ڈاکٹر نے ایک لمبے وقفے کے بعد کہا۔

''ملین تھینکس، ڈاکٹر۔'' تھامس نے شکرگزاری سے کہا۔

ڈاکٹر نے رابطہ منقطع کر دیا۔

ہیکٹر بوریت محسوس کرنے لگا۔ ''یہ کیا معاملہ ہے؟''

''آؤ میرے ساتھ۔'' تھامس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

''تمہارا خیال ہے کہ تمام فساد مارک بیلی نے برپا کیا ہے؟''

''نہیں، لیکن میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ اصل مجرم کو جانتا ہے۔'' تھامس نے جواب دیا۔

☆☆☆

پوائنٹر کو معلوم تھا کہ اگر وہ سلیٹر کے پاس جاتا ہے یا نہیں جاتا، دونوں صورتوں میں اس کا مارا جانا یقینی ہے۔ گینگ میں پہلے ہی کئی کردار اسے راستے سے ہٹانے کے مواقع کی تاک میں رہتے تھے۔

موت کا کاروبار اس کا پیشہ تھا۔ پچھلے کئی برسوں میں متعدد بار اس نے اپنی موت کے بارے میں تصور کیا تھا۔ کیونکہ اس کام میں یہ ایک ناگزیر امر ہے... بس ٹائم کا فرق ہوتا ہے۔ پوائنٹر کے خیال میں اس کا فیصلہ کن وقت آ گیا تھا۔

اس نے بڑے مشکل ''ٹارگٹ'' نہایت کامیابی سے ''ہٹ'' کیے تھے اور اسے دکھ اس بات کا تھا کہ ایک بچے نے اس کی شہرت اور پوزیشن کو خاک میں ملا دیا تھا۔ اسے اب کسی چیز سے غرض نہیں تھی۔ ناتھن اور اس کا معاملہ اب ذاتی صورت اختیار کر چکا تھا۔ خود اس کا جو بھی حشر ہو، وہ اس لڑکے کو بہت بُری موت سے ہمکنار کرے گا۔ سلیٹر کے پاس واپس جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔

پوائنٹر، جانتا تھا کہ پولیس ناتھن کو قاتل سمجھ رہی ہے اور پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ ناتھن، پولیس اور پوائنٹر دونوں سے زیادہ دور نہیں تھا۔

پوائنٹر نے سوچ لیا تھا کہ اسے پولیس سے پہلے ناتھن تک پہنچنا ہے۔

☆☆☆

''میں صاف گوئی سے کام لوں گا۔'' شیرف مرفی نے مائیکل کا تجزیہ سننے کے بعد زبان کھولی۔ ''تم چاہتے ہو کہ میں تمام واضح شواہد کی موجودگی کو نظرانداز کر کے تمہاری ''ہٹ مین'' کی تھیوری پر کام کروں؟''

پیٹرولی اور شیرف، مائیکل کے سامنے بیٹھے تھے۔ قبل اس کے مائیکل کچھ بولتا، پیٹرولی نے مداخلت کی۔

''مائیکل، مجھے تمہارے بارے میں فکر ہونے لگی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ برس تمہارا بیٹا بچھڑ گیا تھا اور تم نے اسے بہت مشکل سے برداشت کیا۔ تاہم اس کے اثرات اب تک تمہارے اوپر ہیں۔ اس کیس میں مذکورہ حادثہ تمہاری سوچ کو متاثر کر رہا ہے۔ میں مشورہ دیتا ہوں کہ تم رضاکارانہ طور پر پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہٹانے کے لیے مجھے چیف سے بات کرنی پڑے۔''

پیٹرولی کے الفاظ، مائیکل کے سینے میں ہتھوڑے کی طرح لگے۔ اسے شروع سے خطرہ تھا کہ پیٹرولی یہ کارڈ کب استعمال کرتا ہے۔ مائیکل نے جب پہلی بار جے ڈی سینٹر کی فلم میں ناتھن کو دیکھا تھا تو اسے اپنا بیٹا برائن یاد آ گیا تھا۔ اس کے دل نے کہا تھا کہ ناتھن قاتل نہیں ہے۔ ناتھن کے لیے نرم گوشہ رکھنے کے باوجود اس نے کبھی اپنی پیشہ ورانہ ذمے داریوں کے ساتھ سمجھوتا نہیں کیا تھا درحقیقت ناتھن کی وجہ سے پیٹرولی کی انتخابی مہم متاثر ہوئی تھی۔ اب اس کے لیے بہترین موقع تھا کہ وہ اپنی مہم کو نئے سرے سے استوار کرے۔ جبکہ مائیکل کی نئی تھیوری میں اسے واضح خطرہ نظر آ رہا تھا۔

''کیا خیال ہے؟ مائیکل؟'' پیٹرولی نے دباؤ بڑھایا۔

مائیکل شائستگی سے مسکرایا۔ ''مسٹر پیٹرولی، میرا مشورہ ہے کہ آپ میرے بجائے بذاتِ خود اس معاملے سے الگ ہونے کے بارے میں غور کریں۔'' پیٹرولی کا چہرہ خون کے دباؤ سے سرخ ہو گیا۔

''تم ایک قاتل کو بچانا چاہتے ہو؟'' وہ غصے سے بولا۔

''میں اصل قاتل کو پکڑنا چاہتا ہوں اور اپنی ذمے داریوں سے بخوبی آگاہ ہوں۔''

مائیکل اس بات سے آگاہ تھا کہ چیف شیر ووڈ، پیٹرولی کو مائیکل سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اور پیٹرولی نے مائیکل کو دباؤ میں لینے کے لیے محض ایک کھوکھلی دھمکی دی تھی۔

اس موقع پر شیرف مرفی نے دخل اندازی کی۔ ''مائیکل، میرا خیال ہے کہ یہ میٹنگ ختم ہو گئی ہے۔''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔'' مائیکل نے جارحانہ انداز اختیار کیا۔ ''آپ کو چند سوالات کے جوابات جلد از جلد تلاش کرنے ہیں۔ ابھی میں استفسار کر رہا ہوں۔ بعد ازاں میڈیا یا خود معلوم کرلے گا اور اس وقت آپ کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔''

شیرف کا منہ لٹک گیا۔

''پہلا سوال: مقتولین کو جس ہتھیار سے ختم کیا گیا، وہ کہاں ہے؟ مقتولین کے بدن میں جو گولیاں ہیں کیا وہ سروس ریوالور کی ہیں؟ تیسرا سوال: شمٹ پہلے قتل ہوا ہے تو پھر وانس نے ناتھن کے خلاف مزاحمت کیوں نہیں کی؟ اگر ناتھن ہی قاتل ہے تو تصاویر میں اس کے دونوں ہاتھ خالی کیوں ہیں... چوتھا سوال: واچ ڈیسک کے اوپر لگے کیمروں سے تین فلمیں غائب ہیں؟ مسٹر شیرف! آپ تفتیش سے زیادہ ناتھن کو ''مارنے'' میں دلچسپی رکھتے ہیں۔'' مائیکل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

''آخری بات مسٹر شیرف۔'' مائیکل نے بھرپور حملہ کیا۔ ''اگر ناتھن پولیس کے بجائے کسی اور کے ہاتھوں مارا جاتا ہے تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ آپ اور آپ کا آفس کہاں ہوگا؟ ناؤ یو کین فینش دز میٹنگ۔'' مائیکل کھڑا ہوگیا۔

شیرف ناک آؤٹ ہو چکا تھا۔ کمرے کی فضا میں سکوت اور تناؤ تھا۔ قبل اس کے، کسی جانب سے گفتگو کا آغاز ہوتا، معاً فون کی گھنٹی بجی۔

شیرف نے فون اٹینڈ کیا اور پیڑولی کے حوالے کردیا۔ پیڑولی کچھ دیر سنتا رہا پھر جیسے پھٹ پڑا۔ ''کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ میں یہ نہیں کرسکتا۔''

مائیکل کے کان کھڑے ہوگئے۔ پیڑولی یقیناً کسی خاتون سے مخاطب تھا۔ وہ مضطرب اور الجھا ہوا نظر آرہا تھا۔

وہ کئی منٹ تک دوسری جانب سے بات سنتا رہا پھر بولا۔ ''دیکھو، اسٹیفنی! میں دوسری بار یہ نہیں کرسکتا۔ جج مجھے جیل میں سزا دے گا۔ کیا اسے نمبر نہیں ملا؟''

مائیکل اچھل پڑا۔ اسٹیفنی، پیڑولی کی اسسٹنٹ کا نام تھا۔ اس کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی شخص ناتھن کا نمبر ٹریس کر رہا ہے۔ نمبر جج کی مداخلت یا ڈیزی کے ریڈیو اسٹیشن سے ہی مل سکتا تھا۔ جو بظاہر ممکن نہیں تھا۔ نمبر کے پیچھے ''قاتل'' کے سوا کوئی اور نہیں ہوسکتا...

دفعتاً مائیکل نے پیڑولی کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔ ''اسٹیفنی میں مائیکل بول رہا ہوں۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ کوئی ناتھن کا وہ نمبر ٹریس کر رہا ہے... جس نمبر سے ناتھن نے آخری بار ڈیزی کو فون کیا تھا۔ وہ کون ہے؟ کیا اسے نمبر مل گیا ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم، وہ کون ہے؟''

''کیا اسے نمبر مل گیا ہے؟'' مائیکل چلّایا۔

''وہ...ہ...ہاں...ں...لیکن۔''

''کتنی دیر ہوگئی، اسٹیفنی... کتنی دیر؟؟'' مائیکل باقاعدہ چیخ رہا تھا۔ پیڑولی اور شیرف سکتے کی کیفیت میں تھے۔

''شش...شاید...بیس منٹ'' اسٹیفنی کی آواز میں ہراس تھا۔

''نمبر کیا ہے؟''

''مائیکل...''

''پلیز، نمبر بتاؤ، وہ نمبر قاتل کے پاس ہے جس کی ہمیں تلاش ہے اور وہ ناتھن کو قتل کرنے والا ہے... اسٹیفنی... مجھے نمبر چاہیے۔ وقت نہیں ہے۔'' مائیکل نے بمشکل آواز کو نرم کیا۔ ''وہ ''ہٹ مین'' ہے۔''

ذرا ہچکچاہٹ کے بعد اسٹیفنی نے نمبر بتادیا۔ نمبر میں سات اعداد تھے۔ جوں ہی مائیکل نے ساتواں عدد سنا، اس نے فون رکھ دیا۔ اس کے اعصاب تن گئے تھے... وہ کون تھا؟ نمبر اس نے کیسے لیا؟ کیا ریڈیو اسٹیشن سے؟

مائیکل سیل فون نکالتا ہوا باہر نکل گیا۔

☆☆☆

ہیکٹر نے پہلی چیز جو نوٹ کی، وہ مارک بیلی کے پرانے مکان کے پردے تھے۔ ''شاید وہ گھر پر نہیں ہے۔'' ہیکٹر نے تھامس سے کہا۔ دونوں یہاں آنے سے پیشتر رکی ہیرس کے اکاؤنٹ کی معلومات مائیکل کو دے چکے تھے۔ جسے سننے کے بعد مائیکل نے تھامس پر سے اندر جانے کی پابندی ہٹا دی تھی... نئی ہدایت کے مطابق دونوں کو اختیار تھا کہ ضرورت پڑنے پر مارک بیلی کے گھر میں داخل ہوجائیں۔ رکی ہیرس کے اکاؤنٹ کی معلومات کے بعد مائیکل نے ہر احتیاط اور شک کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔ اس کے نزدیک یہ فیصلہ کن گھڑی تھی اور تیز ایکشن کا وقت تھا۔ لہٰذا اس نے پیڑولی اور شیرف کی دھلائی کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کیا۔

''کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔'' تھامس نے جواب دیا۔ ''اس کی گاڑی تو کھڑی ہے۔''

ہیکٹر نے اطراف کا جائزہ لیا۔ گن ہولسٹر سے نکال کر کوٹ کے نیچے کرلی۔ تھامس چونک اٹھا۔ تھامس نے

سائڈ میں کھڑے ہو کر دستک دی۔

''مارک!'' ہیکٹر چلّایا۔ ''دروازہ کھولو۔''

کوئی رَدِعمل نہیں ہوا۔ ہیکٹر نے گن نکال لی اور تھامس کو اشارہ کیا۔ تھامس نے دروازے کی دوسری سائڈ سے ہاتھ بڑھا کر دروازے کی ناب کو گھمایا لیکن وہ لاک تھا۔ تھامس نے نفی میں سر ہلا کر ہاتھ ہٹالیا۔

ہیکٹر نے اگلے ہی لمحے فائر کرکے لاک اڑا دیا۔ تھامس نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔ کوئی رَدِعمل نہیں ... دونوں نے انتظار کیا۔ پھر ہیکٹر نے تھامس کو بائیں جانب اشارہ دیا۔ دونوں مکمل الرٹ حالت میں اندر جھپٹے۔ تھامس بائیں رخ پر گیا اور ہیکٹر دائیں۔

''مارک!'' ہیکٹر پھر چلایا مگر خاموشی طاری رہی۔

''میں اوپر جارہا ہوں، تم گراؤنڈ فلور دیکھو۔'' ہیکٹر نے کہا۔

ابھی ہیکٹر اندرونی زینے کے سہارے اوپر پہنچا ہی تھا کہ اسے تھامس کی آواز سنائی دی۔ وہ الٹے قدموں واپس ہوا۔

تھامس لیونگ روم (ڈرائنگ روم) میں تھا۔ ایک کرسی کے ساتھ مارک بیلی بندھا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا تھا اور دنوں ہاتھ اطراف میں لٹک رہے تھے۔

''ختم'' تھامس نے ہیکٹر کی سوالیہ نگاہوں کو جواب دیا۔

''یہیں رکو'' ہیکٹر نے کہا۔ پھر اس نے محتاط انداز میں پورے مکان کی تلاشی لی۔ مکان خالی تھا۔ ہیکٹر واپس لیونگ روم میں آگیا۔

''اسٹیشن فون کردو۔'' ہیکٹر نے مارک بیلی کا جائزہ لیا، پھر مختصر لیونگ روم میں نظر دوڑائی۔ صوفے کے قریب تین دن کے اخبارات موجود تھے' اخبار میں ناتھن والی اسٹوری کا صفحہ سامنے تھا۔

میز پر قانونی کاغذات کا مختصر ڈھیر تھا۔ کاغذات فولڈر میں تھے۔ فولڈر پر موٹے موٹے الفاظ میں لکھا تھا۔

''دی لاسٹ ول اینڈ ٹیسٹامنٹ آف ولیم اسٹیو بیلی۔''

اسٹیو، مارک کا بھائی اور ناتھن کا مرحوم باپ تھا۔ کاغذات اس کی وصیت سے متعلق تھے۔

ہیکٹر نے سرسری مطالعہ شروع کیا... وصیت کے صفحے پر اس کی نگاہ جم گئی۔ دوسرے پیراگراف کا اس نے بغور مطالعہ کیا۔ اور سر پیٹ کر رہ گیا۔ ''کیا ہوا؟'' تھامس نے سوال پھینکا۔

''ہم احمق تھے۔ بائیکل شروع سے ٹھیک جارہا تھا۔''

''ہاں، مارک کے قتل کے بعد تو یقیناً کیس کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔'' تھامس نے تبصرہ کیا۔

''ہاں'' ہیکٹر نے اتفاق کیا۔ ''تاہم ہر جرم کا محرک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔''

''کیا ہم محرک سے دور ہیں؟''

''یہ رہا محرک۔'' ہیکٹر نے وصیت کا صفحہ نمبر 14 تھامس کے آگے کردیا۔

☆☆☆

ڈیزی حیران تھی کہ دوپہر تک کال کرنے والوں کا رویہ کیسے بدل گیا۔ حالانکہ وہ صبح ناتھن سے بات کرکے سخت پریشان اور رنجیدہ تھی لیکن اب اکثریت ناتھن کے حق میں تھی، ناتھن کے صبح کے بیان کی تفصیل نے کئی نازک سوال اٹھا دیئے تھے۔ آخر میں ڈیزی نے روتے ہوئے جو سوالات پوچھے تھے' ان سوالات نے سامعین کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔ اگر کوئی جوان آدمی یہ بات کرتا تو اس کا کوئی جذباتی اثر نہ ہوتا... یہ بات کسی کے حلق سے نہیں اتر رہی تھی کہ ایک کم سن لڑکا کیسے تین جوان آدمیوں کو مار سکتا ہے؟ جبکہ ان میں دو کا تعلق تربیت یافتہ پولیس آفیسرز سے تھا اور لڑکا قید میں تھا۔ وہ ہنستا بچہ تھا، کوئی کمانڈو نہیں تھا۔

ڈیزی اس وقت ناتھن سے بات کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مختلف نظریات قائم کررہی تھی اور سامعین سے بھی نمٹ رہی تھی۔

دفعتاً آپریٹر کی آواز آئی۔ ''معاف کیجیے، کالرز (Callers) سے الگ یہ ایک ایمرجنسی فون ہے۔ جناب بات کریں۔''

ڈیزی نے حیرت کے احساس کے ساتھ ایک بٹن دبایا اور ایمرجنسی کال پروگرام کی گفتگو میں شامل ہوگئی۔

''ناتھن، میں بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ کا لیوٹیننٹ مائیکل بات کررہا ہوں۔''

''ایک منٹ جناب...'' ڈیزی کی آواز میں احتجاج تھا۔

''پلیز ڈیزی مجھے بات مکمل کرنے دو۔ وقت کم ہے۔ ورنہ بعد میں ہم سب پچھتائیں گے۔ ناتھن اس وقت شدید خطرے میں ہے۔'' مائیکل کی آواز میں شائستگی اور سچائی کے ساتھ التجا کا عنصر تھا۔ ڈیزی نے حسبِ صلاحیت محسوس کرلیا کہ مائیکل سچ بول رہا ہے۔

''ٹھیک ہے مسٹر مائیکل... گوناؤ۔''

''شکریہ۔ ناتھن تم جہاں بھی ہو وہاں سے فوراً نکل جاؤ۔ تمہارا فون نمبر ٹریس ہوگیا ہے اور جعلی پولیس آفیسر کے پاس ہے جس نے پہلے ہی دو پولیس افسران ہلاک کردیئے

ہیں۔تم بچ گئے تھے۔اب وہ تم تک پہنچنے والا ہے۔'' مائیکل کی آواز میں بے چینی تھی۔

ادھر ناتھن کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ڈیزی کے چہرے کا رنگ بھی بدل گیا۔

''تمہیں کیسے پتا چلا؟'' ناتھن نے گویا ڈیزی کا سوال چھین لیا۔

''بیٹا ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔انہیں بعد کے لیے رکھو۔ جلدی کرو، وہاں سے بھاگ جاؤ۔ اصل بات تک پہنچنے میں مجھے پہلے ہی کافی دیر ہوگئی ہے۔''

''میں کیسے یقین کروں کہ یہ کوئی چال نہیں ہے؟''

''فی الوقت تمہیں یقین دلانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے، بیٹا تمہیں مجھ پر بھروسا کرنا ہوگا۔ بھاگ جاؤ۔پلیز بھاگ جاؤ۔''

''کہاں جاؤں؟'' ناتھن کے پیٹ میں بل پڑنے لگے۔

''ڈیزی مجھے ایک منٹ کے لیے ڈیڈ ائر (DEAD AIR) پر کردو۔ پلیز۔'' مائیکل نے کہا۔

سامعین اب تک خاموشی سے یہ سنسنی خیز بات چیت سن رہے تھے جس میں ایک منٹ کا وقفہ آنے والا تھا۔

ڈیزی۔ مائیکل کا اصل مدعا سمجھ گئی، اس نے پھرتی سے ہدایات جاری کیں۔اس کا دل و دماغ دونوں کہہ رہے تھے کہ ناتھن کیس کا ڈراپ سین ہونے والا ہے۔

''آفیسر! تمہارا وقت شروع ہو گیا ہے۔تم اب ''آف ائر'' ہو۔ ناتھن کے علاوہ صرف میں تمہاری آواز سن سکتی ہوں۔'' ڈیزی نے مائیکل کو اطلاع دی۔

ناتھن سب سن رہا تھا۔اسے لگا کہ اچانک اس کی دنیا بہت مختصر رہ گئی ہے۔صرف وہ اور مائیکل نامی پولیس آفیسر۔

ڈیزی کی کلیئرنس ملتے ہی مائیکل نے ناتھن سے بات شروع کر دی۔اس کی نگاہ گھڑی پر تھی۔وہ مختصر گفتگو کر رہا تھا۔جس کے مطابق ناتھن کو پتا چلا کہ اس کے قتل کا منصوبہ کسی اور نے بنایا تھا اور پولیس کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

بیس سیکنڈ ختم ہونے تک ناتھن کو مزید معلوم ہوا کہ پولیس سرگرمی سے اسے تلاش کر رہی ہے اور اسی کو پولیس کا قاتل سمجھ رہی ہے۔اگر اس نے مزاحمت کی تو پولیس اسے ختم کر دے گی۔تیسری اطلاع یہ تھی کہ کرۂ ارض پر صرف مائیکل اسے بچانے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ ناتھن کو بے قصور تسلیم کرتا ہے۔میدان میں ناتھن اب تنہا نہیں ہے۔مزید یہ کہ اس کا آخری چانس ہے اور اسے مائیکل پر بھروسا کرنا ہے۔ناتھن کی بچت کا سامان اسی میں ہے کہ وہ خود کو مائیکل کے حوالے کر دے۔

چالیس سیکنڈ ہونے والے تھے۔''ناتھن ٹیر ٹاؤن اسکوائر کے سنگی مخروطی مینار تک پہنچنا ہے۔ جو لیوس اینڈ کلارک میموریل کے نام سے مشہور ہے۔''میں براؤن سوٹ اور نیلی شرٹ میں ہوں گا۔تم مجھے پہچان لو گے۔'' مائیکل نے بتایا۔

ناتھن نے فون رکھ کر الیکس کو دیکھا۔

''تمہیں بھروسا ہے اس پر؟'' الیکس نے سوال کیا۔

ناتھن نے چند لمحے سوچا پھر بولا۔''یس۔''

☆☆☆

الیکس نے ناتھن کو لیوس اینڈ کلارک میموریل ٹاور کی لوکیشن سمجھائی۔ناتھن نے جوتوں کے تسمے درست کیے اور تیار ہوگیا۔

برنی نامی کتا الیکس کے ساتھ کھڑا تھا۔ناتھن اداسی سے مسکرایا پھر الیکس کے گلے لگ گیا۔

''شکریہ دوست۔'' وہ بولا۔

الیکس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایکس مین کا پلاسٹک کا چھوٹا سا مجسمہ نکال کر ناتھن کو دے دیا۔

''اسے رکھ لو۔ یہ میرے لیے خوش قسمتی کی علامت رہا ہے۔''

ناتھن نے تشکر آمیز نظروں سے الیکس کو دیکھا اور ایکس مین کو سامنے والی جیب میں رکھ لیا اور ہاتھ ہلا کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ اسی وقت پولیس کارز کے سائرن کی مدھم آواز آنی شروع ہوئی۔

''نکل جاؤ، وہ ابھی دور ہیں۔'' الیکس چلایا۔

ناتھن نے دوڑ لگائی۔وہ تہ خانے سے نکل کر ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ اسے وہی مخصوص آواز سنائی دی جو اس نے پولیس اسٹیشن میں سنی تھی۔اس کا دل رک سا گیا۔''ہائے، ناتھن۔'' پوائنٹر کی آواز آئی۔

اس کی چلائی ہوئی گولی نے بھاگتے ہوئے ناتھن کی قریبی دیوار کو ادھیڑ دیا تھا۔ناتھن گھٹنوں کے بل گرا۔عقب میں قاتل کے قدموں کی دھمک تھی۔وہ لوٹ لگا کر اٹھا اور اندھا دھند بھاگا۔ عالم دہشت میں وہ غلط سمت میں دوڑا تھا۔عمارت کے احاطے سے نکلنے کا دروازہ مخالف سمت میں تھا۔ناتھن کا دل بیٹھ گیا۔سائلنسر لگے ہتھیار سے دوسرا فائر ہوا۔عین اسی وقت ناتھن خستہ بلاکوں سے الجھ کر گرا۔وہ پھر بچ گیا۔تاہم موت اس کے سر پر تھی۔دفعتاً اسے پہلو میں درد کا احساس ہوا۔

عقب میں ہڑبونگ کی آوازیں بلند ہوئیں۔ برنی کی مشتعل غراہٹ سنائی دی۔ ناتھن نے پلٹ کر دیکھا۔ الیکس نے برنی کو پوائنٹر کی جانب دھکیل دیا تھا۔ اس اچانک افتاد نے پوائنٹر کو زمین بوس کر دیا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ کتا اس کے اوپر سوار تھا اور گردن پر منہ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''مار دے، برنی... مار دے۔'' الیکس چلا رہا تھا۔

پوائنٹر اس وقت بھی پولیس کے لباس میں تھا۔

ناتھن کے لیے سنہری موقع تھا، وہ اٹھ کر صحیح سمت میں بھاگا، وہ جان توڑ کر دوڑ رہا تھا۔ اسے خبر تھی اور مائیکل نے بھی بتا دیا تھا کہ پیشہ ور قاتل اس کے پیچھے ہے۔ لہٰذا اس کے پاس مہلت کم تھی۔ الیکس اور برنی زیادہ دیر پوائنٹر جیسے خونی کو روک نہیں سکتے تھے۔

ناتھن تیر کی طرح عمارت سے نکل گیا۔

پولیس سائرن کی آوازیں زیادہ واضح سنائی دے رہی تھیں۔ الیکس کے سمجھائے ہوئے نقشے کے مطابق ناتھن کا رخ ٹاؤن اسکوائر کی جانب تھا۔ وہ اس وقت سڑک پر تھا۔ جب اس نے ایک بار پھر عقب میں مخصوص قدموں کی دھمک سنی۔ ساتھ ہی ایک پولیس کار سڑک پر نمودار ہوئی۔

پوائنٹر نے رفتار کم کر لی۔ سائلنسر، چیمبر سے الگ کر کے جیب میں ڈالا اور گن ہولسٹر کے سپرد کر کے، عام سی رفتار میں چلنا شروع کر دیا۔

کار کا سائرن اس کے فاصلے کی نشاندہی کر رہا تھا۔ ناتھن اس کے نمودار ہونے سے پیشتر ہی سڑک پار کر کے ایک اسکول میں گھس چکا تھا۔

پولیس کار پوائنٹر کے قریب سے گزری تو اس نے بے پروائی سے ہاتھ ہلایا اور سڑک کی دوسری جانب اسکول کا رخ کیا۔

☆☆☆

شیرف مرفی کے اسپیشل اسکواڈ میں پولیس کی تیرہ عدد گاڑیاں تھیں جو ناتھن کو تحویل میں لینے کے لیے ویسٹ اپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھیں۔

ڈیزی کے پروگرام میں مائیکل کی کال نے پورے ملک میں سنسنی پھیلا دی تھی۔ سخت ہیجانی کیفیت تھی۔ اپنی نوعیت کا عجیب اور پُراسرار کیس اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا تھا۔ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیلی تھی۔ میڈیا جائے وقوعہ پر ٹوٹ پڑا تھا۔

مائیکل نے ایک منٹ تک ناتھن سے آف ائر بات کی تھی۔ اس لیے میڈیا، پولیس، دوست اور دشمن سب بے خبر تھے کہ مائیکل کہاں ہے؟

اسپیشل اسکواڈ کا ڈپٹی اسٹیڈمین آخر میں پہنچا تھا۔ وہ ٹیم کا لیڈنگ اسنائپر تھا۔

سات آدمی ہتھیار بدست نہایت سرعت سے چھٹی منزل پر پہنچے جو فون نمبر سے پتا میچ کرتا تھا۔ وہ اس عمارت کا اپارٹمنٹ نمبر 612 تھا۔

پہلے آدمی نے لات مار کر دروازہ کھولا اور جھکی ہوئی حالت میں بائیں جانب سے اندر گھسا۔ دوسرے نے سیدھی حالت میں دائیں جانب سے یلغار کی۔ تین تک گنتی کرنے کے بعد بقیہ افراد بھی اندر گھس گئے۔ ہتھیار ان کے شانوں پر تیار حالت میں تھے۔

''کوئی حرکت نہیں۔''

لیونگ روم میں سیاہی مائل رنگت کا بچہ صوفے پر نیم دراز تھا۔

''ہیلو آفیسرز۔'' وہ اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

وہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔

''ناتھن کہاں ہے؟'' کسی نے سوال کیا۔

''بھاگ گیا۔''

''کہاں گیا ہے؟''

''پولیس کو مارنے۔'' الیکس نے جواب دیا اور سکون سے بولا۔ ''تم سب احمق ہو۔ ناتھن بے قصور ہے۔ قاتل پولیس کی وردی میں ہے۔ وہ ناتھن کو مارنے آیا تھا۔ میرے کتے نے ناتھن کو بچا لیا لیکن وہ کمینہ میرے کتے کو ختم کر گیا۔ کتے کی لاش احاطے میں پڑی ہے۔ قاتل نے جو گولیاں چلائی تھیں، ان کے نشانات تم لوگوں کو احاطے میں مل جائیں گے۔ قاتل کی جعلی وردی کی دائیں آستین پھٹ گئی ہے۔ اسی نے تمہارے آدمیوں کو مارا تھا۔ اب جاؤ اور ناتھن کو بچاؤ۔ وہ ٹاؤن اسکوائر کی طرف گیا ہے۔''

☆☆☆

ناتھن کی ساری جان ٹانگوں میں سمٹ آئی تھی۔ اسے علم تھا کہ قاتل پیچھے ہے جو پولیس کار کی وجہ سے دھیما پڑ گیا تھا لیکن یہ مہلت مختصر تھی۔ وہ قاتل کو پہچان گیا تھا۔ یہ وہی شخص تھا، جس نے پولیس اسٹیشن میں ناتھن پر حملہ کیا تھا اور دو پولیس والوں کی جان لی تھی۔ اس درندے کی گرفت میں آنے کا مطلب فوری موت کے سوا کچھ نہیں تھا۔

ناتھن نے اسکول کی اندرونی عمارت کا چکر کاٹا اور عقبی سمت میں نکل گیا۔ دیوار کی بلندی دیکھ کر اس پر دہشت

اور مایوسی کا حملہ ہوا۔ اس نے عالمِ وحشت میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کی نگاہ دیوار کے ساتھ موجود درخت پر پڑی۔ وہ لپک کر بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

دھماکا ہوا اور گولی اس کی کمر کے قریب شاخ سے ٹکرائی۔ اگلے لمحے وہ دیوار کی دوسری جانب لٹکا ہوا تھا۔ تاہم ایک ثانیے کے لیے اسے حیرت ہوئی کہ سائلنسر کی موجودگی میں دھماکا کیوں ہوا؟ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ دیوار سے نیچے کود گیا۔

حالات بدل گئے تھے۔ اب وہ گرفتاری سے بچنے کے لیے نہیں بھاگ رہا تھا بلکہ جان بچانے کے لیے بھاگ رہا تھا۔ پولیس اور ہٹ مین دونوں سے... اس کی واحد امید مائیکل نامی آفیسر تھا۔

کچھ دیر بعد وہ مرکزی سڑک پر تھا۔ وہ گاہے گاہے عقب میں بھی دیکھ رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ بلڈنگ کے احاطے میں اسے پہلو میں گولی لگی ہے۔ تاہم وہ حیران تھا کہ وہ اب تک بھاگ کیسے رہا ہے۔

یہاں سڑک پر قدرے رش تھا۔ وہ گاڑیوں اور لوگوں سے بچتا بچاتا، جھکائیاں دیتا ہوا زاویے بدل بدل کر نکلا جا رہا تھا۔ رہ رہ کر اس کے پہلو میں ٹیس اٹھتی۔ ایک جگہ موقع پا کر وہ پارکڈ گاڑی کے پیچھے بیٹھ گیا۔

دائیں بغل کے نیچے ٹی شرٹ خون آلود ہو رہی تھی۔ اس نے شرٹ اوپر کر کے زخم کا جائزہ لیا۔ بغل سے کچھ نیچے کئی انچ لمبا مارکر کی موٹائی کے برابر بدنما نشان تھا۔ وہ احاطے میں ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے بال بال بچا تھا۔

ناتھن نے شرٹ نیچے کی اور کھڑا ہو گیا۔ ٹی شرٹ کی حالت بہت بری تھی۔

''رکو، تم ناتھن ہو... رک جاؤ۔'' ناتھن کے پیچھے ایک ریسٹورنٹ تھا۔ دروازے میں ایک آدمی کھڑا چلا رہا تھا۔ ''اسے پکڑو، وہ پولیس کا قاتل ہے۔ روکو اسے۔''

ناتھن نے مڑ کر نہیں دیکھا اور بھاگ نکلا۔ لیکن وہ آواز پوائنٹر کے کانوں تک پہنچ گئی جو زیادہ دور نہیں تھا۔ جلد ہی اس نے چیخ پکار کرتے آدمی کو دیکھ لیا۔ پوائنٹر اس کے ہاتھ کے اشارے کی جانب لپکا۔

☆☆☆

اس وقت کمانڈ وین میں شیرف مرفی ''اسنا پیرون'' کا پیغام وصول کر رہا تھا۔ ''اسنا پیرون'' ڈپٹی اسٹیڈمین کا کوڈ نیم تھا۔ اسٹیڈمین نے ویسٹ اپارٹمنٹ سے جو رپورٹ دی، اسے سن کر شیرف مرفی دنگ رہ گیا۔

اس نے کمانڈ وین میں لگا نقشہ دیکھا اور تیزی سے نئی ہدایات جاری کرنا شروع کر دیں۔ پولیس آپریشن یک دم تبدیل ہو چکا تھا۔ ویسٹ اپارٹمنٹ سے جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں، اس کے مطابق، علاقے میں موجود ہر ایک پولیس اہلکار تک ''ہٹ مین'' کا حلیہ بہ سرعت پہنچ گیا۔

میڈیا کے گھاگ شکاری اپنے اپنے اندرونی ذرائع سے پل پل کی خبر لے کر نشر کر رہے تھے۔ ایک ہنگامہ برپا تھا۔ ڈیزی نے ایک عدد ٹی وی اسٹوڈیو میں منگوا لیا تھا۔

اس کی نظریں ٹی وی پر تھیں۔ وہ اپنے کیریئر کی اہم اور مؤثر ترین کوریج پیش کر رہی تھی۔ اس کیس سے اس کی جذباتی وابستگی تھی۔

مارک بیلی کے قتل کی خبر ایک سماعت شکن دھماکے کی طرح تھی۔ سیدھا سادہ کیس کروٹیں بدلتا ہوا اس مقام پر پہنچ گیا تھا جہاں وہ ہر منٹ ایک نیا رنگ بدل رہا تھا۔ ٹی وی پر مردہ برنی (کتے) کی تصویر دکھائی جا رہی تھی۔

ناتھن کی ہر بات سچ ثابت ہوئی تھی۔ مائیکل کا ذکر بھی وقفے وقفے سے ہو رہا تھا۔ ڈیزی کھل کر اظہارِ خیال کر رہی تھی۔ تاہم اس کی دھڑکنیں قابو سے باہر تھیں۔ کیونکہ تمام لوگوں کے ساتھ وہ بھی جانتی تھی کہ ناتھن کے سر سے موت ابھی ٹلی نہیں ہے۔

عوام ناتھن کے بجائے پولیس کے خلاف ہو گئی تھی۔ تاہم مائیکل کا رول سامنے آنے کے بعد یہ مخالفت قدرے کم ہو گئی۔ بعد ازاں اسپیشل اسکواڈ کے ڈپٹی اسٹیڈمین کی رپورٹ لیک ہوتے ہی، مخالفت کی شدت میں مزید کمی آئی تھی۔

ناتھن، مائیکل اور پوائنٹر تینوں تیزی سے رنگ بدلتے ڈرامے کی جزئیات سے بے خبر تھے۔

سلیٹر نے احتیاطاً اپنا ٹھکانا تبدیل کر دیا تھا اور فوری طور پر سامی کے ہمراہ ایک اور قاتل روانہ کر دیا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے، پوائنٹر کو ٹھکانے لگا دے۔ حالانکہ اسے خدشہ تھا کہ دونوں ہٹ مین بروقت پوائنٹر تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ اگر پوائنٹر زندہ پولیس کے ہاتھ آ گیا تو سلیٹر کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

وہ اس وقت کو کوس رہا تھا جب مارک بیلی کے حوالے سے پوائنٹر منصوبہ لے کر آیا تھا اور سلیٹر نے حامی بھر لی تھی۔

ایک طرف پیٹرولی اپنے بال نوچ رہا تھا۔

دوسری طرف ہیکٹر سیل فون پر مائیکل سے رابطے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا۔

☆☆☆

سڑک پر رش بڑھ چکا تھا۔ تاہم پوائنٹر، ناتھن کو تاڑ چکا تھا۔ اس کے نظر میں آتے ہی، پوائنٹر ہجوم کی لہروں میں تارپیڈو کی طرح حرکت پذیر ہوا۔ اس کی آنکھیں شدتِ اشتعال سے انگارہ ہو رہی تھیں۔ ٹانگ برابر چھو کرے نے پوائنٹر جیسے سفاک ہٹ مین کو برباد کر ڈالا تھا۔ پوائنٹر دوڑے بغیر بڑی صفائی اور سرعت سے راستہ بنا رہا تھا۔

دونوں کے درمیان فاصلہ محض پچاس گز رہ گیا تھا۔ ناتھن بے خبر تھا کہ اسے دیکھ لیا گیا ہے اور قاتل دم بدم قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

درمیان میں افراد کی موجودگی نے پوائنٹر کو گولی چلانے سے باز رکھا ہوا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ گرفتاری کا ڈھونگ رچا کر ناتھن کو تحویل میں لے لیا جائے پھر تنہائی میں اس کی درگت بنا کر قتل کیا جائے۔

لڑکا بھی کم پھرتیلا نہیں تھا۔ پوائنٹر نے اندازہ لگایا کہ اب بھی ناتھن کو چھاپنے کے لیے اسے کم از کم تین منٹ درکار ہیں۔ تاہم وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ واقعات کے تیزی سے بدلتے ہوئے سلسلے میں ایک اور غیر متوقع موڑ آنے والا ہے۔

☆☆☆

ناتھن کو مخروطی سنگی مینار نظر آنے لگا تھا۔ وہ نئی امید اور توانائی کے ساتھ منزل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ پیچھے ریسٹورنٹ کے دروازے پر جس نے بھی نعرے بازی کی تھی، اس نے ناتھن کے اعصاب کشیدہ کر دیے تھے۔ اگر اس وقت قاتل زیادہ دور نہیں تھا تو یقیناً اس نے وہ چیخ و پکار سن لی ہوگی۔

ناتھن کا دل چاہا کہ عقب کا جائزہ لے۔ یہ خیال آتے ہی کسی نے اسے پیچھے سے بری طرح جکڑ لیا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی جکڑ بندی میں آگئے تھے۔

''مسٹر ناتھن، کھیل ختم ہوگیا۔'' قاتل کی سرگوشی اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

''چھوڑ دو مجھے۔'' ناتھن چلّایا۔ وہ مضبوط گرفت میں کیچوے کی طرح کلبلا رہا تھا۔ ساتھ ہی لاتیں چلا رہا تھا۔ پوائنٹر نے بہ آسانی اسے اوپر اٹھا لیا۔ ناتھن نے اندازے سے اپنا سر پیچھے پھینکا۔ جو پوائنٹر کی ناک سے ٹکرایا۔ اس کے حلق سے ایک وزنی گالی برآمد ہوئی۔ اس کی گرفت ڈھیلی پڑی اور مچلتا ہوا ناتھن پھسل کر سڑک پر آگیا۔ وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل بھاگنے کی پوزیشن میں تھا۔

''حرکت مت کرنا۔'' پوائنٹر کی پُرغضب غراہٹ سنائی دی۔

ناتھن نے دیکھا کہ وہ گن نکال چکا ہے جس کا رخ اس کے سینے کی جانب تھا۔ اتنے قریب سے بچت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

عوام بھی متوجہ ہو چکی تھی۔

''اسے پکڑو، یہ ناتھن ہے۔ پولیس کا قاتل۔''

☆☆☆

مائیکل، ٹاؤن اسکوائر پہنچ چکا تھا۔ اس سے پہلے ڈپٹی اسٹیڈ نے سنگی مینار کی کھڑکی میں پوزیشن سنبھال لی تھی۔

مائیکل یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ ٹاؤن اسکوائر میں بے حد ہجوم تھا۔ لوگوں کے علاوہ وہاں کاؤنٹی کی درجنوں پولیس گاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ میڈیا بھی کثیر تعداد میں موجود تھا۔ مائیکل سوچ رہا تھا کہ ٹاؤن اسکوائر سے متعلق جو باتیں اس نے ناتھن سے کی تھیں، وہ آن ائیر نہیں گئی تھیں۔

پھر یہ کیا تماشا ہے؟

☆☆☆

''میں بے قصور ہوں، پولیس کو اس آدمی نے مارا تھا۔'' ناتھن چلّایا۔

پوائنٹر کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ''نیچے لیٹ جاؤ، لڑکے۔'' اس نے خطرناک انداز میں گن کو جنبش دی۔

ناتھن لوگوں کی قطار کے پیچھے نکل جانا چاہتا تھا۔ ''میں نے کچھ نہیں کیا۔'' وہ پھر چیخا۔ ''یہ پولیس والا نہیں ہے، مجھے اس سے بچاؤ۔'' اس نے امدادی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ تاہم کسی نے تعاون کے لیے حرکت نہیں کی۔ ''میری بات کا یقین کرو۔'' وہ پھر بولا۔ ''اس نے گولی چلا کر مجھے زخمی کیا۔ یہ دیکھو۔'' ناتھن نے خون آلود شرٹ کی جانب اشارہ کیا۔

بزنس سوٹ میں ملبوس ایک دراز قامت چھریرے بدن کا فرد بالآخر آگے بڑھا۔ اجنبی دونوں سے محض دو گز کے فاصلے پر تھا۔ اس کے بالوں میں سفیدی جھلک رہی تھی اور نفاست سے ترشی ہوئی چھوٹی سی داڑھی بھی سفید بالوں سے پُر تھی۔ ناتھن نے اس کی آنکھوں میں ہمدردی کی جھلک دیکھی۔

''میرا نام ''البرٹ ہے۔'' وہ بولا۔ ''میں وکیل ہوں۔ آفیسر میں تمہاری وردی پہچاننے میں ناکام رہا ہوں۔ تم کہاں سے آئے ہو؟''

پوائنٹر کے ضبط کے بندھن ٹوٹنے لگے۔ وہ ایک قدم آگے بڑھ کر بولا۔ ''میرا تعلق بریڈک کاؤنٹی پولیس سے ہے۔ یہ نوجوان کئی قتل کر چکا ہے۔''

''بات یہ ہے مسٹر۔'' وکیل نے سنجیدگی سے کہا۔ ''یہ بریڈک کاؤنٹی نہیں ہے۔ جہاں ہو وہیں رہو۔ جو کچھ کرنا ہے، یہاں کی پولیس نے کرنا ہے...''

ناتھن کے لیے اس سے بہتر موقع ملنا ناممکن تھا۔ وہ حتی الامکان پھرتی سے لوگوں کے پیچھے غائب ہوگیا۔ پوائنٹر دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ اس نے بے دھڑک گولی داغ دی۔ گولی ایک خاتون کی ٹانگ میں لگی۔

پوائنٹر غصے سے نیم پاگل ہو چکا تھا۔ وہ وکیل کی طرف مڑا اور بے محابا فائر کیا۔ گولی بوڑھے وکیل کے پیٹ میں لگی اور وہ پیٹ پکڑ کر آگے کی جانب جھکتا چلا گیا۔ ناتھن کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے۔ وہ پھر ہجوم کی جانب گھوما۔ پبلک ہراساں انداز میں ادھر ادھر کھسکنے لگی۔

اسی اثنا میں ناتھن پچاس گز دور نکل چکا تھا۔ پوائنٹر گالیاں دیتا ہوا اپنے شکار کی جانب لپکا۔

چوہے بلی کی دوڑ پھر شروع ہوگئی۔

☆☆☆

مائیکل پہلے دھماکے کو بیک فائر سمجھا۔ فوراً ہی گولی کے دوسرے دھماکے نے اس کی غلط فہمی دور کر دی۔ اس نے تازہ جائے واردات کا رخ کیا۔ ڈپٹی اسٹیڈمین وہاں سے فاصلے پر تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اس کی ٹیلی اسکوپ نے سب سے پہلے مائیکل کا احاطہ کیا۔ جو وردی میں نہیں تھا۔ دوسری بار ٹیلی اسکوپ نے خستہ حال ناتھن کو ٹاؤن اسکوائر سے قریب ہوتے دیکھا۔ اسٹیڈمین کے دل نے ایک دھڑکن مس کر دی۔ اس نے تیزی سے ٹیلی اسکوپ رائفل کے زاویے بدلے اور اجنبی پولیس آفیسر کو فوکس کر لیا۔ جس کی ایک آستین پھٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مہلک ہتھیار تھا اور وہ ناتھن سے قریب ہوتا جا رہا تھا۔

فیصلہ کن لمحہ آن پہنچا تھا۔ اس نے تیزی سے پوزیشن بدل کر رائفل سیدھی کی۔

☆☆☆

مائیکل کی نظر بیک وقت ناتھن اور پوائنٹر پر پڑی تھی۔ بڑی نازک صورت حال تھی۔ ناتھن کا حال برا تھا۔ اس کی قمیص خون آلود تھی۔ مسلح پوائنٹر کے چہرے پر وحشت برس رہی تھی۔ مائیکل نے صاف محسوس کیا کہ ناتھن کے قدموں میں جان نہیں رہی ہے۔ یا تو وہ گر جائے گا یا بے رحم قاتل کی گرفت میں پھنس جائے گا۔ مائیکل گن ہاتھ میں لیے سرعت سے راستہ بنا رہا تھا۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ بروقت ناتھن تک نہیں پہنچ سکے گا۔

☆☆☆

میڈیا نے مذکورہ کاؤنٹی میں بیشتر وسائل جھونک دیے تھے۔ ڈیزی نے پہلی بار اپنے پروگرام میں ٹی وی کا سہارا لیا تھا۔ ایکشن نیوز والوں نے ہیلی کاپٹر بھی بھیجا ہوا تھا۔ کاپٹر کے کیمرا مین کے پاس بڑے سائز کا ٹیلی فوٹو لینس تھا۔ ایکشن نیوز کی وجہ سے، ٹی وی سے لگے ناظرین ہولناک ڈرامے کا سنسنی خیز کلائمکس براہ راست دیکھ رہے تھے۔

رکی ہیرس کے بعد متنازیہ ترین، مقبول کیس لاشوں سے پُر ہوتا جا رہا تھا۔ رکی ہیرس کے بعد، دو پولیس والے، پھر مارک بیلی... پھر برنی (کتا)، پھر بوڑھا وکیل (جس کی ہلاکت کنفرم نہیں ہوئی تھی) ایک خاتون زخمی تھی۔

آخری لاش ناتھن کی گرنی تھی یا پوائنٹر کی؟ پوائنٹر کو تو بہر حال مرنا ہی تھا۔ وہ خود بھی اس بات سے آگاہ تھا۔

ڈیزی پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔ اسے خیال آیا کہ کاش وہ یہ سب نہ دیکھتی۔ مسلح قاتل لڑکھڑاتے ناتھن کے سر پر تھا۔

پوائنٹر نے اپنا بازو ناتھن کے گلے میں ڈال دیا۔ مائیکل اب بھی تیس فٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس نے دیکھا کہ ناتھن نڈھال ہے، اس کی آنکھوں میں دہشت نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔

مائیکل فاصلہ مزید کم ہوتے ہوئے چلایا۔ ''مسٹر! ہتھیار پھینک دو۔'' مائیکل نے اسے آفیسر کہہ کر مخاطب نہیں کیا تھا۔

پوائنٹر کو جھٹکا لگا۔ اس نے ناتھن کو ایک بار پھر زمین سے اٹھا کر اپنے سامنے کر لیا اور گھوما۔ ''پیچھے ہٹ جاؤ، ورنہ میں اس فتنے کا سر کھول دوں گا۔'' پوائنٹر کا میگنم، ناتھن کی کنپٹی سے لگا تھا۔

''میں کہیں نہیں جا رہا۔ بچے کو چھوڑ دو گے تو زندہ رہو گے۔ کوئی غلط حرکت کی تو مارے جاؤ گے۔ ہر طرف پولیس ہے۔'' مائیکل نے دونوں ہاتھوں سے گن کو تھاما ہوا تھا۔ نشانہ پوائنٹر کی کھوپڑی تھی۔ اس کی ٹانگیں شوٹنگ اسٹائل میں پھیلی ہوئی تھیں۔

لیکن وہ خوب جانتا تھا کہ وہ ناتھن کو ہٹ کیے بغیر پوائنٹر کو نشانہ نہیں بنا سکتا۔ یہ کام کوئی دوسرا بھی نہیں کر سکتا تھا۔ پوائنٹر کے لیے سودے بازی کے لیے آخری پتا ناتھن تھا جو صورتِ حال درپیش تھی، اس نے پوائنٹر کے بچنے کے امکانات بالکل ہی معدوم کر دیے تھے اور وہ بخوبی اس بات سے آگاہ تھا۔ لہٰذا اسے ناتھن کو ختم کرنا ہی تھا۔

☆☆☆

کمانڈو وین میں شیرف نے ہتھیلی پر مکا مارا۔ پھر مائیکروفون پر "اسنائپر ون" سے بات کرنے لگا۔

فاصلہ سو گز کے قریب تھا۔ رائفل کی سائٹ میں لڑکا اور قاتل بہت قریب تھے۔ مزید یہ کہ ٹارگٹ ساکن نہیں تھا۔

"شیرف... میرا ٹارگٹ کون ہے؟ بچہ یا...؟"

شیرف نے سکوت اختیار کیا، پھر بولا۔ "پولیس مین۔"

☆☆☆

ناتھن کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر بے جان سے ہو گئے تھے۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے سامنے والے گن مین کو دیکھا۔ جو براؤن سوٹ اور نیلی شرٹ میں ملبوس تھا۔ اس کی آنکھوں میں نرمی کے ساتھ اداسی تھی تو یہ ہے لیوٹیننٹ مائیکل۔ ناتھن کو خیال آیا۔ اسے یاد آیا کہ جے ڈی سینٹر سے بھاگنے کے بعد اس نے جس گھر میں پناہ لی تھی، وہاں ٹی وی پر اس نے مائیکل کو دیکھا تھا۔ کیا مائیکل اسے بچالے گا؟

☆☆☆

"اسنائپر وَن، ٹو کمانڈ، شاٹ ملتے ہی میں فائر کروں گا۔ اجازت چاہیے۔" اسٹیڈ مین نے نشانہ باندھا۔

"اجازت ہے۔"

اسٹیڈ مین مسکرایا۔ اس کا وقت آن پہنچا تھا۔ آج اس کا بہترین شاٹ ایک مشکل ترین نشانہ تھا۔ وہ جس رینج سے نشانہ لینے جا رہا تھا، وہاں ہوا کے دباؤ میں معمولی رد و بدل کے باعث المیہ بھی جنم لے سکتا تھا۔ اسٹیڈ مین نے انگوٹھے سے سیفٹی کو ہٹایا۔ گہری گہری سانسیں لے کر خود کو پُرسکون کیا۔ تمام تر توجہ مرکوز کر کے ٹیلی اسکوپ کی کراس لائن کو دیکھا۔ اس کی ایک آنکھ بند ہو گئی۔ اب وہ سکون سے مناسب موقع کا منتظر تھا۔ پوائنٹر کے سر کا معمولی حصہ نظر آ رہا تھا۔

پھر وہ موقع آ گیا۔ پوائنٹر نے مائیکل کے عقب میں ٹاور کو دیکھا۔ اگرچہ اتنی دور سے اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اس کا چہرہ ذرا دیر کے لیے واضح ہو گیا۔

پولیس فورس اور میڈیا کا ہجوم تھا۔ لگ رہا تھا کہ کسی فلم کی شوٹنگ ہو رہی ہے۔

اسٹیڈ مین اسنائپر ون تیار حالت میں تھا۔ موقع ملتے ہی اس نے سانس روک لی اور پوائنٹر کی دائیں ابرو کا نشانہ باندھ کر انگلی کا دباؤ بڑھا دیا۔ وہ ایک پرفیکٹ شاٹ تھا۔

پوائنٹر کی پیشانی سے خون کا فوارہ چھوٹا۔ وہ زمین پر گرنے سے قبل ہلاک ہو چکا تھا۔

ناتھن کے بدن کو بھی جھٹکا لگا اور وہ زمین پر جا گرا۔ اسے کچھ خبر نہ تھی کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔ بس یہ احساس تھا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے اور قاتل مارا جا چکا ہے۔ معاً اس نے دیکھا کہ اچانک پولیس کی قطار اس کی جانب بڑھ رہی ہے۔

"نہیں، اب نہیں۔" اس کا ذہن چیخا اور اس نے پوائنٹر کا میگنم اٹھا لیا۔ میگنم دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ چلایا۔ "رک جاؤ، دور رہو مجھ سے۔"

پولیس کی قطار تھم گئی۔

مائیکل دونوں کے درمیان آ گیا۔ "ناتھن! میں مائیکل ہوں۔" وہ بولا۔

"یس سر۔"

"ہم نے فون پر بات کی تھی۔ ہم دوست ہیں۔"

"یس سر۔"

"معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ تمہاری زندگی کا نیا دور شروع ہونے جا رہا ہے۔ کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے؟"

"یس سر۔"

"تو پھر گن پھینک دو۔ سب کچھ بدل گیا ہے۔"

مائیکل کی آواز میں نرمی اور پیار تھا۔ وہ دھیرے دھیرے ناتھن کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اپنی گن اس نے واپس جگہ پر رکھ دی تھی۔

ناتھن کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ اس نے مائیکل کی دوستانہ آنکھوں میں دیکھا اور میگنم نیچے گرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ سائڈ واک پر بیٹھ گیا۔ مائیکل آہستہ روی سے چلتا ہوا اس کے برابر جا کر بیٹھ گیا۔

ناتھن رو رہا تھا۔ مائیکل نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ خود اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔ اسے لگا کہ وہ ناتھن نہیں بلکہ اپنے مرحوم بیٹے برائن کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اس نے کسی باپ ہی کی طرح محبت سے ناتھن کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔

"میرے بچے سب ٹھیک ہو گیا ہے۔" مائیکل نے سرگوشی کی۔ "اب تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

ٹی وی پر اَن گنت لوگ یہ جذباتی منظر دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆

ڈیزی کے ہونٹ سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ اس کا میک اپ خراب ہو چکا تھا۔ نظر اسکرین پر جمی تھی۔ ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"میں تم سے ضرور ملوں گی۔" وہ بڑبڑائی۔